

نجات نیورسٹی کے منظور کردہ سلیبس اور محکمہ تعلیم کی نئی اسکیم کے مطابق
زبان عربی کی صرف و نحو کا نیا۔ آسان اور چسپاں

(موسسونا)

جملہ عربیہ

حصہ اول

مشمول عربیہ حروف بحب و علم صرف

مع کثیر التعداد و مشقیہ سوالات و امتحانی پرچہ جات از ۱۹۲۸ تا ۱۹۳۶ء
برائے افادہ امیدواران امتحانات و زیگلر فائنل انٹرنس۔ ایف۔ اے۔ اور بی۔ اے

مصنف

محمد عبدالحق - بٹالوی - بی۔ اے

بتصمیم و ترمیم

ڈاکٹر سرگیت علی صاحب قریشی ایم اے پی ایچ ڈی پروفیسر اسلامیہ کالج لاسیو
پیر محمد حسن صاحب ایم اے عربی و فارسی مولوی فاضل و منشی فاضل پروفیسر کالج فاروق
بیتید محمد طلحہ صاحب ایم اے۔ و مولوی فاضل پروفیسر اور پرنسپل کالج لاسیو

۱۳۵۶ھ * ۱۹۳۷ء

پرنسپل کالج لاسیو - بٹالوی - قریشی سٹریٹ فلیمینک روڈ لاسیو

اھل سنت

60058

میں جو اہل عربیہ کو اپنے محترم استاد

مولوی محمد شفیع صاحب ایم اے رکنیت

پروفیسر عربی نجات پور سٹی و پریس اور نیشنل کالج لاہور

جسکی

شفقت اور فیض کرم سے مجھے علم جیسی گرانقدر دولت عطا ہوئی

کی

خدمت گرامی میں ہدیہ تحفہ کے طور پر آپ سے پیش کرتا ہوں

هَدِيَّةُ الْعَبْدِ عَلِيٍّ قَدْرِهِ

وَالْفَضْلُ أَنْ يَقْبَلَهَا السَّيِّدُ

فَالْعَيْنُ مَعَ تَعْظِيمِ مَقْدَارِهَا

تَقْبَلُ مَا يَهْدِيهَا مَا أَمْرٌ وَدُ

ایم اے خالق

پیش نامہ

عالیجناب سید محمد طلحہ صاحب ایم اے مولوی فاضل پروفیسر ٹیبل کا رولنگ

عربی زبان کی اہمیت جس میں اللہ تعالیٰ کا آخری پیغام نازل ہوا کسی سے مخفی نہیں۔ گویا خدا کی سرکاری زبان یہ ہے۔ مسلمانوں کے ڈیڑھ ہزار سالہ تمدن و شائستگی کی حامل ہی زبان ہے۔ یہی وجہ ہے کہ مستشرقین یورپ باوجود غیر مسلم ہونے کے محض تاریخ و اثریات کی قدروانی کے شوق میں اس زبان سے کیا کچھ غنیمتیں نکالتے ہیں۔ ان کی جدوجہد سے دنیا کے کتب خانے معمور ہیں بیروت اور مصر کے عیسائی تو اور بھی زیادہ دلچسپی رکھتے ہیں جس کی زندہ شہادت ان کے مصنفات اور مطبوعات میں ہے۔

ہندوستان میں جب تک اسلامی سلطنت قائم رہی۔ کم و بیش عربی زبان کی طرف یہاں کے مسلمانوں کی توجہ منعطف رہی۔ سلطنت کے مٹنے سے وہ بات بھی گئی۔ اب تو کچھ بوریانہ فاقہ مست لوگ زمانہ کی باوجود مخالفت کے باوجود۔ اپنے مکاتب یا مدارس کی چار دیواری کے اندر اپنے مذہب کی خاطر اس کا چرچا رکھتے ہیں۔ یا سرکاری یونیورسٹی کے طلبہ ایک محدود دائرہ کی ملازمتوں کی وجہ سے اس سے دوچار نظر آتے ہیں۔ انہی میں سے وہ لوگ بھی ہیں جو مقابلہ کے امتحانوں میں عربی کی آغوش میں پناہ لیتے ہیں۔ اور عموماً مراد کو پہنچتے ہیں۔

سرکاری یونیورسٹی کے طلبہ جن کا تعلق عربی سے ثانوی تعلق ہے عربی میں عموماً کمزور اور بے بصارت ہوتے ہیں۔ خصوصاً عربی گرامر میں۔ یوں تو ہر زبان کے لئے اس کی گرامر جان کا حکم رکھتی ہے لیکن عربی کے لئے تو اس کی کوئی حد ہی نہیں۔ یونیورسٹی کے طلبہ کی عربی میں کمزوری کی وجہ غالباً یہی تھی کہ آج تک کوئی ایسی کتاب معرض وجود میں نہیں آئی تھی جس میں طلبہ کی ذہنی قابلیت کو مدنظر رکھتے ہوئے زبان عربی کی گرامر کو عام ذہن اور دلچسپ پیرائے میں ایک عمدہ ترتیب کے ساتھ بیان کیا گیا ہو۔ مسٹر محمد عبدالحالی مستعمل ایم اے (عربی) نے اس کمی کو محسوس کرتے ہوئے بڑی محنت و جانفشانی و ودیدہ ریزی کے ساتھ "جواہر العربیہ" تصنیف کی ہے۔ پارچ ۱۹۳۶ء سے پہلے مصنف کے میری شناسائی نہ تھی۔ ایک روز اور ٹیبل کالج لاہور میں آئے اور مجھے تقریباً لکھنے کو کہا میں نے مختلف مقامات سے پڑھا کر سنا۔ بہت سی خوبیاں معلوم ہوئیں لیکن بعض امور قابل ترمیم بھی ہوئے۔

ہوئے فوری تقریظ لکھنے سے باز رہ کر مصوف سے سفارست کی کہ فلاں فلاں کتابیں اور دیکھ لی جائیں۔ چنانچہ انہوں نے یہ کام پوری محنت و جانفشانی سے کیا ان کی تحقیق و تلاش کے مفید نتائج خود ان کی تحقیق و تلاش کے شاہد عدل ہیں بعض ابواب کے اضافہ کے لئے کہا جسے فیصل مصنف نے مانا۔ اب عرصہ تین ماہ کے بعد جبکہ میں اس کتاب کی اصلاح بڑے غور سے کر چکا ہوں اسے اہل وطن کے لئے پیش کرتا ہوں اور مصنف کو اس تصنیف پر مبارکباد دیتا ہوں۔

اس کتاب کے بعض مباحث نہایت درجہ مفید ہیں۔ مثلاً خاصیات ابواب۔ خاصیات ابواب کی اہمیت اہل نظر سے پوشیدہ نہیں۔ عربی لغت کی جان ہی خاصیات ابواب ہیں یہی فلسفہ زبان ہیں۔ بعض مسائل جن کی مثالیں پوری زبان میں صرف چند ہیں ایسی آئینہ کا حتی الامکان استفعا کر دیا گیا ہے۔ تفصیلات کو نہایت عمدہ طریق سے سمجھایا گیا ہے۔ ہر بحث کے آخر میں ایسے سوالات دیئے گئے ہیں جو پنجاب یونیورسٹی کے مختلف امتحانات میں آتے رہے ہیں۔

میرے خیال میں یہ کتاب عربی مدارس۔ اسکولوں اور کالجوں کے طلبہ کے لئے نہایت مفید ہے۔ اس لئے میں ان سے پر زور سفارش کرتا ہوں کہ وہ اس کتاب سے مستفید ہوں اور میری عربی کے معلمین سے استدعا ہے کہ وہ اپنے اپنے طلبہ کو اس کتاب سے مستفید ہونے کی ہدایت کریں۔ پنجاب یونیورسٹی ہک کیٹی اور پنجاب یونیورسٹی کے ممبران امید ہے کہ وہ اس مفید کتاب کو داخل نصاب کر کے مصنف کی محنت و جانفشانی کی تحسین کریں گے۔ اور دیگر صوبوں کے علمی اداروں سے بھی امید ہے کہ وہ اپنے حلقہائے اثر میں اس کی ترویج کر کے مصنف کی حوصلہ افزائی کریں گے۔

مؤرخہ ۱۵ جون ۱۹۳۷ء
سید محمد طلحہ حسنی، پروفیسر اور فٹیل کالج لاہور۔

عالمی اخبار ڈاکٹر برکت علی صاحب ایم اے } پتی - ایچ - ڈی - (برلن)
پروفیسر اسلامیہ کالج لاہور کی رائے۔

”جواہر العربیہ“ کے مصنف مسٹر محمد عبد الخالق اسلامیہ کالج لاہور کے ایک ممتاز طالب علم ہیں اور اس وقت ایچی ایم اے کی جماعت میں عربی کی تحصیل میں مصروف ہیں یہ میرے اُن تلامذہ ہیں سے ہیں جن کو میں ہمیشہ وقعت کی نظر سے دیکھتا ہوں۔ اور جن کے ساتھ میری بہت سی علمی امیدیں وابستہ ہیں۔

”جواہر العربیہ“ ان کی ایک حدیثی کتاب ہے جس میں عربی زبان کے صرفی اور نحوی قواعد سے بحث کی گئی ہے۔ میں نے اس کتاب کے دونوں حصوں

کو بلاستیاب پڑھا ہے۔ مجھے یہ لکھنے میں بالکل تامل نہیں۔ کہ مصنف نے ان کی تدوین میں بڑی جانفشانی اور وسعت نظر سے کام لیا ہے۔ میرا خیال ہے کہ مصنف نے اس شدید ضرورت کو جو مدتِ مدید سے محسوس ہو رہی تھی۔ یہ کتاب لکھ کر بدرجہ اتم پورا کر دیا ہے۔ یعنی پنجاب یونیورسٹی کے امتحانات انٹرنس۔ ایف اے اور بی اے کے نصاب کے مطابق عربی زبان کے قواعد کو نہایت دلنشین طریق پر اور سادہ زبان میں منضبط کر دیا ہے جس سے عربی خوان طلبہ کی تمام مشکلات یک قلم رفع ہو گئی ہیں۔

ترتیب کے لحاظ سے یہ کتاب ایک ممتاز درجہ رکھتی ہے۔ اور یہ بات خاص طور پر قابل ذکر ہے۔ کہ مصنف نے بتدیوں کی ذہنی قابلیت کو پیش نظر رکھا ہے۔ اس کی ممتاز خصوصیات میں یہ بھی شامل ہے کہ مسائل کی بحث تدریجی ہے۔ اس کے علاوہ ہر سبق کے آخر میں سوالات دیئے گئے ہیں۔ جن میں اکثر وہ ہیں۔ جو گذشتہ سالوں میں پنجاب یونیورسٹی کے مختلف امتحانات میں آئے ہیں۔ قواعد کی تصریح و توضیح کے لئے جو مثالیں دی گئی ہیں وہ اکثر قرآن کریم سے ماخوذ ہیں۔ یہ ایک ایسی خصوصیت ہے۔ جو اس کتاب کو عام کتاب متداولہ سے یکسر ممتاز کرتی ہے۔ ان خصوصیات کی بنا پر میں پرنسور الفانٹا میں سفارش کرتا ہوں۔ کہ عربی خوان طلبہ اس کتاب سے مستفید ہوں۔ تاکہ مصنف کی حوصلہ افزائی ہو اور اس کتاب کے حصہ دوم کی اشاعت میں تاخیر واقع نہ ہو۔

مجھے اہم ہے کہ پنجاب یونیورسٹی اس مفید کتاب کو داخل نصاب کر کے اس کے مصنف کی قدر افزائی کرے۔ اور اس کی محنت و کاوش کی داد دیگی۔

برکت علی تریشی۔ ایف اے بی۔ ایچ۔ ڈی (برلن)۔
۱۶ جون ۱۹۳۳ء

عالم پنجاب پبلیشرز، لاہور کے {عربی۔ فارسی} منشی فاضل مولوی فاضل۔ پرنسور الفانٹا، لاہور۔

کسی زبان کی ہمارت بغیر اس زبان کی صرف و نحو کی ہمارت کے حاصل نہیں ہو سکتی۔ یہ بات عربی زبان میں خصوصیت سے پائی جاتی ہے۔ مگر مصیبت یہ ہے کہ آج تک اردو زبان میں جتنی کتابیں عربی صرف و نحو کے متعلق لکھی گئی ہیں ان میں وقت پسندی سے کام لیا گیا ہے۔ طلبہ کی سہولت کا قطعاً لحاظ نہیں رکھا گیا ہے۔ جب کہ اکثر طلبہ عربی زبان سے صرف اس لئے

گھبراتے ہیں کہ اس کی گرامر بہت مشکل ہے۔ اور اس کی تحصیل کو ناممکن سمجھ بیٹھے ہیں اس ضرورت کو محسوس کرتے ہوئے مسٹر عبدالخالق نے کمرِ مہمت باندھی اور کتاب جواہر العربیہ تیار کی جس میں انتہائی کوشش کی گئی ہے کہ ہر ایک مسئلہ کو آسان طریقہ سے بیان کیا جائے میں نے اس کتاب کا بیشتر حصہ منظر غائر دیکھا ہے اور کہیں کہیں جہاں اصلاح کی ضرورت تھی۔ اصلاح بھی کی ہے جس کو فیاض مصنف نے کشادہ پیشانی سے قبول کیا۔ مجھے امید کامل ہے کہ یہ کتاب طلبہ کے لئے نہایت مفید ثابت ہوگی۔ اور اساتذہ کے لئے بھی آسان طریق تفہیم اختیار کرنے میں خضر راہ ہوگی۔

لاہور۔ ۷۔ اگست ۱۹۳۷ء
پیر محمد حسن

دیباچہ

زبان عربی کی اہمیت - زبان عربی کی اہمیت ہم مسلمانوں سے پوشیدہ نہیں ہے۔ کیونکہ ہمارا قرآن مجید ہماری نماز۔ ہمارا تمدن اور ہماری تاریخ غرض سبھی کچھ اسی زبان میں ہے۔ لیکن کس قدر افسوس کا مقام ہے کہ ہم روز بروز اس سے دور جا رہے ہیں۔ زبان عربی سے بے توجہی۔ زبان عربی سے ہماری بے توجہی کا ثبوت اس سے بڑھ کر اور کیا ہو سکتا ہے کہ ہم میں سے اکثر ایسے ہیں جو تمام عمر نماز کے پابند رہنے کے باوجود ایک آیت کا مفہوم بھی نہیں سمجھتے اور بہت سے ایسے ہیں جو قرآن پاک کی تلاوت تو روزانہ کرتے ہیں مگر وہ اس نسخہ کیمیا کو سمجھنے سے مطلق قاصر ہیں اور جمعہ کے روز کتنے آدمی ایسے موجود ہوتے ہیں جو خطبہ کو سمجھتے ہوں خدا خواستہ میرا اس سے ہرگز یہ مقصد نہیں کہ معنی سمجھنے کے بغیر نماز پڑھنا۔ خطبہ سننا یا قرآن پاک کی تلاوت کرنا بے فائدہ ہے۔

زبان عربی پر حملے - السنہ مشرقیہ پر بالعموم اور عربی پر بالخصوص جو آٹے دن حملے ہوتے ہیں ان کے مسلمان بے خبر نہیں ہیں۔ انہیں اچھی طرح معلوم ہے کہ زبان عربی کو ان کے مذہب۔ ان کی تہذیب ان کے تمدن اور ان کی تاریخ کی حال ہے ہندوستان سے ملنے کیلئے کیا کیا عربی استعمال کئے جا رہے ہیں۔

لیکن افسوس کہ باوجود اس کے وہ اس طرف توجہ نہیں کرتے۔ اس بے توجہی کا نتیجہ آج پنجاب یونیورسٹی کے ریکارڈ سے روز روشن کی طرح عیاں ہے کہ امتحان انٹرنس ۱۹۳۴ء میں عربی کا امتحان دینے والے طلبہ صرف ۱۲۳۹ تھے لیکن سنسکرت کا امتحان دینے والے طلبہ ۳۱۸۵ تھے حالانکہ مؤخر الذکر زبان مردہ اسلامی سے عربی کے مخالفین نے غلط پروپیگنڈا کر کے طلبہ کے ذہنوں میں یہ باہتلافی نقش کر دی ہے کہ یہ زبان سخت مشکل ہے۔ اسی پروپیگنڈے سے بھٹکے ہوئے بعض انگریزی خوان طالب علم بھی بھڑکے پکاراٹھتے ہیں کہ یہ زبان کسی قاعد اور اھزل کی پابند نہیں حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ سب زبانوں سے آسان اور باقاعدہ زبان ہی ہے کتاب کی ضخامت اجازت نہیں دیتی ورنہ اس موضوع پر مفصل بحث کی جاتی ہے۔

انگریزی خوان طلبہ کی عربی سے بے توجہی کی وجہ اور اسکولوں اور کالجوں کے طلبہ کی زبان عربی سے بے توجہی کی وجہ مخالفین عربی کا پروپیگنڈا ہی نہیں بلکہ اس کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ آج تک کوئی ایسی کتاب معروضی وجود میں آئی تھی جو کسی یونیورسٹی کے مقرر کردہ نصاب (SYLLABUS) کے مطابق ہو اور جس میں قواعد عربی آسان اور سبب پیرائے میں طریقہ تعلیم کی نئی اسکیم کے مطابق بیان کئے گئے ہوں اور جس میں ناغوانہ روش اختیار کرنے کی بجائے یونیورسٹی کے طلبہ کی عربی میں قابلیت اور ضرورت کو مدنظر رکھا گیا ہو جو اہل عربیہ کے لکھنے کی ضرورت ہے۔ اسکولوں اور کالجوں کے عربی خوان طلبہ کی روز افزوں کمی کو محسوس کرتے ہوئے ان کی یہ شکایت بار بار شکر کہ عربی کا حاصل کرنا سخت مشکل ہے اور اس بات کو مدنظر رکھتے ہوئے کہ قوم کی سب امیدیں تو انہی نو نیا لوں سے وابستہ ہیں اور یہ اپنی مذہبی زبان سے دور جا رہے ہیں جس کے بغیر یہ مذہب اسلام سے کماحقہ واقف نہیں ہو سکتے اور ان میں صحیح اسلامی جذبہ (ISLAMIC SPIRIT) پیدا نہیں ہو سکتا۔ اور یہ دیکھتے ہوئے کہ اس وقت کوئی ایسی کتاب موجود نہیں جو ان کی صحیح راہنمائی کر سکے۔ میں نے مناسب سمجھا کہ زبان عربی کے چند جواہر کو ایک مختصر سی لڑی میں منساک کر کے ان کی خدمت میں پیش کر دوں تاکہ یہ تاریخی کا پرہ ان جواہر کی چمک تک سے ہمیشہ کے لئے دور ہو جائے۔ قادر مطلق کا شکر ہے کہ جون ۱۹۳۴ء میں میری حقیر مساعی کا مجموعہ یعنی جواہر العربیہ معروضی وجود میں آیا جسے اب میں عربی خوان طلبہ کی خدمت میں پیش کرنا ہوں۔

جواہر العربیہ کی خصوصیات :- (۱) محکمہ تعلیم کی نئی اسکیم کے مطابق استقراتی طریق پر شاملین پیش کر کے قواعد کا استنباط کیا گیا ہے۔ اور قواعد کو ذہن نشین کرانے کے لئے زیادہ وضاحت سے کام لیا گیا ہے۔ (۲) کوئی زبان بعض قواعد کے یاد کر لینے سے نہیں آتی لہذا قواعد کی مشق کے لئے

ہر سبق کے بعد ایک مناسب ترتیب کے ساتھ مشقیہ سوالات دیئے گئے ہیں (۳) ماہرین تعلیم
 آجکل اس امر پر زور دے رہے ہیں کہ ابتدائی جماعتوں میں انگریزی، عربی وغیرہ کی گرامر ٹیچانے وقت
 قواعد اردو سے پوری پوری مدد لینا چاہئے۔ اس مقصد کو پورا کرنے کا سب سے موزوں اور کامیاب یہ
 ترجمہ ہے کیونکہ ترجمہ ہی میں دونوں زبانوں کے قواعد ایک دوسرے کے پہلو پہلو چلتے ہیں۔ لہذا عربی اور
 اردو طرز بیان کا موازنہ کرنے کے بعد عربی سے اردو اور اردو سے عربی میں ترجمہ کرنے کے واسطے ترجمہ
 کے اصول کو مد نظر رکھنے ہوتے ہیں کافی مشقیہ دی گئی ہیں (۴) چونکہ اس تصنیف کا مقصد بالخصوص
 یونیورسٹی کے طلبہ کی نفع رسانی ہے اسلئے اسے امتحان انٹرنس پنجاب یونیورسٹی کے نصاب کے مطابق
 تالیف کیا گیا ہے۔ لیکن صفحہ ۲۵ پر جو نصاب یاد کیا ہے اس سے ظاہر ہے کہ یہ کتاب امیدواران امتحان
 ورکیکار فائنل انٹرنس ایف اے اور بی اے سب کے لئے مفید ہے۔ (۵) یونیورسٹی کے طلبہ کے فائزے کو
 مد نظر رکھتے ہوئے مشقیہ سوالات اکثر وہ دیئے گئے ہیں جو گذشتہ سالوں میں مذکورہ بالا امتحانات میں آئے
 آئے ہیں اور کتاب کے آخر میں انہی امتحانات کے پچھلے چار سالوں (۱۹۲۸ تا ۱۹۳۱) کے گئے ہیں (۶)
 زبان عام فہم اور انداز بیان دلچسپ اختیار کیا گیا ہے (۷) مضامین کی ترتیب اور طرز بیان میں تبدیلی
 ذہنی قابلیت کو پیش نظر رکھا گیا ہے (۸) اکثر اشلہ قرآن پاک سے دی گئی ہیں تاکہ طلبہ میں نسخہ یکتا
 کو سمجھنے کا شوق پیدا ہو (۹) حتی الامکان کوئی ایسی اصطلاح استعمال نہیں کی گئی جسے واضح نہ کر دیا
 ہو کیونکہ بغیر سمجھنے کے اصطلاح کا رٹ لینا بالکل بے فائدہ ہے۔ اصطلاحات کی تشریح اس لئے بھی
 ضروری معلوم ہوئی۔ کہ اکثر طلبہ ڈل میٹرک اور ایف اے میں عربی پڑھنے کے باوجود اتنا بھی نہیں جانتے
 سکتے کہ لفظ "مضارع" کا کیا مطلب ہے یا "ثلاثی مزید فیہ" کا مفہوم کیا ہے۔

جو اہل عربیہ کے مضامین ہیں۔ (۱۰) جو اہل عربیہ کو مرتب کرنے میں اس بات کا خیال رکھا گیا ہے
 کہ تینوں قسم کے طالب علم اس سے استفادہ ہو سکیں اول وہ جو عربی کو شروع سے سیکھنا چاہتا ہو
 یعنی مبتدی۔ دوسرے وہ جو عربی سے کسی قدر واقف ہو مگر وہ طالب علم جس کے دل میں علامہ
 زکشری، سیویہ، فرس، خلیل اور مستشرقین یورپ کی قابل قدر تصنیفات کے مسائل کا شوق
 ہو۔ (۱۱) اس کتاب کو دو حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ پہلے حصے میں علم عربیہ اور دوسرے
 میں علم عربیہ کے متعلق بحث کی گئی ہے۔ (۱۲) مضامین کی ترتیب بالکل نئی ہے پرانی ترتیب کو
 طالب علم کی سہولت کے لئے بدل دیا ہے۔ مثلاً خواص الابواب کے بیان میں مثال اجوف ناقص
 وغیرہ اصطلاحات کا استعمال کرنے سے پیشتر ایک سبق میں ان کو واضح کیا گیا ہے۔ ماضی

استمراری اور مستحقانہ کا بیان مفاد کے بعد کیا گیا ہے وغیرہ وغیرہ (۱۱) بتدریج اور درمیانہ درجہ
 کے طالب علم کے دماغ کو یوں پریشان نہیں کیا گیا کہ (۱۲) فَضْلٌ لِّفَضْلٍ مِنْ قَبْلِ تَدْخُلِ الْخَلْقِ
 ہے یا (۲) مغالبتہ کہتے ہیں ایک فعل کا کسی صیغہ باب مفاد کے بعد واسطے اظہار غلبہ
 احد الطرفین کے ذکر کرنا بلکہ ایک دُحْشِپ اور آسان پیرائے میں تداخل اور مغالبتہ کا مفہوم سمجھایا
 گیا ہے اور نہ صرف یہی کہ کہہ کہ قَالَ اَصْلٌ فِي قَوْلِكَ تَهَا۔ طالب علم کو اس بات کا موقع دیا ہے
 کہ وہ پوچھے (جیسا کہ ایک مولوی صاحب سے پوچھا گیا) کیا حضرت نوح کے زمانے میں
 قَوْلِكَ تَهَا؟ بلکہ اُسے اس طریق سے قَالَ وغیرہ کی تخیل بتائی گئی ہے کہ وہ بتا سکتا کہ کیوں
 قَالَ اَصْلٌ فِي قَوْلِكَ تَهَا۔ اور تعلیمات کو اس انداز سے بیان کیا گیا ہے کہ طالب علم ایک دفعہ
 غور سے پڑھنے کے بعد انہیں بھول نہیں سکتا۔ (۱۳) ابواب اور خواص الابواب (جو کہ عربی
 زبان کی جان ہیں اور جن کے بیان کو بعض مصنفین نے یہ کہہ کر چھوڑ دیا ہے کہ ان کا یاد کرنا
 محض درد سر ہے۔ اور بعض نے ان کا بیان نہایت مختصر کیا ہے کہ اس کتاب میں تفصیل
 بیان کیا گیا ہے۔ سب سے پہلے لفظ باب کی تشریح لغوی اور اصطلاحی معنی کے لحاظ سے
 کی گئی ہے۔ پھر ثلثی مجرد اور غیر ثلثی مجرد کے ابواب علیہ علیہ سبقتوں میں بیان کئے گئے ہیں
 پھر خواص الابواب کو دو سبقتوں میں ایک دُحْشِپ پیرائے میں بتایا گیا ہے (۱۴) اس کتاب میں
 صرف اسی پر اکتفا نہیں کی۔ کہ ضمائر اور اسمائے اشارہ بتا دیئے اور بس بلکہ ہر ایک
 اسم ضمیر اور اسم اشارہ کو جہوں میں استعمال کر کے ذہن نشین کرایا گیا ہے ایسا ہی عدد اور
 معدود کے متعلق صرف قواعد ہی نہیں بتائے۔ بلکہ اس مضمون کو چند حصوں میں تقسیم کر کے
 مثالیں دیکر اس طرح قواعد کا استنباط کیا گیا ہے کہ طالب علم انہیں یاد رکھ سکتا ہے ایسا ہی
 جمع کا بیان ایک امتیازی حیثیت رکھتا ہے۔ غرض قواعد عربی کو ذہن نشین کرنا کیلئے اس انتہائی گوشہ نشین
 گذارش احوال واقعی :- اس کتاب سے میرا مقصد ہرگز اپنے آپ کو مصنفین کے زمرے
 میں شریک کرنا اور اپنے نام کے ساتھ مصنف یا مؤلف کا لفظ بڑھانا نہیں۔ بلکہ میں اسے
 آقائے نامدار۔ خاتم المرسلین شفیع المذنبین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیاری زبان کی ایک
 ادنیٰ خدمت تصور کرتا ہوں ۛ

چند تصنیفات :- اس کتاب کو مرتب کرنے کے لئے میں نے مندرجہ ذیل کتب سے
 استفادہ کیا ہے۔ (۱) المفضل (۲) کتاب سیویہ (۳) فضول اکبری (۴) شافیہ۔

(5) دستور الہندی رہن علم الصیغہ وغیرہ اور مستشرقین یورپ کی مندرجہ ذیل تصنیفات
UICASPARIS' ARABIC GRAMMAR سے مستفید ہوا ہوں۔

TRANSLATED BY W. WRIGHT LL.D.,

نوٹ: یہ کتاب جرمنی زبان میں تھی۔ کیمبرج یونیورسٹی کے پروفیسر عربی ڈاکٹر رائٹ صاحب
نے اس کا ترجمہ انگریزی زبان میں کیا۔ اور اصلاح اور ترمیم کے بعد اسے ایک ضخیم کتاب کی
صورت میں شائع کیا۔

(2) ARABIC GRAMMAR

BY REV. G.W. THATCHER M.A.A.D.

(3) ARABIC GRAMMAR BY DR. SOCIN.

شکر یہ ہے۔ عالیجناب سید محمد طلحہ صاحب (حسینی) ایم۔ اے۔ مولوی فاضل پروفیسر اور نیشنل
کالج لاہور۔ اور عالیجناب ڈاکٹر برکت علی صاحب (قریشی) ایم۔ اے۔ پی۔ ایچ۔ ڈی
برلن، پروفیسر اسلاب کالج لاہور۔ اور عالیجناب پروفیسر پیر محمد حسن صاحب ایم اے
عربی۔ فارسی) مولوی فاضل ونشی فاضل پروفیسر لاہور کالج فاروس نے اس کتاب کی
تالیف میں بے حد دلچسپی لی اور بہ کمال مہربانی اس کو غور اور تحقیق کی نظر سے پڑھا۔ جس سے
یہ کتاب اہل علم کی نظر سے گزرنے کے لائق ہو گئی ہے۔ ان کی مدد کے بغیر میں اپنی
سعی میں بہت کم کامیاب ہو سکتا۔ میں ان کی ہمدردی اور عنایات کو فراموش نہیں کر
سکتا۔ اور بڑے ادب سے ان کا تہنوں سے شکر یہ ادا کرتا ہوں۔

استاذ عالی۔ علم دوست اصحاب سے میری استغاثہ ہے۔ کہ اگر ان کی عالمانہ
اور مخلصانہ نظر اس کتاب میں کوئی غلطی دیکھے تو ازراہ کرم وہ مجھے مطلع فرمائیں تاکہ آئندہ
ایڈیشن میں اس کی اصلاح کی جاسکے۔ اور وہ بھی داخل حسنات ہوں۔ نیز اس کتاب
کو مفید اور بہتر بنانے کے لئے تجاویز نہایت، شکر یہ کے ساتھ قبول کی جائیں گی۔

ایم۔ اے۔ خالق بٹالوی۔

فہرست

نمبر سبق	موضوع	نمبر صفحہ	نمبر سبق	موضوع	نمبر صفحہ
۱	حروف ہجاء	۳۷	۱۳	عدد اور محدود کی بحث	۶۶
۲	حرکات و سکنات	۸		اَحَدٌ وَّ اَحِدًا - اِثْنَانِ	۶۹
۳	حروف ہجاء کے اقسام	۱۲		عدد اور محدود ۳ سے ۱۰ تک	۷۰
	الف اور ہمزہ میں فرق اقسام ہمزہ	۱۵		عدد اور محدود ۴ سے ۱۹ تک	۷۱
۴	کلمہ اور اس کے اقسام	۱۶		عدد اور محدود ۲۱ تا ۹۹ تا ۱۰۰ یوں	۷۲
	اسم معرفہ اور اسم نکرہ کا تصور	۱۸		عدد اور محدود ۱۰۰ تا ۹۹۹ و آ لاف	۷۳
	واحد - ثننیہ اور جمع	۱۹		اعداد کسری - یضع - نیث	۷۴
۵	اسم کی تذکیر و تانیث	۲۲		ترتیبی اور تفصیلی اعداد	۷۵
	مؤنث حقیقی و غیر حقیقی و سماعی	۲۳	۱۴	فعل کا بیان (کلمہ کی دوسری قسم)	۸۱
۶	جمع کا بیان	۲۵	۱۵	فعل ماضی کا بیان	۸۶
	جمع سالم	۲۸		ماضی مطلق معروف کی بحث	۸۶
	جمع محکّم	۳۰		ماضی منفی و منفی موكّر (ما - لا - قطم)	۹۲
	واحد و جمع (بترتیب حروف الجملہ)	۳۲		ماضی قریب	"
	جمع قلت و جمع کثرت	۴۰		ماضی بعید	۹۳
	امتحانی سوالات پنجاب یونیورسٹی	۴۱		ماضی مشکبہ	۹۴
۷	بناوٹ کے لحاظ سے اقسام اسم	۴۲		ماضی تنقائی	۹۵
	اسم جہاد کی بحث	۴۶		فعل ماضی مجہول	"
	مصدر کی بحث	۴۵		امتحانی سوالات پنجاب یونیورسٹی	۹۹
۸	اسم معرفہ کی بحث - اسم علم	۴۸	۱۶	فعل مضارع معروف کی بحث	۱۰۲
۹	اسم ضمیر - ضمائر الفاعل	۴۹		مضارع مختص بجال و مستقبل	۱۰۴
۱۰	ضمائر الاماؤد	۵۲		مضارع منفی و منفی موكّر (ما - لا - قطم)	۱۰۵
۱۱	اسماء اشارہ	۵۸		ماضی استمراری	۱۰۵
۱۲	اسم نکرہ کی بحث اسم تفسیر	۶۲		مضارع پر حرف تن و داخل کرنے سے	۱۰۸
	اسم منسوب	۶۴		لفظی اور معنوی تبدیلیاں -	
	اسم جمع - اسم جنس	۶۶			

نمبر	موضوع	صفحہ	نمبر	موضوع	صفحہ
۱۹۰	باب تَفَعُّل	۱۱۰	۱۹۰	مضارع پر کلمہ داخل کرنے سے نطفی	
۱۹۱	باب تَفَا عَل	۱۱۰	۱۹۱	اور معنوی تبدیلیاں	
۱۹۲	باب اِفْتِعَال	۱۱۲	۱۹۲	مضارع پر نون ثقیدہ اور نون خفیفہ	
۱۹۵	باب اِنْفِعَال	۱۱۵	۱۹۵	امتحانی سوالات پنجاب یونیورسٹی	۱۶
۱۹۶	باب اِسْتِفْعَال	۱۱۶	۱۹۶	فعل مضارع مجہول	۱۸
۱۹۷	ثلاثی مزید فیہ کے دیگر ابواب	۱۲۰	۱۹۷	فعل امر اور فعل نہی کا بیان	۱۹
۱۹۸	رباعی مجرود و مزید فیہ کے ابواب	۱۲۵	۱۹۸	اسم موصول	۲۰
۲۰۳	امتحانی سوالات پنجاب یونیورسٹی	۱۳۰	۲۰۳	اسم مشتق - اسم فاعل	
۲۰۵	اصطلاحات ضروریہ	۲۶	۲۰۵	اسم مبالغہ	
۲۰۸	تعلیلات	۲۷	۲۰۸	اسم مفعول	
۲۰۹	قواعد تعلیلات مثال	۲۷	۲۰۹	صفت مشبہ	
۲۱۳	قواعد تعلیلات اجوف	۲۷	۲۱۳	اسم تفضیل	
۲۲۷	قواعد تعلیلات ناقص	۲۷	۲۲۷	اسم ظرف	
۲۳۶	امتحانی سوالات پنجاب یونیورسٹی	۱۵۰	۲۳۶	اسم آلہ	
۲۳۷	حرف کا بیان (کلمہ کی تیسری قسم)	۲۸	۲۳۷	ثلاثی مجرود کے ابواب	۲۱
۲۳۷	حروف عامہ اور غیر عامہ کا تصور	۱۵۳	۲۳۷	فصل فی فضل وغیرہ کے متعلق تحقیق	
۲۳۷	حروف عامہ کا مختصر بیان	۱۵۴	۲۳۷	غیر ثلاثی مجرود کے ابواب	۲۲
۲۴۱	حروف غیر عامہ کی بحث	۱۶۳	۲۴۱	ثلاثی مزید فیہ	
۲۴۶	امتحانی سوالات پنجاب یونیورسٹی	۱۶۸	۲۴۶	رباعی مجرود و مزید فیہ	
۲۴۷	امتحانی پرچہ جات انٹرنس ایف اے - بی - اے	۱۶۸	۲۴۷	صفت اقسام	۲۳
۲۵۳	عربی گرامر کا سلیبس (نصاب)	۱۶۲	۲۵۳	خواص الالبواب (نبرا)	۲۴
		۱۶۲		ثلاثی مجرود کے ابواب	
		۱۸۲		خواص الالبواب (نمبر ۱۲)	۲۵
		۱۸۲		باب تَفْعِيل	
		۱۸۵		باب اِنْفِعَال	
		۱۸۸		باب مَفَاعَلَة	

جَوَاهِرُ الْعَرَبِيَّةِ

الدَّرْسُ الْأَوَّلُ

حُرُوفُ بِجَاءِ

ہمارے منہ سے جو مختلف آوازیں نکلتی ہیں۔ ان کے مجموعہ کو لفظ کہتے ہیں۔ اور زبان اور منہ کے اختلاف جنس سے جو ہماری آوازوں میں فرق پیدا ہوتا ہے اسے حرف کہتے ہیں مثلاً ع۔ ر۔ ب۔ تین مختلف آوازوں کا مجموعہ ہے "عرب" یہ لفظ ہے اور ع۔ ر۔ ب۔ حروف ہیں ان آوازوں کو تحریر میں لانے کے لئے ہر زبان میں علیحدہ علیحدہ علامتیں مقرر ہیں۔ مثلاً اردو میں ہم ان آوازوں کو یوں ظاہر کرتے ہیں۔

ا ب پ ت ط ث ج ح خ غ غیر

لیکن عربی میں ہم ان آوازوں کو یوں ظاہر کرتے ہیں۔

ا ب ت ث ج ح خ د ذ ر ز س ش

ص ض ط ظ ع غ ف ق ک ل م

ن و ہ ی

ان کو حروفِ بجاء یا حروفِ تہجی کہا جاتا ہے۔ عربی میں ہم کہیں گے

اَلْحُرُوْفُ اَلْهَجَايَةُ اور دوسرا نام ہے۔ حُرُوْفُ اَلتَّحِيَّةِ

”ہجاء“ کے معنی ہیں ”ہجے کرنا“ اس لئے یاد رکھو حروف ہجاء یا حروف تہجی صرف اس وقت کہیں گے۔ جبکہ یہ مع حرکات و سکنات (ذیر۔ زبر و غیرہ) ہوں۔ ورنہ صرف حروف کہیں گے۔ جس علم میں حروف ہجاء کی شکل و صورت۔ حرکات و سکنات اور تلفظ کی بابت ذکر کیا جاتا ہے۔ اس علم کو علم حروف ہجاء کہتے ہیں۔ پہلے اس کے متعلق بحث کی جائے گی۔

عربی میں حروف تہجی اٹھائیس ہیں۔ جب یہ تہا ہوں۔ تو ان کو پورے شکل میں لکھا جاتا ہے۔ لیکن جب یہ کسی لفظ کے شروع درمیان یا آخر میں ہوں تو ان کی شکل مختلف ہوتی ہے۔ مندرجہ ذیل نقشے کو غور سے

پڑھاؤ۔

حُرُوْفِ ہِجَاۃِیْ مُخْتَلِفِیْنَ شِکْلِیْنَ

نمبر	تہا حروف	نام	ابتدائی صورت	مثال	درمیان صورت	مثال	آخری صورت	مثال
۱	ا	اَلْا	ا	اَب	ا	اَب	ا	مَا
۲	ب	اَلْب	ب	بَاب	ب	بَاب	ب	حُب
۳	ت	اَلت	ت	تَعْلِيْب	ت	كُتِب	ت	اُنْتُ
۴	ث	اَلث	ث	ثَوْب	ث	اُنْتُ	ث	عَبْتُ
۵	ج	اَلج	ج	جَبَل	ج	حَجْر	ج	مَلَح
۶	ح	اَلح	ح	حَجْر	ح	لَحْم	ح	مَلَح

بر	تہا حرف	نام	ابتدائی صورت	مثال	دوسری صورت	مثال	آخری صورت	مثال
۱	خ	خَاءُ	خ	خَبْرٌ	خ	بُخْلٌ	خ	فَخَّخٌ
۲	د	دَالٌ	د	دَارٌ	د	بَدْرٌ	د	بَدَدٌ
۳	ذ	ذَالٌ	ذ	ذَهْنٌ	ذ	شَذْرٌ	ذ	خُذٌ
۴	ر	رَاءٌ	ر	رَجِيمٌ	ر	كِرِيمٌ كِرِيمٌ	ر	بَصِيرٌ لَصِيرٌ
۵	ز	زَاءٌ	ز	زَيْبٌ	ز	عَزَلٌ عَزَلٌ	ز	خَبِيرٌ خَبِيرٌ
۶	س	سَيْنٌ	س	سَبِيحٌ	س	سَبِيلٌ	س	خَلِيصٌ
۷	ش	شَيْنٌ	ش	شُكْرٌ	ش	كُشْرٌ	ش	نُقْشٌ
۸	ص	صَادٌ	ص	صَبْرٌ	ص	بَصِيرٌ	ص	لِصٌّ
۹	ض	ضَادٌ	ض	صُرْمٌ	ض	خُضْبٌ	ض	عَرَضٌ
۱۰	ط	طَاءٌ	ط	طَبٌ	ط	بَطْنٌ	ط	ضَبْطٌ
۱۱	ظ	ظَاءٌ	ظ	ظَلْمٌ	ظ	نَظْمٌ	ظ	وَعَظٌ
۱۲	ع	عَيْنٌ	ع	عَيْلَةٌ	ع	فِعْلٌ	ع	ضَمْعٌ
۱۳	غ	غَيْنٌ	غ	غَوْرٌ	غ	شَغْلٌ	غ	بَلْعٌ
۱۴	ف	فَاءٌ	ف	فَخْرٌ	ف	مُقْلِسٌ	ف	خَلْفٌ
۱۵	ق	قَافٌ	ق	قَلَمٌ	ق	أَقْلٌ	ق	عَنْقٌ
۱۶	ك	كَافٌ	ك	كُتِبَ	ك	شَكْلٌ	ك	مَلِكٌ
۱۷	ل	لَامٌ	ل	أَلْمٌ	ل	عِلْمٌ	ل	قَتْلٌ
۱۸	م	مِيمٌ	م	مَلِكٌ	م	خَمْرٌ	م	قَلَمٌ
۱۹	ن	نُونٌ	ن	نَوْرٌ	ن	كَنْزٌ	ن	أَبْنٌ
۲۰	هـ	هَاءٌ	هـ	هَمْدٌ	هـ	قَهْرٌ	هـ	هَذَاهُ

نہر تہا حروف	نہم	ابتدائی صورت	مثال	دریانی صورت	مثال	آخری صورت	مثال
و	وَاوُ	و	وَعَطُ	و	قَوْلُ	و	دَلُو
ی	يَاؤُ	ی	يَدُ	ی	صَيْدُ	ی	فَطْبِيُّ

حروفِ ہجاء کو دیکھنے سے معلوم ہوگا کہ بعض حروف کی شکلیں ایک دوسرے سے ملتی ہیں۔ صرف نقطہ کا فرق ہے۔ مثلاً صں ضں اور طں خ اور طں ظ ہیں صرف نقطہ کا فرق ہے۔ ان میں سے جو نقطہ دار حرف ہے۔ اُسے مَنْقُوطٌ یا مُتَّجِمٌ کہتے ہیں۔ لیکن جس حرف پر نقطہ نہیں ہے۔ اُسے غَیْرَ مَنْقُوطٌ یا مُفْعَلٌ کہتے ہیں۔

اس موقع پر صرف اتنا یاد رکھو کہ عربی میں ت دو طرح سے لکھی جاتی ہے۔ کبھی تو پوری شکل میں مثلاً مُسَلِّمَاتٌ۔ ضربت۔ اس ت کو تَاءٌ طَوِيلَةٌ (لمبی ت) کہتے ہیں۔ اور کبھی یوں لکھا جاتا ہے۔ مثلاً صَلَوَةٌ۔ سُرَاوَةٌ۔ اس ت کو تَاءٌ مَرْبُوطَةٌ کہتے ہیں۔ ان کا مفصل بیان ہم بعد میں پڑھیں گے۔

ہدایہ۔ طالب علم کو چاہیے کہ وہ مولوی صاحب سے مندرجہ ذیل حروف کو اچھی طرح ادا کرنا سیکھے۔ ۱۔ ت۔ ۲۔ س۔ ۳۔ ص۔ ۴۔ ح۔ ۵۔ ط۔ ۶۔ ت۔ ۷۔ ح۔ ۸۔ ہ۔ ۹۔ ہ۔ ۱۰۔ ک۔ ۱۱۔ ق۔

میرے خیال میں مولوی صاحب کا ان حروف کو طالب علم کے سامنے ادا کرنا میرے کچھ لکھنے سے بہت بہتر ہوگا۔ کیونکہ یہ ایسی ہی گہری بات ہے جیسی کہ کسی کو گلاب کے پھول کا تصور تحریر کے ذریعے دلانا۔ اور باوجود کئی صفحے لکھنے کے اس نتیجہ پر نہ پہنچنا۔ جو محض گلاب کا پھول دکھانے سے حاصل ہوتا ہے۔ نیز ان حروف کی بحث یہاں مناسب نہیں معلوم ہوتی۔ ہاں اشارہ کرنا ضروری

معلوم ہوتا ہے۔ کیونکہ تلاوتِ قرآن میں یہ چیز لازمی ہے۔

سُؤَالَات

۱۔ حروفِ بچاء کی تعریف کرو۔ اور بتاؤ عربی زبان کے حروفِ بچاء کتنے ہیں؟

۲۔ تَاءٌ طَوِيلَةٌ اور تَاءٌ مَرْبُوطَةٌ کا فرق شکل کے لحاظ سے واضح کرو۔

نیز پانچ پانچ مثالیں دو۔

۳۔ حرف منقوط اور حرف غیر منقوط سے تم کیا سمجھتے ہو۔ مثالوں سے واضح کرو۔

۴۔ مندرجہ ذیل الفاظ بطور اطلاق لکھوائے جائیں:

عَالِمٌ - عَاقِلٌ - ثَابِتٌ - قَائِلٌ - طَالِمٌ - نَاصِرٌ - فَاضِلٌ - صَلَوَةٌ -
حَيَوَةٌ - زَكْوَةٌ - فَتَاةٌ - صَرَ بَتٌ - كَتَبَتْ - فَتَحَ - ظَهْرِيَّةٌ -
إِسْلَاحٌ - عُرْيَانٌ - لَذِيذٌ - حُلُوٌ - بَارِدٌ - صَادِقٌ - فَغِيرٌ -
مَشْكُوكَةٌ - مَسْنُونَةٌ - قَلَمٌ - كَلْبٌ - قَلْبٌ - أَكَلٌ - وَرِثٌ -
أَبٌ - أُمٌّ - رَجُلٌ - ابْنٌ +

۵۔ مندرجہ ذیل حروف کی ابتدائی اور آخری صورتیں مثالوں سے

واضح کرو۔ یعنی جب ان میں سے کوئی حرف کسی لفظ کے شروع میں ہوگا تو

کیسے لکھا جائے گا۔ جب درمیان میں ہوگا تو کیسے لکھا جائے گا۔ اور جب

آخر میں ہوگا تو کیسے لکھا جائے گا:۔ ب - با - بخ - س - ص -

ف - ظ - ک - ی :

الدَّرْسُ الثَّانِي

حَرَكَاتٌ وَسُكُنَاتٌ حُرُوفٌ

تشریح

نمبر	اشکال	نام	تشریح
۱	اَ	فَتْحَةٌ يَازِبَر	یہ علامت حرف کے اوپر لکھی جاتی ہے مثلاً اَبَات
۲	اِ	كَسْرَةٌ يَازِبَر	یہ علامت حرف کے نیچے لکھی جاتی ہے مثلاً اِبَات
۳	اُ	ضَمٌّ يَازِبَر	یہ علامت حرف کے اوپر لکھی جاتی ہے مثلاً اُبَات
۴	اَ اِ اُ	جَزَاءٌ يَاسُكُون	یہ علامت حرف کے اوپر لکھی جاتی ہے مثلاً اَبَات
۵	اَ اِ اُ	تَشْبِيرٌ يَاشُدُّ	یہ علامت حرف کے اوپر لکھی جاتی ہے مثلاً اَبَات
۶	اَ اِ اُ	تَنْزِينٌ	یہ علامت کبھی حرف کے اوپر اور کبھی حرف کے نیچے لکھی جاتی ہے۔ مثلاً اَءٌ - اِءٌ - اُءٌ
۷	اَ	فَتْحَةٌ اِسْبَاعِي	یہ علامت حرف کے اوپر لکھی جاتی ہے مثلاً اَبَلَات
۸	اِ	كَسْرَةٌ اِسْبَاعِي	یہ علامت حرف کے نیچے لکھی جاتی ہے مثلاً اِبَل
۹	اُ	ضَمٌّ اِسْبَاعِي	یہ علامت حرف کے اوپر لکھی جاتی ہے مثلاً اُبَل

جس آواز کے سہارے سے حروف ادا کئے جاتے ہیں اور جس کے ذریعے سے ایک دوسرے سے ملائے جاتے ہیں اسے عربی میں حَرَكَاتٌ کہتے ہیں۔ حرکت تین طرح کی ہے:-

- ۱- (اَ) اسے عربی میں فَتْحَةٌ کہتے ہیں۔ فارسی اور اردو میں اسے زَبَر کہتے ہیں۔
 - ۲- (اِ) اسے عربی میں كَسْرَةٌ کہتے ہیں۔ فارسی اور اردو میں اسے زَبَر کہتے ہیں۔
 - ۳- (اُ) اسے عربی میں ضَمٌّ کہتے ہیں۔ فارسی اور اردو میں اسے پِش کہتے ہیں۔
- جس حرف پر کوئی حرکت ہو اسے مُتَحَرِّكٌ کہتے ہیں۔ مثلاً قَلْبٌ میں ق

متحرک ہے۔ جس حرف پر فتح ہو اُسے مفتوح کہتے ہیں۔ اور جس حرف پر کسرة ہو۔ اُسے مکسور کہتے ہیں۔ اور جس حرف پر ضمہ ہو۔ اُسے مضموم کہتے ہیں۔ مثلاً کتب میں تینوں حروف مفتوح ہیں۔ سماع میں ميم مکسور ہے۔ اور کُرْد میں "س" مضموم ہے۔

نوٹ: یہ محترم مولوی صاحب اگر مناسب سمجھیں تو ہیشیا طالب علم کو یہ بات سمجھادیں کہ فتح، تَرادز کہتے ہیں۔ لیکن فتحۃ اس (ر) علامت کا نام ہے۔ ایسا ہی کسرة تَرادز کا نام ہے۔ لیکن کسرةۃ یہ (ر) علامت ہے۔ اسی طرح ضمۃ تَرادز کا نام ہے۔ لیکن ضمۃۃ یہ (ر) علامت ہے۔

سکون یا جزم: جس حرف پر کوئی حرکت نہ ہو۔ اُسے ساکن یا مجزوم کہتے ہیں۔ ساکن حرف پر یہ (ر) علامت لکھی جاتی ہے۔ مصر اور یورپ واسے اسے یوں (ر) لکھتے ہیں۔

فتحة انشباعی: انشباع کا مطلب ہے کھینچنا۔ جس حرف پر یہ (ر) علامت ہو۔ اسے اتنا کھینچ کر پڑھو۔ کہ زیر کی بجائے یاء کی آواز نکلے۔ مثلاً مَلِک کو مَالِک پڑھو۔

کسرة انشباعی: جس حرف پر یہ علامت (ر) ہو۔ اسے اتنا کھینچ کر پڑھو۔ کہ زیر کی بجائے یاء کی آواز نکلے۔ مثلاً وَرْسِلِہ کو وَرْسِلِہی پڑھو۔ ضمۃ انشباعی: جس حرف پر یہ (ر) علامت ہو۔ اسے اتنا کھینچ کر پڑھو۔ کہ پیش کی بجائے واڑ کی آواز نکلے۔ مثلاً لَہ کو لَہو پڑھو۔

تشدید کا مطلب ہے حرف کو دگنا کرنا۔ اگر دو حرف، محض یا ہم مخرج ہوں۔ تو ان میں سے جب ایک کو دوسرے میں ملا کر پڑھیں تو اس حرف پر تشدید کی یہ علامت (ر) لکھی جاتی ہے۔ مثلاً مَدَد کو مَدَد لکھیں گے۔ جس حرف

پر تشدید کی علامت ہو اُسے **مُشَدَّدٌ** کہتے ہیں *

تنوین کا مطلب ہے کسی لفظ کا تلفظ کرتے وقت اس کے آخر میں نون ساکن بڑھانا مثلاً

۱۔ سَرَجُلٌ کو جب ادا کرتے ہیں تو ہمارے منہ سے نکلتا ہے سَرَجُلُنْ

۲۔ سَرَجُلٍ کو جب ادا کرتے ہیں تو ہمارے منہ سے نکلتا ہے سَرَجُلِیْنْ

۳۔ سَرَجُلًا کو جب ادا کرتے ہیں تو ہمارے منہ سے نکلتا ہے سَرَجُلُنْ

ہدایت :- مثال نمبر ۳ میں ہم نے ایک الف زیادہ کیا ہے۔ پس

یاد رکھو اگر کسی حرف پر دو زبر لکھنے ہوں۔ تو الف زیادہ کرنا چاہیئے۔ مثلاً

سَنَدًا۔ صَبْرًا۔ تَقْرِيْبًا۔ لیکن اگر کسی لفظ کے آخر میں ؤ۔ ء۔ ع۔ ی۔ ہوں۔

تو الف نہیں لکھا جاتا۔ مثلاً عَادَةٌ رَنَةٌ عَادَتًا ۲۔ دَوَاءٌ (رَنَةٌ دَوَاءً)

۳۔ هُدًى (رَنَةٌ هُدًى)۔ اس کا مفصل بیان اس کے موقع پر کیا جائیگا۔

کیونکہ یہاں اس کا سمجھنا مشکل ہے *

جس حرف پر تنوین ہو اُسے **مُنَوَّنٌ** کہتے ہیں۔ نیز یاد رکھو تنوین ہمیشہ عربی

الفاظ پر آتی ہے۔ فارسی کے لفظ پر تنوین داخل کرنا ایک گروہ غلطی ہے۔ مثلاً رسید

سے رسیداً بنا لینا درست نہیں ہے *

مَدَدٌ کی علامت یہ ہے (س)۔ جس حرف پر یہ علامت ہو اُسے کھینچ کر

پڑھتے ہیں۔ مثلاً آمین۔ الف کو کھینچ کر پڑھو ۱۲۔ السَّلام۔ لام اور میم کو

کھینچ کر پڑھو جس حرف پر یہ علامت ہو اُسے **مَمْدُودٌ** کہتے ہیں *

بعض اوقات یہ علامت (س) اختصار ظاہر کرنے کے واسطے لکھی جاتی

ہے۔ مثلاً

الخ یہ اختصار ہے الی آخریہ کا *

شرح یہ اختصار ہے رَجِمَهُ اللهُ کا *
 صَلَعَمٌ یہ اختصار ہے صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کا *
 انگریزی نے جب اپنا اثر کیا۔ تو عربی میں کچھ اور علامتوں کا اضافہ ہو گیا مثلاً۔
 ۱۱۔ پورے وقفے کی علامت یہ ہے . سَرَابٌ زِدْتِي عِلْمًا.
 ۱۲۔ حقوڑے وقفے کی علامت یہ ہے ، حُكِيَ عَنْ بَعْضِ الشُّعْرَاءِ أَنَّهُ دَخَلَ...
 ۱۳۔ علامت استفسار یہ ہے ؟ كَيْفَ حَالُكَ ؟ تمہارا کیا حال ہے ؟
 ۱۴۔ علامت اقتباس یہ ہے ” قَالَ : ” كَيْفَ حَالُكَ ؟
 یورپ اور مصر والے عموماً ان علامتوں کو لکھتے ہیں *
 یورپ اور مصر والوں نے ایک اور تبدیلی کی ہے۔ وہ فتحہ اشباعی۔ کثرة
 اشباعی اور ضمہ اشباعی نہیں لکھتے یہ لکھ لکھ علی کی بجائے وہ پہ لکھ لکھ اور علی
 لکھتے ہیں *

سُؤَالَات

- ۱۔ مندرجہ ذیل حروف کی تعریف کرو اور مثالیں دو۔
 حرف متحرک - حرف ساکن - حرف مفتوح - حرف مكسور - حرف مضمر
- ۲۔ حرکت سے تم کیا سمجھتے ہو۔ یہ کتنی طرح کی ہوتی ہے ؟ ہر ایک کی مثال دو۔
- ۳۔ تثوین - تشدید اور تدریس تم کیا سمجھتے ہو مثالوں سے واضح کرو۔
- ۴۔ مندرجہ ذیل الفاظ کو درست کر کے لکھو۔
 سَرِيدٌ - سَرَجُلٌ - حُكْدٌ حَقِيْقَتًا - هُدِيَا - دَوَاءٌ -
- ۵۔ مندرجہ ذیل الفاظ کو ادا کرو۔
 طَسَمَ - اَلَمَ - كَهَيْعَصَ -

الدَّرْسُ الثَّلَاثُ

حُرُوفُ كِ اَقْسَامُ

مُتَشَابِهٌ حُرُوفٌ :- بہت سے حروف صورت میں ایک دوسرے سے ملتے ہیں۔ ان میں فرق صرف نقطوں سے ہوتا ہے۔ ایسے حروف کو متشابہ حروف کہتے ہیں۔ مثلاً ب ت ث اور ج ح خ متشابہ حروف ہیں۔

حُرُوفِ عِلَّتٍ :- حروفِ علت تین ہیں و۔ ی۔ ا۔ ان کی وجہ تسمیہ دو طرح سے آئی ہے۔ ۱۔ جب عرب بیمار ہوتا ہے۔ تو اس کے منہ سے "ہائے" کی بجائے وائی نکلتا ہے۔ چونکہ علت بیماری کو کہتے ہیں۔ اس لئے ان حروف کو حروفِ علت کہا جاتا ہے۔ ایک شاعر نے حروفِ علت کے متعلق فارسی میں ایک شعر کہا ہے ۵

حرفِ علت نام کردند داؤد و الف و یائے را

ہر کہ را در دے رسد ناچار گوید وائی را

۱۲۔ علتِ روگ کہتے ہیں۔ چونکہ ان حروف میں ایک قسم کا روگ ہے۔ مثلاً کبھی یہ حذف ہو جاتے ہیں۔ اور کبھی ایک دوسرے سے بدل جاتے ہیں۔ (دیکھو سبق ۲۷) اس لئے ان کو حروفِ علت کہتے ہیں۔

حُرُوفِ صَحِيحٍ :- حروفِ علت کے علاوہ باقی پچیس حروف صحیح کہلاتے ہیں۔

شَمْسِي حُرُوفٍ :- بعض حروف ہجاء ایسے ہیں کہ جب ان پر "ال" داخل کیا جائے۔ تو لام تلفظ میں نہیں آتا۔ جیسے :- الشمس۔ الرحمن۔ السلام۔ عليكم۔ ہم نے ش۔ س۔ س پر "ال" داخل کیا۔ لیکن لام تلفظ میں نہیں آیا۔ ایسے حروف کو جن پر "ال" داخل کرنے سے لام تلفظ میں نہ آئے۔ شمسی

حروف کہتے ہیں۔ شمسی حروف مندرجہ ذیل ہیں :-

ت ث د ذ ر ز س ش ص ض ط ظ ل ن۔ حروف شمسی کی وجہ

تسمیہ بھی دو طرح سے آئی ہے :-

۱۔ چونکہ لفظ الشمس کے پڑھنے میں لام تلفظ میں نہیں آتا۔ اس لئے وہ تمام حروف جن پر "ال" داخل کرنے سے لام تلفظ میں نہیں آتا۔ شمسی حروف کہلاتے

ہیں +

۲۔ شمس کہتے ہیں سورج کو۔ جس طرح سورج کے سامنے ستارے نہیں ٹھہر سکتے۔ اسی طرح بعض حروف کے آنے سے "ال" کا تلفظ نہیں ٹھہر سکتا۔ جن طرح سورج کے سامنے ستارے ماند پڑ جاتے ہیں۔ اسی طرح بعض حروف کے آنے پر "ال" کے لام کا تلفظ ماند پڑ جاتا ہے۔ اس لئے ایسے حروف کو شمسی حروف

کہتے ہیں +

قمری حروف :- بعض حروف بجا ایسے ہیں۔ کہ جب ان پر "ال" داخل کیا جاوے۔ تو لام تلفظ میں آتا ہے۔ ایسے حروف کو قمری حروف کہتے ہیں۔ مثلاً الْقَمَرُ - الْكِرَامُ - الْمُخَالِقُ - ان مثالوں میں ق ل ک خ حروف قمری ہیں۔ ان پر "ال" داخل کرنے سے لام تلفظ میں آتا ہے۔ ان کی وجہ تسمیہ بھی دو طرح سے آئی ہے :-

۱۔ چونکہ الْقَمَرُ کے پڑھنے میں لام تلفظ میں آتا ہے۔ اس لئے ان تمام حروف کو جن پر "ال" داخل کرنے سے لام تلفظ میں آتا ہے۔ قمری حروف کہتے ہیں +

۲۔ قمر چاند کو کہتے ہیں۔ جس طرح چاند کے ساتھ ستارے نمودار ہوتے ہیں اسی طرح بعض حروف پر "ال" داخل کرنے سے لام کا تلفظ نمودار ہو جاتا ہے۔ اس لئے

ان حروف کو قمری حروف کہتے ہیں +

حروفِ قمری حسب ذیل ہیں۔ ا ب ج ح خ ع غ ف ق ک م

و لا ی +

ھدائت :- یاد رکھو عِبْدُ الرَّحْمٰن کا تلفظ عِبْدُلْ رَحْمٰن نہیں ہے۔
کیونکہ "س" حرفِ شمی ہے۔ لام تلفظ میں نہیں آئے گا۔ لیکن عِبْدُ الْجَبَّار
کا تلفظ عِبْدُلْ جَبَّار ہے۔ کیونکہ "ج" قمری حرف ہے۔ اس لئے لام تلفظ
میں آئے گا۔

حروفِ مد :- ا وی کبھی حروف کو ادا کرنے میں مد دیتے ہیں۔ اسی
واسطے عربی وان اَلِف کو اُخْت فَتْحہ۔ واو کو اُخْتِ ضَمَّہ اور یاء کو
اُخْتِ کَسْرہ کہتے ہیں۔ کیونکہ فَتْحہ۔ کَسْرہ۔ ضَمَّہ کی طرح یہ تین حروف اَلِف۔
واو۔ یاء بھی حرکات کا کام دیتے ہیں۔ فَتْحہ۔ ضَمَّہ۔ کَسْرہ کو حرکاتِ قَصِیْرہ
لیکن اَلِف۔ واو۔ یاء کو حرکاتِ طَوِیْلہ کہتے ہیں۔ اَلِف۔ واو۔ یاء۔ بالترتیب
فَتْحہ۔ ضَمَّہ اور کَسْرہ کا کام دیتے ہیں۔

جس حرف پر ان میں سے کوئی حرف داخل ہو۔ اُسے کھینچ کر پڑا جاتا ہے۔ اس
واسطے ان حروف کو حروفِ مد کہتے ہیں۔ مد کا مطلب ہے کھینچنا۔ مثال کے
طور پر مَبْلُک اور مَبْلُکُ کو دیکھو۔ پہلی صورت میں میم پر فَتْحہ ہے۔ اُسے کھینچ کر
نہیں پڑھیں گے۔ لیکن دوسری صورت میں میم کے ساتھ اَلِف ہے۔ اس لئے
میم کو کھینچ کر پڑھیں گے۔

یاد رکھو اگر کسی لفظ میں اَلِف۔ واو اور یاء کے پہلے حرف کی حرکت ان کے
موافق ہو۔ تو ان کو حروفِ مدہ کہتے ہیں۔ مثالیں حسب ذیل ہیں :-

۱:- ایسا اَلِف ساکن جس کے پہلے حرف پر زبر ہے مثلاً مَاءُ (اَلِف بغیر جزم لکھو)

۲:- ایسا واو ساکن جس کے پہلے حرف پر پیش ہے مثلاً حَوْسُ (واو بغیر جزم لکھو)

۱۳۔ ایسی یاء ساکن جکے پہلے حرف کے نیچے زیر ہے مثلاً دین رمی بجز جزم لکھو
حروف لین۔ اگر واؤ اور یاء ساکن ہوں اور ان کے پہلے حرف پر زیر ہو۔
 تو ان کو حروف لین کہتے ہیں۔ لین "زمی" کہتے ہیں۔ چونکہ یہ حروف ان
 صورتوں میں نرم آواز سے ادا کئے جاتے ہیں۔ اس لئے ان کو حروف لین
 کہتے ہیں۔ مثلاً

- ۱۱۔ قول (و ساکن ہے اور اس سے پہلے حرف ق پر زیر ہے)
 ۱۲۔ عین (ی ساکن ہے اور اس سے پہلے حرف عین پر زیر ہے)

الف اور ہمزہ میں فرق

اگر یہ حرف "ا" متحرک ہو جیسے اَمْر میں تو اسے ہمزہ کہتے ہیں۔ دوسری
 صورت یہ ہے کہ یہ حرف ایسا ساکن ہو کہ اس کو ادا کرتے وقت زبان کو جھٹکا دینا
 پڑے۔ مثلاً سَرَّ اَسْرُ کے تلفظ سے زبان جھٹکا کھاتی ہے۔ یا یوں کہو کہ زبان اٹھتی
 ہے ایسی صورت میں بھی اُسے ہمزہ ہی کہیں گے لیکن جس وقت یہ ساکن ہو۔
 اور تلفظ صاف ہو اُسے الف کہتے ہیں۔ مثلاً مَا۔ لَا۔ قَالَ میں الف
 ہے۔ ہمزہ نہیں ہے۔

ہَمَزٌ کا مطلب ہے ٹھوکر لگانا۔ جھٹکا دینا وغیرہ

ہمزہ کے اقسام

۱۔ هَمَزَةٌ الْقَطْعُ۔ اس ہمزہ کو یوں ع کہتے ہیں۔ اور غالباً یہ قَطْعُ
 کے ع کا اختصار ہے۔ قَطْعُ کا مطلب ہے کاٹ دینا۔ علیحدہ علیحدہ کر دینا۔
 چونکہ یہ ہمزہ دو دنگوں کو قطع کر دیتا ہے۔ اس لئے اسے هَمَزَةٌ الْقَطْعُ کہتے ہیں

مثلاً جثت لا کتا اہ زئی۔ پہلے ہم پڑھینگے ہل اور پھر اکتا اہ۔ یعنی دو
کلمے جدا جدا پڑھیں گے۔

۲:- ہَمْزَةُ الْوَصْلِ :- اس ہمزہ کو یوں لکھا جاتا ہے۔ وَصْلٌ كَمَا مَطْلَب
ہے جوڑنا۔ چونکہ یہ ہمزہ دو کلموں کو جوڑ دیتا ہے اس لئے اسے ہَمْزَةُ الْوَصْلِ
کہتے ہیں۔ مثلاً سَأَيْتُ ابْنَكَ کو یوں پڑھیں گے سَأُيْتُ بَنَكَ۔ اسی
طرح کُنْ بِابْنِكَ کو کُنْبِنْ پڑھیں گے اور لکھایوں جائے گا سَأَيْتُ ابْنَكَ
اسی طرح کُنْ ابْنُ ۔

یہ علامت (ص) غالباً وَصْلٌ یا صِدَاةٌ کے ص کا اختصار ہے۔ یہ
علامت قرآن پاک میں بھی دیکھنے میں آتی ہے۔

ہمزہ قطعی تو ہمیشہ پڑھنے میں آتا ہے۔ لیکن ہمزہ وصل و وسط کلام میں ساوٹ
ہو جاتا ہے۔ یعنی تلفظ میں نہیں آتا۔ نیز جو ہمزہ شروع میں ہو اسے دو طرح سے
لکھتے ہیں:- (۱) ا ب ا ء (۲) ا ب ا ء

لیکن یاد رکھو یورپ اور مصر کی کتابوں میں نمبر ۲ کے مطابق لکھتے ہیں۔ مثلاً
الْعِلْمُ نَافِعٌ کو یوں لکھتے ہیں:- اَلْعِلْمُ نَافِعٌ ۔

سُؤَالَات

۱:- مندرجہ ذیل حروف کی تعریف کرو اور وجہ تسمیہ بتاؤ:-

حروف قری - حروف شمسی - حروف عدت - حروف مدولین -

۲- الف اور ہمزہ میں کیا فرق ہے۔ نیز ہمزہ کے اقسام اور صورتیں بتاؤ۔

۳- مندرجہ ذیل کا تلفظ کرو:-

عبدالسلام - عبد الجلیل - عبد الرحیل - عبد الکریم

علم صرف کا بیان

الذم من الرابع

کلمہ اور اس کے اقسام

انسان کے منہ سے جو مختلف آوازیں نکلتی ہیں۔ انکے مجموعہ کو لفظ کہتے ہیں۔ جو لفظ یا معنی ہو اور مفرد ہو (یعنی جس لفظ کا کچھ مطلب ہو اور جو مفرد ہو) اُسے کلمہ کہتے ہیں۔ مثلاً قلم، رجل، کتب، مجلس، ائی۔ من سبب کے ہیں نیز یاد رکھو کلمہ کی تین قسمیں ہیں۔ اسم۔ فعل اور حرف۔

علم صرف (یا علم تصریف) وہ علم ہے جس میں مفرد کلمات کی ہیئت تغیر تبدیل اور اشتقاق کا ذکر کیا جائے چونکہ اس علم میں صیغوں کی گردان ہوتی ہے اس لئے اسکا نام صرف رکھا گیا) اسم۔ فعل اور حرف کی تعریف پڑھنے سے پہلے ایک بات سمجھو کہ وقت یا زمانہ تین قسم کا ہے۔ ۱۔ زمانہ ماضی۔ وہ زمانہ جو گذر گیا ہے۔

۲۔ زمانہ حال۔ وہ زمانہ جو اب گذر رہا ہے۔

۳۔ زمانہ مستقبل۔ وہ زمانہ جو آئے گا۔

ہدایت یاد رکھو مستقبل کی بجائے مستقبل پڑھنا زیادہ صحیح ہے۔

اسم وہ کلمہ ہے جو اکیلا اپنے معنی بتائے۔ اور اس میں تین زمانوں میں سے
کوئی زمانہ نہ پایا جائے۔ مثلاً سِرْجُلٌ - قَلَمٌ - زَيْبٌ ۛ

رفعل وہ کلمہ ہے جس میں حدث مع زمانہ پایا جائے۔ حدثت کا مطلب
ہے۔ "ان ہوتی بات کا ہونا" مثلاً عَرَضَ وہ بیچارہ ہوا۔ مَاتَ وہ مر گیا۔
جَلَسَ وہ بیٹھا۔ کَتَبَ اس نے لکھا۔ یہ سب فعل ہیں ۛ

حَرْفٌ وہ کلمہ ہے جو اکیلا اپنے معنی نہیں دیتا۔ لیکن جب وہ دوسرے
کلمہ سے ملتا ہے۔ تو اس کا مطلب سمجھ میں آجاتا ہے۔ مثلاً مِیْنٌ (سے)۔ اب
مطلب صاف نہیں ہے۔ لیکن اگر یوں کہیں مِیْنٌ بَیْتٌ (گھر سے) تو پھر
مِیْنٌ کا مطلب صاف ہو جاتا ہے۔ ایسا ہی فِی (میں) اس کے کچھ معنی
سمجھ میں نہیں آتے۔ لیکن فِی بَیْتٌ (گھر میں) اس کا کچھ مطلب ہے ۛ

اسم کا مختصر بیان

معنوں کی دوسرے اسم کی دو قسمیں ہیں۔ معرفہ اور نکرہ۔ وہ اسم جس سے
کوئی خاص اور معین شے مراد ہو۔ اسے اسم معرفہ کہتے ہیں۔ مثلاً کَالْمَلُوسِ
زَيْبٌ زَیْبٌ۔ یہ تمام اسمائے معرفہ ہیں۔ لیکن سِرْجُلٌ - قَلَمٌ - بَیْتٌ۔
اسماء نکرہ ہیں۔ کیونکہ یہ غیر معین شے کے لئے بولے گئے ہیں ۛ

اسم معرفہ اور اسم نکرہ کے اقسام ہم بعد میں پڑھیں گے۔ اس موقع پر صرف
ایک بات یاد رکھو۔ کہ جس اسم کے پہلے "ال" ہو۔ وہ اسم معرفہ ہوتا ہے۔ عربی
میں "ال" کو حَرْفُ التَّعْرِیْفِ بھی کہتے ہیں ۛ

حَرْفُ التَّعْرِیْفِ (یعنی ال) کا بیان

اسم نکرہ کے اوّل میں ال ہواخل کرنے سے وہ اسم معرفہ (مخصوص) ہو جاتا ہے مثلاً سِرْجُلٌ کوئی
آدمی۔ لیکن اَلسِّرْجُلُ کوئی خاص آدمی۔ کِتَابٌ کوئی کتاب۔ اَلکِتَابُ کوئی

خاص کتاب۔ ایسا ہی ضارِبِکِ رالمے والا، لیکن الضارِبِ (وہ جس نے مارا)
 قرآن پاک میں آتا ہے۔ ذَلِکَ الْکِتَابُ۔ مجلا جانتے ہو اللہ تعالیٰ
 نے الْکِتَابِ کیوں فرمایا؟ ایک جہ اس کی یہ ہے کہ قرآن پاک کے نازل ہونے سے
 پہلے الہامی کتابوں میں بنایا گیا تھا کہ محمدؐ پر ایک کتاب نازل ہوگی۔ الْکِتَابِ کہنے
 سے یہ مطلب تھا۔ کہ۔ یہ سے وہ کتاب جس کا وعدہ الہامی کتابوں
 میں کیا گیا تھا اور جس کے تم منتظر تھے:

جس اسم پر حرف التعریف آجائے۔ اسکے آخر سے تہ پر نگر جاتی ہے اور تہوں کی بجائے
 ایک زبر ایک زیر اور ایک پیش لکھا جاتا ہے۔ مثلاً صِرَاجٌ سے اَلصِّرَاجِ
 کِتَابٌ سے الْکِتَابُ۔ فِی بَیْتِی سے فِی الْبَیْتِ +
 حرف التعریف کے پہلے اگر لام مکسور (ل) آجائے۔ تو اَلِف کھنٹے
 میں نہیں آئے گا۔ مثلاً لِلْوَالِدِیْنَ رِاسٌ لڑکے سے، اهل میں تھا لا لَوْلِیْ +
 جب کسی حرف کے پہلے حرف التعریف داخل کریں گے۔ تو لام بغیر
 جزم کے لکھیں گے۔ مثلاً الشَّمْسُ۔ الرَّحْمٰنُ۔ لیکن اگر قری حروف کے
 پہلے اَلِف لام (یعنی حرف التعریف) داخل کریں گے۔ تو لام پر جزم لکھیں گے
 مثلاً الْکَبْرِیْمُ۔ اَلْحَمْدُ +

حرف التعریف مذکر اور مؤنث دونوں پر آتا ہے۔ مثلاً الرَّجُلُ۔ اَلْمَرْأَةُ +

واحد - تثنیہ جمع

جو اسم ایک شے کے لئے بولا جاتا ہے۔ اُسے واحد مفرد کہتے ہیں۔ مثلاً
 قَلَمٌ ایک قلم۔ رَجُلٌ ایک آدمی۔ کِتَابٌ ایک کتاب +
 جو اسم دو چیزوں کے لئے بولا جائے اُسے تثنیہ کہتے ہیں۔ مثلاً قَلَمَانِ

وَقَلَمٍ كِتَابَانِ دُونَكَ - رَجُلَانِ دُونَكَ - امْرَأَتَانِ دُونَكَ - ان مثالوں سے ظاہر ہے تشبیہ بنانے کا قاعدہ یہ ہے کہ واحد اسم کے ساتھ آلف اور نون کسور بڑھا دیا جاتا ہے۔ خواہ اسم جاندار ہو یا بے جان۔ خواہ مذکر ہو۔ خواہ مؤنث۔

ہر آیتنا: یاد رکھو لفظ تشبیہ سے نہ کہ تشبیہ۔ یا مشدود نہیں ہے۔

۲۔ مؤنث کی صفت تشبیہ کے وقت اس (۴) صورت میں نہیں

رہتی۔ مثلاً: امْرَأَاتُ سے امْرَأَاتِنِ +

جو اسم دو سے زیادہ کے لئے بولا جائے اسے جمع کہتے ہیں۔ مثلاً: اقلامٌ بہت سے قلم۔ کتبٌ بہت سی کتابیں۔ رجالٌ بہت سے مرد۔

یاد رکھو حرف التعریف واحد تشبیہ اور جمع تینوں کے پہلے آ سکتا

ہے۔ مثلاً: الرَّجُلُ - الرَّجُلَانِ - الرَّجَالُ - الْكِتَابُ - الْكُتُبُ - الْجِبَالُ +

سَوَائِلُ

۱۔ کلمہ کسے کہتے ہیں۔ اس کے اقسام بتاؤ۔ اور مثالوں سے واضح کرو۔

۱۲۔ مندرجہ ذیل الفاظ میں سے اسم۔ فعل اور حرف علیحدہ کرو۔

أَبٌ - بَابٌ - ۲۔ ضَرْبٌ اسے مارا۔ ۳۔ عَيْنٌ سے بانٹ بیٹا۔ اِلٰی

۱۳۔ مندرجہ ذیل الفاظ گرامر میں کیا ہیں۔ ان کے معنی بھی بتاؤ۔

بَابٌ - بَيْتٌ - كِتَابٌ - شَرِبٌ - وَرَقٌ - مِنْ - رَفِيٌّ -

۴۔ حرف التعریف سے تم کیا سمجھتے ہو۔ اسے اسم پر داخل کرنے سے حرکت اور معنی میں کیا تبدیلی ہوتی ہے۔ مثالوں سے واضح کرو۔

۵۔ عربی میں ترجمہ کرو۔

روا، ایک قلم، ایک کتاب، ایک گھر، ایک دروازہ، ایک لڑکا، ایک

مرد۔ ایک عورت ایک لڑکی۔ ایک مرغی۔ ایک میز۔ ایک کرسی۔ ایک پرندہ۔
ایک کمرہ۔ ایک ٹپنی۔ ایک گائے۔

(ب) رو قلم۔ دو کتابیں۔ دو گھر۔ دو دروازے۔ دو لڑکے۔ دو مرد۔ دو عورتیں۔

دو لڑکیاں۔ دو مرغیاں۔ دو میز۔ دو کرسیاں۔ دو پرندے۔ دو ہاتھی۔

نئے الفاظ:۔ رَجَاةٌ مُرْغِي - طَاوِلَةٌ مِيز - اَوْضَةٌ - كَمْرَةٌ - تَاخٌ

ٹپنی۔ بَقْرَةٌ - گائے۔ رِقِيلٌ ہاتھی۔ صَبِيَّةٌ - لڑکی۔

۷:۔ مندرجہ ذیل الفاظ کو درست کرو:۔

اَلْاِنْسَانُ - السَّلَامَةُ عَلَيْكُمْ - اَلْوَلَدُ - اَللَّرَجُلُ - اَلْكِرَامَةُ

۸:۔ تثنیہ بنانے کا کیا قاعدہ ہے۔ مندرجہ ذیل واحد اسماء سے تثنیہ بناؤ:۔

كِتَابٌ - بَقْرَةٌ - رَجَاةٌ - رِقِيلٌ - قَلَمٌ - مَرَاةٌ - صَبِيَّةٌ

۹:۔ عربی میں ترجمہ کرو:۔

۱:۔ وہ خاص قلم۔ وہ خاص عورت۔ وہ خاص کتاب۔ وہ خاص پرندے۔ وہ

خاص بہت سے مرد۔ وہ خاص بہت سی عورتیں۔ وہ خاص مرغی۔

(ب) اللہ سے۔ اُس رسول سے۔ اُس لڑکے سے۔ اُن مردوں سے۔ اُن

عورتوں سے۔ ان دو مردوں سے۔ ان طالب علموں سے۔

ہدایت:۔ جَزُءٌ اَلْفِ اور ب میں الفاظ پر حرف التقرین داخل کرو۔ نیز جَزُءٌ

میں (سے) کا ترجمہ لازم مکسور سے کرو۔

۱۰:۔ اسم واحد تثنیہ اور جمع سے تم کیا سمجھتے ہو۔ ہر ایک کی چھ چھ مثالیں دو۔

۱۱:۔ معنوں کے رُو سے اسم کی کتنی قسمیں ہیں۔ مثالیں دے کر اپنے جواب کی

توضیح کرو۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الدَّرْسُ الْخَامِسُ

مذکر اور مؤنث کا بیان

جو اسم نر کے لئے بولا جائے اسے مذکر کہتے ہیں۔ مثلاً أَبٌ - ابُنٌ -
سَرَجٌ - مذکر ہیں۔ لیکن جو اسم مادہ کے لئے بولا جائے۔ اسے مؤنث کہتے
ہیں۔ مثلاً اُمٌّ - امْرَأَةٌ - وَالِدَةٌ ۔

عربی میں مؤنث کی چار علامتیں ہیں۔ جو حسب ذیل ہیں :-

مؤنث کی علامات

۱- ة مثلاً وَالِدَةٌ حَيَوَةٌ - ۲- ی مثلاً سُرْوِيَاءُ - الدُّنْيَا -
۳- آء مثلاً صَحْرَاءُ كَبْرِيَاءُ - ۴- ی مثلاً بُشْرَى - كُبْرَى
ہدایت :- بہت سے اسم ایسے ہیں۔ کہ ان میں مؤنث کی یہ علامت لگا
پائی جاتی ہے۔ لیکن بعض اسم ایسے بھی ہیں۔ کہ ان کے آخر میں قاء ہے۔
لیکن وہ مؤنث نہیں ہیں۔ مثلاً

۱- عِلْمَةٌ بہت بڑا عالم۔ ۲- خَلِيقَةٌ جانشین

مؤنث کے اقسام

پیشتر اس کے کہ ہم مؤنث کے اقسام لکھیں۔ ایک بات سمجھ لو۔ جانداروں میں
سے مذکر اور مؤنث کا پہچاننا کچھ مشکل نہیں۔ کیونکہ نر مذکر ہے اور مادہ مؤنث
لیکن اہل زبان ان چیزوں کو بھی مذکر اور مؤنث قرار دے لیتے ہیں۔ جو نر اور

مادہ نہیں ہیں مثلاً اُردو دان بولتے ہیں :-

۱۱۔ گنگا بہتی ہے - ۱۲۔ جمننا بہتی ہے - ۱۳۔ پانی بہتا ہے

گنگا اور جمننا دریاؤں کے نام ہیں۔ ان کو مؤنث بولتے ہیں۔ لیکن پانی کو مذکر بولتے ہیں۔ اسی طرح عربی میں شمس مؤنث ہے۔

کتاب کو اُردو میں مؤنث بولتے ہیں۔ لیکن عربی میں مذکر ہے۔ معلوم ہوا۔ کہ یہ ضروری نہیں۔ کہ کوئی لفظ ہر ایک زبان میں تذکیر و تانیث کے لحاظ سے ایک ہی طرح استعمال ہو۔ مؤنث کے اقسام :-

۱۔ مؤنث حقیقی :- یہ وہ مؤنث ہے جس کے مقابلے میں نہ ہو مثلاً

مذکر	مؤنث	مذکر	مؤنث
وَالِدٌ	وَالِدَاتٌ	أَبٌ	أُمَّ
رِيَاءٌ	رِجَاجَةٌ	جَبَلٌ	نَاقَةٌ

۲۔ مؤنث غیر حقیقی یا لفظی :- یہ وہ مؤنث ہے جس کے مقابلے میں نہ ہو۔ لیکن اس کے آخر میں مؤنث کی چار علامتوں میں سے کوئی علامت پائی جائے مثلاً :-

تَلَمَّةٌ اذھیرا - سُرٌّ یا خواب - بُشْرَى اچی خبر - صَخْرٌ آءٌ

۳۔ مؤنث شمارخی :- وہ مؤنث جس کے مقابلے میں نہ تو کوئی نہ ہو۔ اور نہ اس میں مؤنث کی کوئی علامت پائی جائے۔ لیکن اہل زبان اسے مؤنث بولتے ہیں۔ مثلاً شمس - داسر - ریح وغیرہ۔

کھنڈر چہ ذیل الفاظ کو عرب مؤنث استعمال کرتے ہیں

أَرْضٌ زَمِينٌ	حَرَابٌ لَطَائِيٌّ - بَدْرٌ كِنْدَانٌ	خَمْرٌ شَرَابٌ
دَلْوٌ دُولٌ	دَاسِرٌ گھر - رَاحِيٌّ چکی	سَاحِيٌّ ہوا

الشَّمْسُ سُرُجٌ عَصاً دُنْدَا عُقَابٌ بَارٌ عَقْرَابٌ بَجْرٌ
 أَفْعَى سَانِبٌ نَفْسٌ رُوحٌ نَقْلٌ جَوْتِي نَارٌ آگ
 كَأْسٌ پيالہ

اسماء مؤنث کی یوں بھی تقسیم کی گئی ہے۔ کہ بعض کو مؤنث معنوی قرار دیا گیا ہے۔ اور بعض کو مؤنث لفظی۔ ان کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

المؤنث المعنوی

۱۱۔ تمام اسماء نکرہ اور معرفہ جو مادہ کے لئے پورے جاتے ہیں۔ مؤنث معنوی میں شامل ہیں۔ مثلاً اُمٌّ - عَجْزَةٌ - اَبْرَأْسٌ - عُرْسٌ - دُهْنٌ -
 ۱۲۔ ملکوں اور شہروں کے نام مثلاً مِصْرٌ - لَاهُورٌ - وغیرہ۔ ان کو مؤنث اس لئے استعمال کرتے ہیں کہ قریۃٌ - بَدْرَةٌ - اَرْضٌ - صَدْرِيَّةٌ مؤنث ہیں
 ۱۳۔ آگ اور ہوا کے مختلف نام مثلاً

اَبْحِيْمٌ - سَعِيْرٌ - سَقْرٌ (آگ یا دوزخ کے نام ہیں)

اَشْمَالٌ شمالی ہوا۔ جَنُوبٌ جنوبی ہوا۔ قَبُولٌ مشرقی ہوا۔ دَبُورٌ مغربی ہوا۔

ان کو مؤنث اس لئے استعمال کرتے ہیں۔ کہ نَارٌ آگ اور صَرِيحٌ ہوا مؤنث

استعمال ہوتے ہیں۔

۱۴۔ جسم کے جوڑا جو اَعْضَاءٌ مثلاً يَدٌ - رِجْلٌ پاؤں عَيْنٌ آنکھ - اُذُنٌ کان۔ لیکن حَاجِبٌ ابرو۔ اور خَدٌّ رخسار مگر بولے جاتے ہیں۔

۱۵۔ بِشْبَهٌ اَلْجَمْعِ مثلاً عَدْمٌ بھڑیں یا بکریاں۔ رَايِلٌ بہت سے اونٹ

بِسْبَبِ

المؤنث للفظی

- ۱۔ وہ اسم جس کے آخر میں تہ ہو مثلاً جَنَّةٌ - حیوَةٌ - ظلمَةٌ
 ۲۔ وہ اسم جس کے آخر میں ی ہو اہویا آءُ ہو۔ ان سب کا بیان تم پرچہ
 حکے ہو۔ مؤنث: کبھی علامت تانیث مقدر ہوتی ہے مثلاً اَرْضٌ و شَمْسٌ (جو کہ اَرْضَةٌ اور
 شَمْسَةٌ تھے)

سوالات

۱۔ مندرجہ ذیل الفاظ میں سے وہ اسم علامہ کرو۔ جو مؤنث استمال
 ہوتے ہیں *

عَامَةٌ - اُمٌّ - صَاخِرَاءٌ - رَاثِرٌ - تَوَمَّرٌ - خَلِيفَةٌ - اَلشَّمْسُ - اَخٌ

حَدٌّ - سَقَرٌ - عَيْنٌ - اُذُنٌ - حَاجِبٌ - مَرَاثِسٌ - خَمْرٌ *

۲۔ مؤنث حقیقی اور مؤنث غیر حقیقی سے تم کیا سمجھتے ہو۔ مثالیں دو *

۳۔ مؤنث سماعی سے کیا مراد ہے۔ اس کی آٹھ مثالیں دو *

۴۔ مندرجہ ذیل مذکر کے مؤنث بتاؤ۔

بَشَائِعٌ - بَرِيكٌ - جَبَلٌ - مَرَجَلٌ - نَوَامٌ - اَخٌ - مَرَاوِجٌ *

المؤنث للسائیس

جمع کا بیان

پشتر اس کے کہ جمع کا بیان کیا جائے۔ مناسب معلوم ہوتا ہے۔ کہ
 ایک لفظ کی تشریح کر دی جائے۔ یہ لفظ عربی کی کتابوں میں کثرت سے

آتا ہے۔ اور اس کتاب میں بھی تم اسے بہت دفعہ پڑھو گے۔ وہ لفظ ہے وزن۔

لفظ وزن کی تشریح

مندرجہ ذیل چار قسم کے الفاظ پر غور کرو۔ ان کو آہستہ آہستہ ادا کرو :-

۱۔ جَمَلٌ - قَلَمٌ - وَرَقٌ - فَرَسٌ - كَبَنٌ - (پہلے اور دوسرے حرف پر

زبر لیکن تیسرے حرف پر دو پیش)

۲۔ مُدْرِنٌ - كَتَبٌ - سَفِنٌ - حُمْرٌ - نُدْرٌ - (پہلے اور دوسرے حرف پر ایک

پیش اور تیسرے پر دو پیش) -

۳۔ كَتَبٌ - دَرَسٌ - حَرَبٌ - بَرَقٌ - خَمْرٌ - (پہلے پر زبر۔ دوسرا ساکن۔ تیسرے

پر دو پیش)

۴۔ كِتَابٌ - حَمَاءٌ - جَدَاءٌ - جِبَالٌ - بَرَدٌ - (پہلا حرف مکسور۔ دوسرا مفتوح

تیسری جگہ الف۔ چوتھے پر دو پیش)

نمبر ایک کے الفاظ کو ہم یوں ادا کرتے ہیں۔ ج۔ م۔ ل۔ ن۔ - - - - -

کو یوں ادا کرتے ہیں۔ م۔ د۔ ن۔ - - - - -

نمبر تین کے الفاظ کو یوں ادا کرتے ہیں۔ م۔ د۔ ن۔ - - - - -

نمبر چار کے الفاظ کو یوں ادا کرتے ہیں۔ م۔ د۔ ن۔ - - - - -

نمبر پانچ کے الفاظ کو یوں ادا کرتے ہیں۔ م۔ د۔ ن۔ - - - - -

نمبر ست کے الفاظ کو یوں ادا کرتے ہیں۔ م۔ د۔ ن۔ - - - - -

نمبر آٹھ کے الفاظ کو یوں ادا کرتے ہیں۔ م۔ د۔ ن۔ - - - - -

نمبر نو کے الفاظ کو یوں ادا کرتے ہیں۔ م۔ د۔ ن۔ - - - - -

اب تم سمجھ گئے ہو گے۔ کہ جَمَلٌ اور قَلْبٌ کا وزن ایک ہی ہے۔ اسی طرح کَتَبٌ اور سَفَلٌ کا وزن ایک ہی ہے۔ ایسا ہی کتابٌ اور جَبالٌ کا وزن ایک ہی ہے۔

اگر یہ پڑھا جائے۔ کہ فلاں لفظ کا وزن کیا ہے تو لفظ فعل کے ذریعے بتایا جاتا ہے۔ مثلاً جَمَلٌ فَعْلٌ کے وزن پر ہے۔ مَدُنٌ فَعْلٌ کے وزن پر ہے۔ کَتَبٌ فَعْلٌ کے وزن پر ہے۔ کتابٌ فَعْلٌ کے وزن پر ہے۔ فرض کرو کہ ایک لفظ ہے دِلٌ۔ تم نے یہ لفظ کبھی نہیں پڑھا۔ اس پر کوئی حرکت نہیں۔ کبھی تم اس کو دِلُوْ پڑھتے ہو۔ اور کبھی تم اس کو دِلُوْ پڑھتے ہو۔ لیکن اگر تم کو بتا دیا جائے۔ کہ اسے فَعْلٌ کے وزن پر پڑھو۔ تو تمہیں پتہ چلتا ہے۔ حروف کو مفتوح۔ دوسرے کو ساکن اور تیسرے کو مضموم پڑھنا چاہیے۔ یعنی دِلُوْ پڑھنا چاہیے۔

ہدایت :- یاد رکھو کہ اگر کسی لفظ کا وزن بدل دیا جائے۔ تو معنی بھی بدل جاتے ہیں۔ مثلاً نَفْسٌ (فَعْلٌ کے وزن پر) کا مطلب ہے انسان۔ لیکن نَفْسٌ (فَعْلٌ کے وزن پر) کا مطلب ہے سانس۔ لہذا احفاظ کو سوچ سمجھ کر ادا کیا کرو۔

۴:- ایک بیماری ہے جس سے انسان کا سانس رُک رُک کر آتا ہے۔ اسے نَافِثٌ صَنِيعٌ انْفَسٌ کہتے ہیں۔ لیکن یاد رکھو صحیح تلفظ صَنِيعٌ انْفَسٌ ہے۔ (انسانس کا رُکنا) اس کو مفتوح پڑھو۔

جمع کی دو بڑی قسمیں ہیں۔ جمع سالم اور جمع مکسر۔ اب ہم ان دونوں کا مفصل بیان پڑھیں گے :-

جمع مکسر

جمع سالم کا بیان

مندرجہ ذیل الفاظ پر غور کرو:-

واحد	جمع	واحد	جمع
مُسَلِّمٌ	مُسَلِّمُونَ	خَادِمٌ	خَادِمُونَ

غور کرنے سے معلوم ہوگا کہ واحد میں جو حروف ہیں۔ وہ جمع میں بھی اسی ترتیب سے موجود ہیں۔ مثلاً مُسَلِّمٌ میں م۔س۔ل۔م۔پاس پاس ہیں۔ اسی طرح مُسَلِّمُونَ میں م۔س۔ل۔م۔پاس پاس ہیں۔ معلوم ہوا کہ واحد کی ترتیب جمع میں ثابت یا سالم رہی ہے۔ ایسی جمع کو جمع سالم کہتے ہیں۔ اگر مذکر اسم کی جمع سالم ہو۔ تو اسے جمع مذکر سالم کہتے ہیں۔ اور اگر مؤنث اسم کی جمع سالم ہو۔ تو اسے جمع مؤنث سالم کہتے ہیں۔ ان دونوں کے بنانے کے طریقے جدا جدا ہیں۔

جمع مذکر سالم بنانے کا طریقہ

واحد اسم کے آخر میں (وَن) لگانے سے جمع مذکر سالم بن جاتی ہے۔ مثلاً مُسَلِّمٌ سے مُسَلِّمُونَ۔ ۱۔ خَادِمٌ سے خَادِمُونَ +

جمع مؤنث سالم بنانے کا طریقہ

واحد اسم کے آخر میں (اٹ) لگانے سے جمع مؤنث سالم بن جاتی ہے۔ مثلاً مُسَلِّمَةٌ سے مُسَلِّمَاتٌ۔ ۲۔ خَادِمَةٌ سے خَادِمَاتٌ +

تذکرہ: یاد رکھو جمع سالم ہر ایک اسم سے نہیں بن سکتی۔ مثلاً فَرَسٌ سے فَرَاسُونَ اور سَرَجُلٌ سے سَرَجُلُونَ نہیں بنا سکتے۔ جمع مذکر سالم کے بنانے کے علاوہ شرائط ہیں۔ اور جمع مؤنث سالم بنانے کے علاوہ شرائط ہیں۔

ہیں۔ جن کا مختصر بیان حسب ذیل ہے:-

جمع مذکر سالم مندرجہ ذیل صورتوں میں ممکن ہے:-

۱- جبکہ علم مذکر عاقل ہو۔ یعنی مرد کے نام سے جمع سالم ممکن ہے۔ مثلاً

زَيْدٌ سے زَيْدُونَ ابہت سے زید، عثمانٌ سے عثمانُونَ +

نوٹ:- مرد کا وہ نام جس میں تاء ہو۔ اس سے جمع مذکر سالم ناممکن ہے۔ مثلاً

طَلْحَةُ اس سے جمع سالم ناممکن ہے +

۱۲- جبکہ اسم تصغیر ہو۔ مثلاً عَبْدٌ سے۔ عَبْدٌ (بروزنِ فَعْلٍ) اسم تصغیر ہے۔

اس سے عَبْدُونَ جمع مذکر سالم ہوگا۔ ایسا ہی سَرَجِلٌ سے . . . سے

اسم تصغیر سَرَجِيلٌ اس سے سَرَجِيلُونَ جمع مذکر سالم بنے گا +

۱۳- جبکہ مذکر عاقل کی صفت ہو۔ مثلاً عَالِمٌ سے عَالِمُونَ۔ ضَارِبٌ سے

ضَارِبُونَ +

صِدَائِتُ:- مندرجہ بالا مثالوں میں لفظ عاقل سے مراد ہے۔ الشان۔

حَيَوَانِ نَاطِقٍ +

جمع مؤنث سالم مندرجہ ذیل صورتوں میں ممکن ہے:-

۱- جبکہ علم مؤنث عاقل ہو۔ مثلاً زَيْنَبٌ سے زَيْنَبَاتٌ

۲- جبکہ مؤنث عاقل کی صفت ہو۔ مثلاً عَالِمَةٌ سے عَالِمَاتٌ

۳- جبکہ غیر عاقل کی صفت ہو۔ مثلاً صَافِرَةٌ سے صَافِرَاتٌ

۴- حروفِ جہاںمواؤنث استعمال ہوتے ہیں۔ ان سے بھی جمع سالم ممکن

ہے۔ مثلاً اَلِهَاتُ سے اَلِهَاتُ +

۵- اسلامی ہجرتوں کے ناموں سے بھی جمع مؤنث سالم ممکن ہے۔ جیسے:-

اَلْمَحْرَمُ سے اَلْمَحْرَمَاتُ - رَمَضَانُ سے رَمَضَانَاتُ +

جمع مکسر کا بیان

مندرجہ ذیل مثالوں پر غور کرو۔ اور دیکھو کہ واحد سے جمع بناتے وقت کیا تبدیلی ہوئی ہے۔

واحد	جمع	واحد	جمع
سَرَجُلٌ	سَرَجَالٌ	كِتَابٌ	كُتُبٌ

غور کرنے سے معلوم ہوگا۔ کہ حروف کی جو ترتیب واحد میں تھی۔ جمع میں ٹوٹ گئی ہے۔ سَرَجُلٌ میں س۔ر۔ج۔ل پاس پاس تھے۔ لیکن سَرَجَالٌ میں یہ تینوں حروف پاس پاس نہیں ہیں۔ پہلے "س"۔ پھر "ج"۔ پھر "الف" اور پھر "ل"۔ ایسا ہی کِتَابٌ سے جمع بناتے وقت ایک حرف ہی گر گیا ہے۔ عربی میں "ٹوٹی ہوئی" کا ترجمہ لفظ مکسر سے کیا جاتا ہے۔ اس لئے ایسی جمع جس سے یہ ظاہر ہو کہ واحد کے حروف کی ترتیب ٹوٹ گئی ہے۔ اسے جمع مکسر کہتے ہیں۔

جمع مکسر کے اوزان

تم نے دیکھ لیا ہے کہ سَرَجُلٌ سے جمع مکسر سَرَجَالٌ ہے۔ (فِعَالٌ کے وزن پر) کِتَابٌ سے جمع مکسر کُتُبٌ ہے۔ (فُعُلٌ کے وزن پر) الغرض جمع مکسر کے کئی ایک اوزان ہیں جو حسب ذیل ہیں نیز یاد رکھو پہلے تو اوزان بہت مشہور ہیں۔

۱۔ فِعَالٌ جیسے کَلْبٌ (کتا) سے کِلَابٌ ۲۔ جِبَلٌ (پہاڑ) سے جِبَالٌ

۲۔ فُعُلٌ جیسے کِتَابٌ سے کُتُبٌ۔ ۲۔ مَدِينَةٌ (شہر) سے مَدَنٌ

۳۔ فُعُولٌ مثلاً بَحْرٌ (سمندر) سے بَحُورٌ۔ ۳۔ قَلْبٌ (دل) سے قُلُوبٌ

- ۱۴۔ فَعَلَ مثلاً تُحْفَةً (تحفہ) سے تُحِفُ۔ ۱۲۔ أُمَّةٌ (قوم) سے أُمَّةٌ
- ۱۵۔ أَفْعَالٌ مثلاً طَغَلٌ (بچہ) سے أَطْفَالٌ۔ ۱۲۔ صَاحِبٌ (ساتھی) سے أَصْحَابٌ
- ۱۶۔ أَفْعَالٌ مثلاً رَجُلٌ (پاؤں) سے أَرْجُلٌ۔ ۱۲۔ بَحْرٌ (سمندر) سے أَبْحَرٌ
- ۱۷۔ أَفْعَلَةٌ مثلاً لِسَانٌ (زبان) أَلْبَسَنَةً۔ ۱۲۔ رَوَاءٌ سے أَرْوِيَةٌ
- ۱۸۔ فِعْلَةٌ مثلاً أَخٌ (بھائی) سے أَخْوَةٌ۔ ۱۲۔ فَتَى (جوان) سے فَتِيَةٌ
- ۱۹۔ فُعْلَاءٌ مثلاً فَقِيرٌ سے فُقَرَاءٌ۔ ۱۲۔ عَالِمٌ سے عُلَمَاءٌ
- ۱۰۔ أَفْعِلَاءٌ مثلاً وَلِيٌّ سے أَوْلِيَاءٌ۔ ۱۲۔ نَبِيٌّ سے أَنْبِيَاءٌ
- ۱۱۔ فُعْلٌ جیسے أَعْمَى (اندھا) سے عُمَى۔ ۱۲۔ أَصَدُّ (بہرا) سے عُمْدٌ
- ۱۲۔ فِعْلٌ جیسے قَطَعَةٌ سے قَطَعٌ۔ ۱۲۔ خَيْبَةٌ سے خَيْبَةٌ (جیسے)
- ۱۳۔ فُعَالٌ جیسے كَافِرٌ سے كُفَّارٌ۔ ۱۲۔ حَاكِمٌ سے حُكَّامٌ
- ۱۴۔ فُعْلٌ جیسے سَاجِدٌ (سجدہ کرنے والا) سے سُجَّدٌ
- ۱۵۔ فَعْلَةٌ مثلاً سَاحِرٌ (جادوگر) سے سِحْرَةٌ
- ۱۶۔ فُعْلَةٌ مثلاً قَاضٍ (جج) سے قُضَاةٌ (اصل میں تھا قُضِيَةٌ)
- ۱۷۔ فِعْلَةٌ مثلاً قِرَادٌ (بندر) سے قِرَادَةٌ
- ۱۸۔ فِعْوَالٌ مثلاً جَانِبٌ (طرف) سے جَوَانِبٌ
- ۱۹۔ فِعَالٌ مثلاً رِسَالَةٌ سے مَرَسَائِلٌ
- ۲۰۔ فِعْلَانٌ مثلاً أَخٌ (بھائی) سے أَخْوَانٌ۔ ۱۲۱۔ فُعْلَانٌ مثلاً بَلَدٌ (شہر) سے بُلْدَانٌ
- ۲۲۔ فَعْلَى مثلاً مَرِيضٌ سے مَرَضَى۔ ۱۲۳۔ فُعَالٌ مثلاً عَدَسَاءٌ (کنواری لڑکی) سے عَدَائِرٌ
- ۲۳۔ فُعَالِيٌّ مثلاً فَتْرَى سے فَتَاوَى۔ ۱۲۵۔ فِعْيَلٌ مثلاً عَبْدٌ (غلام) سے عَبِيدٌ
- ۲۶۔ فُعُولَةٌ مثلاً بَعْلٌ (خاوند) سے بُعُولَةٌ۔ ۱۲۶۔ فِعَالَةٌ مثلاً صَاحِبٌ سے صَحَابَةٌ
- ۲۸۔ فَعْلٌ مثلاً حَلَقَةٌ (دائرہ) سے حَلَقٌ۔ ۱۲۹۔ فَعْلٌ مثلاً نَاصِرٌ (دنگار) سے نَصْرٌ

۱۳۰۔ فَعَالِيلٌ مَثَلًا سُلْطَانٌ (بادشاہ) سے سَلَّطِينَ۔

۱۳۱۔ فَعَالِيلٌ مَثَلًا جَوْهَرٌ سے جَوَاهِرٌ

۱۳۲۔ فَعَالِلَةٌ مَثَلًا تَلْبِيذٌ (شاگرد) سے تَلْمِذَةٌ۔ اُسْتَاذٌ سے اَسَاتِذَةٌ

جمع مکسر کا نہایت ضروری لغتہ

(بمترتیب حروف تہجی)

واحد	معنی	جمع	(لا) واحد	معنی	جمع
أُمَّةٌ	قوم	أُمَمٌ	أَحْمَرٌ	سرخ	أَحْمَرَاتٌ
أَبْيَضٌ	سفید	أَبْيَضٌ، بَيْضَانٌ	أَسْوَدٌ	سیاہ	أَسْوَدٌ، سَوْدٌ
أَعْمَى	اندھا	عَمَى، عُمَيَّانٌ	أَصْمٌ	بہرا	أَصْمٌ، صُمٌّ، صُمَّانٌ
بَيْتٌ	بیٹا	أَبْنَاءٌ	أَكْبَلِيلٌ	ہار	أَكَابِيلٌ
أَكْبَرٌ	بہت بڑا	أَكَابِرٌ	أَسَدٌ	شیر	أَسَدٌ، أَسْوَدٌ
أَخٌ	بھائی	أَخْوَةٌ، إِخْوَانٌ	رَأْسٌ، رَأْسَاتٌ	عورت	رَسَائِدٌ، رَسَائِدَاتٌ
أَبٌ	باپ	أَبَاءٌ	رَسْمٌ	نام	رَسْمَانٌ
أُذُنٌ، يَا أُذُنٌ	کان	أُذَانٌ	إِلَهٌ	موجود	إِلَهَاتٌ
أَلْفٌ	ہزار	أَلْفٌ	أَعْوَرٌ	یک چشم	أَعْوَرَانٌ
أَمَامٌ	ام	أَمَمَةٌ	أَسِيرٌ	قیدی	أَسَارِيٌّ، أَسْرَائِلٌ
أَمِينٌ	سرور	أَمْرَاءٌ	أَشْرَى		أَشْرَى
أَحْمَقٌ	بیوقوف	أَحْمَقِيٌّ	أَفْعَى	زہریلا سانپ	أَفَاعٍ
أَصْبَحٌ	انگلی	أَصْبَاحٌ	إِنْسَانٌ	آدمی	نَاسٌ
أَمٌّ	ماں	أُمَّهَاتٌ			

واحد معنی جمع واحد معنی جمع

(ب)

بازِل	جوان اونٹ	بُزْل	بَحْر	سندر	بَحَار
بُرْد	لباس	بُرْد	بُرْد	بُرْد	بُرْد
بَاك	نیک	بُرْدَاة	بُرْدَاة	بُرْدَاة	بُرْدَاة
بَاب	دروازه	اَلْبَوَاب	اَلْبَوَاب	اَلْبَوَاب	اَلْبَوَاب
بُرُج	مینار - برج	بُرُوج - اَبْرُجَة	بُرُوج	بُرُوج	بُرُوج
بُخْبِل	کنجوس	بُخْبَلَاء	بُرْد	نیک	اَبْرَار
بَلِيَّة	مصیبت	بَلَايَا	بَاعِث	وجہ	اَبْرَاہِث
بَعْل	خاوند	اَلْبَعُولَة	بِیِّن	صاف - واضح	بِیِّنَاء

(ت)

تُحْفَة	تحفہ	تُحْفَة	تَاجِر	سوداگر	تِجَارَة - تِجْرَة
تَاج	ٹوپی - تاج	تِجَان	تَلْمِیذ	شاگرد	تَلْمِیذَة
تَقِي	نیک	اَلتَّقِيَاء	تَلْمِیذ	تَلْمِیذ	تَلْمِیذ

(ث)

ثَوْب	کپڑا - لباس	اَثْيَاب	ثَوْر	بیل	ثِيْرَة - ثِيْرَة
		اَلثَوْب	ثَوْر	بیل	ثِيْرَة
		ثَمْرَة	پھل	پھل	ثَمْرَة

(ج)

جَبَل	پہاڑ	جِبَال	جَمَل	اونٹ	جِمَال
جِيْد	اچھا	جِيَار	جِلْد	کھال	جِلُوْد

واحد	معنی	جمع	واحد	معنی	جمع
جُنْدٌ	فوجی لشکر	جُنُودٌ	جَلْبِشٌ	فوج	جَلْبِشٌ
جَالِسٌ	بیٹھا ہوا	جُلُوسٌ	جَاهِلٌ	بیوقوف	جَاهِلٌ
جَانٌ	گناہ کرنے والا	جُنَاةٌ	جَارٌ	پڑوسی	جَارٌ
جَانٌ	دل	أَجْنَانٌ	جَنَاحٌ	جانور کا پر	أَجْنَانَةٌ
جَانِبٌ	طرف	جَوَانِبٌ	جَارِيَةٌ	لڑکی۔ لڑکی جو اس پر	جَوَانِبٌ
جَزَائِرٌ	جزیرہ	جَزَائِرٌ	جُرُومٌ	جوار مٹی ذبح کیلئے ہر چیز اور لڑ	جُرُومٌ
جَمِيلٌ	ایک قسم کا بلبل	جَمَلَانٌ	جَرِيحٌ	زخمی	جَرِيحٌ

(ح)

حِصَانٌ	ایک قسم کا گھوڑا	حِصْنٌ	حِكْمَةٌ	مقولہ	حِكْمَةٌ
حَقِيَّةٌ	کچھ وقت	حَقُوبٌ	حَاكِمٌ	افسر۔ جج	حَاكِمٌ
حِمْلٌ	بوجھ	أَحْمَالٌ	حَكْمٌ	فیصد	أَحْكَامٌ
حُرٌّ	آزاد مرد	أَحْرَارٌ	حِمَامٌ	گدھا چمڑا	أَحْمَرَةٌ
حَبِيبٌ	پیارا	أَحِبَّةٌ	حَاقِرٌ	گھٹے یا گدھے کا ٹم۔ کھر	حَوَاقِرٌ
حَامِلٌ	بوجھ اٹھانے والا	حَوَامِلٌ	حَاجَةٌ	خواہش۔ ضرورت	حَوَاجِمٌ
حُرَّةٌ	آزاد عورت	أَحْرَاءٌ	حَوْتٌ	مچھلی	حَيْتَانٌ
حَارِطٌ	دیوار	حَيْطَانٌ	حَكِيمٌ	دانا	حُكَمَاءٌ
حَادِثَةٌ	حادثہ۔ بدبختی	حَوَادِثٌ	حَدِيثٌ	حدیث۔ کہانی	أَحَادِيثٌ

(خ)

خِصَامٌ	ایک سپرہ	خَمْرٌ	خَشِيَّةٌ	نکڑی کا ٹکڑا	خُشْبٌ
خَيْمَةٌ	خیمہ	خَيْمٌ	خَفٌّ	بوٹ	خَفَافٌ

واحد	معنی	جمع	واحد	معنی	جمع
خَيْرٌ	اچھا	خَيْرًا	خَالٌ	ماموں	أَخْوَالٌ
خَالَةٌ	انگوٹھا	خَوَاتِمٌ	خَاصَّةٌ	خاص لوگ	خِصَّاصٌ
خَصِيٌّ	خواجه سرا	خِصْيَانٌ	خَلِيفَةٌ	خلیفہ	خُلَفَاءٌ
			خَلَائِفٌ		
			خَلَائِفٌ		

(۱۵)

رِوَالَةٌ	خاندان	رُؤُلٌ	رِيبِكٌ	مرغ	رِيبِكَةٌ
رِوَالَةٌ	روا	أَرْوِيَةٌ	رِوَدٌ	کیڑا	رِيبِيَانٌ

رِيبِيَانٌ نظموں کا مجموعہ رِوَالِيْن

(۱۶)

زَنْبٌ	بھڑیا	زَبَابٌ - أَرْوَبٌ	زَبِيحَةٌ	جو ذبح کیا گیا ہو	زَبَارْحٌ
زَنْوَبٌ	بڑا ڈول	زَنْأَبٌ	زَبَابٌ	مکھی	زَبَانٌ
زَنْبٌ	گناہ	زَنْوَبٌ	زَنْبٌ	دوم	أَرْوَابٌ

(۱۷)

رُكْبَةٌ	گھٹنا	رُكْبٌ	رَسُوْلٌ	پیغام لائے والا	رُسُلٌ
رِيبِيْحٌ	ہوا	رِيبِيَاْحٌ	رُمَحٌ	نیزہ	رِيبِيَاْحٌ
رِوَضَةٌ	باغ	رِيبِيَاضٌ	رِوَقَّةٌ	کافذیا کیڑے کا ٹکڑہ	رِقَاعٌ
رِوَقْبَةٌ	گردن	رِوَقَابٌ	رِوَجَلٌ	آدمی	رِوَجَالٌ
رِوَادٌ	راوی (بیان کرنے والا)	رِوَادَةٌ	رِوَجَلٌ	پاؤں - ٹانگ	رِوَجَلٌ
رِيبِيْسٌ	ریش - سردار	رِوَسَاءٌ	رِوَبَانٌ	زاد	رِوَبَائِيْن
			رِوَبِيْحَانٌ	پودا - بخشش	رِوَبِيْحِيْن

واحد	معنی	جمع	واحد	معنی	جمع
سِرْبِزْ	تخت	سُرُزْ	(س) سَفِينَةُ	کشتی	سُفُنْ
سَقْفْ	چت	سُقُفْ	سِیْرَةُ	سیرت - عادت	سِیْرَا
سَبْعْ	ورندہ	سَبَاعْ - اُسْبُحْ	سَاجِرْ	جاوداگر	سَاجِرَةٌ
سَيْفْ	توار	اَسِیْفْ	سَاجِلْ	ساحل	سَوَاجِلْ
		اَسِیَافْ	سَلْحِیْ	سختی	اَسَلْحِیَاءْ
سُورْ	فصیل	سِیْرَانْ	سُلْطَانْ	بادشاہ	سُلْطَانِیْنْ
سُکْرَانْ	بیریش	سُکْرَا	سِلَاحْ	لڑائی کا ہتھیار	اَسِلَاحَةٌ

(ش)

شِدْحْ	سردار	شِدُوْحْ	شَاهِدْ	گواہ	شَوَاهِدْ
	بڑے آدمی	شِیْحَةٌ	شَیْءْ	چیز	اَشْیَاءْ (بغیر تین)
شِمَالْ	بایں ہاتھ	اَشْمَلْ - شَمَائِلْ	شِمَالْ	شمالی ہوا	شَمَائِلْ
شَرِیْفْ	نیک	اَشْرَافْ	شَدِیْدْ	سخت	اَشْدَادْ
شَاعِرْ	شاعر	شُعَرَاءْ			

(ص)

صَوْرَةٌ	شکل	صُورْ	صَبِيْفَةٌ	صفحہ یا ورق	صُحُفْ
صَبُوْرْ	صبر کرنے والا	صَبْرْ	صَاحِبْ	ساتھی	صَحَابْ - اَصْحَابْ
صَبَائِمْ	روزہ دار	صَبِيْمْ	صَبِيْ	جوان	صَبِيَانْ - صَبِيَّةٌ
صَبِيْفَةٌ	لکھا ہوا ورق - کتاب	صَحَائِفْ			

(ض)

ضَبْعَةٌ	کھیت	ضَبِيْحْ	ضَمِيْرْ	اسم ضمیر	ضَمَائِرْ
----------	------	----------	----------	----------	-----------

واحد معنی جمع
واحد معنی جمع
واحد معنی جمع
واحد معنی جمع
واحد معنی جمع

ضَبِيفٌ مہمان
ضَبُوفٌ ضَبِيفَانُ

(ط)

طَوِيلٌ لمبا
طَوَالٌ طَوَالٌ
طَاهِرٌ پاک
طَائِقٌ طَائِقٌ
طَهَّاسٌ
طَبِيبٌ ڈاکٹر
طَبِيبَاءُ

(ظ)

ظَبِيٌّ ہرن
ظَبَابٌ
ظَهْرٌ مسخرا
ظَهْرَانُ ظَهْرَانُ

(ع)

عَجْوَةٌ بڑھی عورت
عَجَائِزُ
عَمُودٌ ستون
عَمْدٌ
عَيْنٌ آنکھ
عَيْنٌ عَيْنٌ
عَيْنٌ چشمہ
عَيْنٌ عَيْنٌ
عَيْدٌ عید
عَيْدَانُ
عَيْنَانُ عَيْنَانُ
عَيْسَا
عَصَا عَصَا
عَصِي عَصِي
عَطَشٌ عطاش
عَقَابٌ عَقَابٌ
عَنْبٌ انگور
عَنْبَانُ

(غ)

غُرَّةٌ سفید داغ
غُرُرٌ
غَضَبَانُ غصے میں
غَضَابٌ
غَايٌ سپاہی
غَزَاةٌ
غَزَالٌ ہرن
غَزَالَةٌ غَزَالٌ
غَزَالٌ
غَدَاةٌ غذا
غَدِيَّةٌ
غَلَامٌ غلام
غَلِيْمَةٌ غَلِيْمَةٌ
غَلِيْمَانُ
غَنِيٌّ امیر
غَنِيَاءُ

(ف)

فَرَاشٌ بستر
فَرُوشٌ
فَلَکٌ آسمان
فَلَکٌ
فَرَاشٌ

واحد	معنی	جمع	واحد	معنی	جمع
فَيْلٌ	افعی	فَيْلَةٌ	فَتَى	جوان	فَتَيَةٌ - فَتَيَانٌ
فَلْسٌ	پیسہ	أَفْلَسٌ - فُلُوسٌ	فَنَاءٌ	صحن	أَفْنِيَةٌ
فُؤَانٌ	دل	أَفْعِدَاةٌ	فَرُوحٌ	پہندے کا بچہ	أَفْرِخَةٌ
فَارِسِيٌّ	گھوڑے سے سوار	فُؤَارِسِيٌّ	فَالِكَمَةُ	پھل	فُؤَاكُهُ

(ك)

كِتَابٌ	کتاب	كُتِبَ	کثیر	بُذِيَ	کِبَارٌ
كِرَامٌ	سخی - شریف	كِرَامٌ	گید	جَبَدٌ	كِبُونٌ
كَافِرٌ	کافر	كُفَّارٌ - كُفْرَةٌ	كُؤُنُهُ	ایک برتن - جگ	كُؤُنْرَةٌ
كَرِيمَةٌ	شریف	كَرَامَةٌ	كَسْلَانٌ	سُتٌ	كَسَلِيٌّ

(ق)

قَبَّةٌ	گنبد	قُبُبٌ - قِيَابٌ	قَرِيَّةٌ	گاؤں	قَرِيٌّ
قَدَالٌ	گردن	قُدُلٌ	قِطْحَةٌ	طکڑا	قِطْعٌ
قَاعِدٌ	بیٹھا ہوا	قُعُومٌ	قَاصِرٌ (قاضی)	حج	قِصَاةٌ
قِطٌّ	بٹا	قِطْطَةٌ	قُفْلٌ	تالا	أَقْفَالٌ - أَقْفَلٌ
قَلْعَةٌ	قلعہ	قِلَاعٌ	قَبْرٌ	قبر	قُبُورٌ

(ل)

لِحْيَةٌ	ٹاٹھی	لِحْيٌ	لَيْبَةٌ	کینہ	لَيْئَامٌ
لِسَانٌ	زبان	السُّنُّ - السِّنَّةُ	لَيْلٌ	رات	لَيْالِيٌّ

(هـ)

مَدِينَةٌ	شہر	مُدُنٌ	مَرِيضٌ	بیمار	مَرَضِيٌّ - مَرَضِيٌّ
-----------	-----	--------	---------	-------	-----------------------

واحد	معنی	جمع	واحد	معنی	جمع
مَرَاةٌ	ایک دفعہ	مِرَاةٌ	مَطَرٌ	بارش	أَمْطَارٌ
مَلِكٌ	بادشاہ	مُلُوكٌ	مَنِيَّةٌ	موت۔ بدبختی	مَنَايَا
مَيِّتٌ مَيِّتٌ	مروہ	مَوْتٌ۔ أَمْوَاتٌ	مَلَكٌ۔ مَلَائِكَةٌ	فرشتہ	مَلَائِكَةٌ
مَلِكٌ	چانداد	أَمْلاَكٌ	مَلِكٌ	رک	مَمَالِكٌ
مَسْجِدٌ	سے	مَسَاجِدٌ	مَغْرِبٌ	غروب آفتاب	مَغَارِبٌ
مِصْبَاحٌ	چراغ	مَصَابِحٌ			

(ن)

نَذِيرٌ	آگاہ کرنے والا	نَذِيرَةٌ	نَمْرٌ	چیتا	أَنْمَارٌ۔ نَمْرٌ۔ أَنْمَارٌ
نَفْسٌ	انسان	نَفُوسٌ۔ أَنْفُسٌ	نَائِمٌ	سو یا ہوا	نَائِمَةٌ
نَائِبٌ	نائب	نَوَائِبٌ	نَائِقَةٌ	اُدھنی	أَنْوَقٌ
نَاصِرٌ	مددگار	أَنْصَارٌ	نَعْلٌ	جوتا	أَنْعَالٌ
نَادِرَةٌ	عجیب	أَنْوَادِرٌ	نَاسٌ	آگ	أَنْبِرَانٌ
نَفْسٌ	سانس	أَنْفَاسٌ			

(و)

وَتْنٌ	ہت	وَتْنٌ	وَعَلٌ	پھاڑی بکرا	وَعُولٌ
وَأَقْفٌ	کھڑا	وَأَقْفٌ	وَلَدٌ	بچہ	وَلَدَةٌ
وَقْتُتٌ	وقت	أَوْقَاتٌ	وَهْدٌ	وہم	أَوْهَامٌ
وَادٍ	وادی	أَوْدِيَّةٌ	وَلِيٌّ	ولی۔ دوست	أَوْلِيَاءٌ

وَطَنٌ وَطَنٌ - گھر - اوطان

(ه)

هَضْبَةٌ	بارش کی بوچھاڑ	هَضْبٌ	هَرٌّ	ہلا	هَرَسَةٌ
----------	----------------	--------	-------	-----	----------

واحد	معنی	جمع	واحد	معنی	جمع
هَالِكٌ	فنا ہونے والا	هَلَكٌ	هَدِيَّةٌ	ہدیہ۔ تحفہ	هَدَايَا

(می)

يَوْمٌ	دن	أَيُّمٌ	کئی دن	أَيَّامٌ	کئی دن
يَمِينٌ	دایاں ہاتھ	يَمِينٌ	دایاں ہاتھ	أَيْمَانٌ	دایاں ہاتھ

جمع قلت و جمع کثرت

معنی کے اعتبار سے جمع کی دو قسمیں ہیں۔ جمع قلت اور جمع کثرت۔ جو جمع اَفْعَالٌ - اَفْعَالٌ - اَفْعَالَةٌ اور فِعْلَةٌ کے وزن پر ہو۔ یہ صرف تین سے دس تک ہی استعمال ہو سکتی ہے۔ اس لئے اسے جمع قلت کہتے ہیں۔ مثلاً ثَوْبٌ سے جمع ثِيَابٌ بھی ہے اور اَثْوَابٌ بھی ہے۔ اگر ہم کو یہ کہنا ہو۔ رپا بیچ کپڑے، تو ہم کہیں گے۔ خَمْسَةُ اَثْوَابٍ نہ کہ ثِيَابٍ۔ جمع قلت کا وزن چاہئے کیونکہ دس سے کم عدد ہے و اَثْوَابٌ - اَفْعَالٌ کے وزن پر ہے۔ ایسا ہی ثَلَاثَةٌ اَفْعَالٌ (نہ کہ فُلُوسٌ) یا در کھو وزن اَفْعَالَةٌ زیادہ تر اس چار حرفی اسم مذکر کی جمع میں مستعمل ہوتا ہے جس کا تیسرا حرف مَدَّہ ہو مثلاً طَعَامٌ - اَطْعَمَةٌ - رَغِيْفٌ سے رَغِيْفَةٌ جو جمع دس سے زیادہ چیزوں کے لئے بولی جائے۔ اسے جمع کثرت کہتے ہیں۔ جمع قلت کے تو صرف چار اوزان ہیں۔ لیکن جمع کثرت کے بہت زیادہ ہیں۔ جن کا بیان ہم پڑھ چکے ہیں۔

ہدایت ۱۔ جمع مؤنث سالم کی ت طویل ہوگی مثلاً مُسَلِّمَاتٌ لیکن جمع کثر کے لئے تاء مَرَبُوطَةٌ لائینگے۔ مثلاً قَضَاةٌ - فَرِيذَةٌ - حِجَابَاتٌ۔

۲۔ وہ الفاظ جن کے حروف لڑا اور حروفِ مدہ کے بغیر پانچ یا پانچ سے زیادہ ہوں۔ ان کی جمع کسرت بنا تے وقت ایک حرف کو گرا دیا جاتا ہے۔ اور عموماً آخری حرف کو گرایا جاتا ہے مثلاً:۔ عَنَدَ لَيْبٍ (بیل) سے عَنَادِلٌ ۲۔ عَنَابُوتٌ (انگور) سے عَنَابُوتٌ نکتہ۔ یاد رکھو۔ قِصَصٌ جمع ہے قِصَّةٌ لیکن قِصَصٌ مترادف ہے بَيَانٌ کا مثلاً قرآن پاک میں آتا ہے مَنَحْنُ لِقِصِّ عَلَيْكَ أَحْسَنَ الْقِصَصِ

امتحانی سوالات (سورہ یوسف)

۱۔ مندرجہ ذیل الفاظ میں سے جو لفظ جمع ہے اس کا واحد۔ اور جو واحد ہے۔ اس کی عربی جمع لکھو:۔ نَفْسٌ - فَرَّائِضٌ - تَقْرِيرٌ - أَبْجَسَادٌ - صَحِيفَةٌ - كِتَابٌ - مَدَارِسٌ - مَلِكٌ - خَلِيفَةٌ - أَمِيرٌ - جَوَامِعٌ - عَسَاكِرٌ - سَيْفٌ - قَلْبٌ - سُلْطَانٌ - لِسَانٌ - يَوْمٌ (پنجاب میٹرک ۱۹۳۴ء فارسی)

۲۔ مندرجہ ذیل الفاظ سے جمع کسرت بناؤ:۔

قَاضِيٌ - قَبْرٌ - خَيْرٌ - ذَنْبٌ - ذَنْبٌ - لَعْبَةٌ - سِلَاحٌ - قَلْعَةٌ - (بی۔ اے۔ عربی میٹرک ۱۹۳۴ء پنجاب)

۳۔ مندرجہ ذیل الفاظ سے جمع کسرت بناؤ:۔

نَفْسٌ - نَفْسٌ - رَاوِيٌ - مَدَكٌ - مَدَاكٌ - مَلِكٌ - مَلِكٌ - عُلَامَةٌ - (بی۔ اے۔ عربی میٹرک ۱۹۳۵ء پنجاب)

۴۔ الفاظ ذیل میں جو واحد ہوں۔ ان کی (عربی) جمع اور جو جمع ہوں۔ ان کے واحد بیان کرو:۔

جَبَلٌ - جَنُرٌ - رِيَاضٌ - حَادِثَةٌ - سَرُوسَا - نَقُولٌ - أَكْبَرٌ - شَرِيعَةٌ - دَوَاوِينٌ - صَبِيَانٌ - بَيْتٌ - حَدِيثٌ - يَوْمٌ - رِيَاحِينٌ - رَهْبَانٌ - سَرَفَقَا - لِيَالِيٌ - نَقْطَةٌ - مَغَارِبٌ - وَطَنٌ (پنجاب میٹرک ۱۹۳۵ء فارسی)

۱۵۔ مندرجہ ذیل الفاظ میں سے مفرد سے جمع اور جمع سے مفرد کے صیغے
بمعہ حرکات لکھو۔

یَابُ - سَفْهَاءُ - اِبْنٌ - قِصَصٌ - رِجَالٌ - اَقْرَبٌ - پِجَابٌ - مِرْکَبٌ - عَرَبٌ

۱۶۔ جمع سالم اور جمع مکسر سے تم کیا سمجھتے ہو۔ مثالوں سے واضح کرو۔ نیز مندرجہ
ذیل الفاظ سے جمع سالم بناؤ۔

زَيْنَبٌ - مُدْبِلَةٌ - عَالِمٌ - عَاقِلٌ - خَادِمٌ - خَادِمَةٌ -

۱۷۔ مندرجہ ذیل الفاظ کی جمع جتنے اوزان پر بنا سکتے ہو۔ بناؤ۔

صَاحِبٌ - بَحْرٌ - قَوْمٌ - غُلَامٌ - نَهْرٌ - شَاهِدٌ - صَبِيٌّ -

۱۸۔ جمع قلت اور جمع کثرت کے متعلق تم کیا جانتے ہو۔ مثالوں سے واضح کرو۔

۱۹۔ مندرجہ ذیل الفاظ میں سے جو لفظ جمع ہے۔ اس کا واحد اور جو واحد ہے

اس کی جمع بناؤ۔

خَيْلٌ - عُمَيَّانٌ - رِسَالَةٌ - بُحُورٌ - فَتَى - لِسَانٌ - نُفْلٌ - اَصْحَابٌ

بُيُوتٌ - عِنْدَ لَيْبٍ - عُنَاكِبٌ - رُؤُلٌ - اَلْوَابٌ - اَخْرَاجٌ - رُقَقَاءٌ

اَسْبِيَاكٌ - بُرْدٌ - مَفَاتِيحٌ - جَبْرَةٌ - حَوْتٌ - اَسَدٌ - اَعْمَى

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الدَّرْسُ السَّابِعُ

جامد - مصدر - مشتق

بناوٹ کے لحاظ سے اسم کی تین قسمیں ہیں۔ جامد - مصدر - اور

مشتق۔ جامد - وہ رسم ہے جو نہ کسی کلمے سے نکلا ہو۔ اور نہ اُس سے

کوئی کلمہ نکلے۔ لیکن یاد رکھو اسم جامد سے فعل "کبھی کبھی" بنا لیا جاتا ہے مثلاً اَخْلَبَ

زناخن یا نیچہ) سے خَلْبَكَة (اسنے اسکو ناخن مارا) اسم جامد کی مثالیں حسب ذیل ہیں:-

فَلْسٌ - پَیْسِہ - فَرَسٌ - گھوڑا - سَرَجُلٌ مرد - عین آئینہ وغیرہ :-
اسم جامد عموماً چیز - جسم - اور وقت کے حصے کو ظاہر کرتا ہے - مثلاً: سَرَجُلٌ - فَرَسٌ
۱- عَيْنٌ - قَلْبٌ - ۲- يَوْمٌ - لَيْلٌ :-

یاد رکھو۔ عربی زبان کا کوئی اسم تین حروف سے کم نہیں ہوتا۔ بعض اسم جو ہمیں نظر
دو حروف والے معلوم ہوتے ہیں۔ ان کے بھی دراصل تین حروف تھے۔ کثرت
استعمال سے ان کی صورت بدل گئی ہے۔ مثلاً: أَخٌ بھائی۔ اصل میں أَخُو تھا۔
۱- اَبٌ باپ۔ اصل میں اَبُو تھا۔ یَدٌ (ہاتھ) اصل میں یَدِیُّ تھا :-
وہ اسم جن میں تین حروف ہوں۔ اُسے ثَلَاثِيٌّ کہتے ہیں۔ جس میں چار
حروف ہوں۔ اُسے سُرْبَاعِيٌّ کہتے ہیں۔ جس میں پانچ حروف ہوں اُسے
خَمْسَاہِيٌّ کہتے ہیں :-

حُرُوفِ اَصْلِيٍّ اَوْ حُرُوفِ زَوَائِدِ

حُرُوفِ اَصْلِيٍّ :- وہ حروف جو کسی کلمے کے تمام تغیرات میں قائم رہتے
ہیں۔ وہ حروف اصلی کہلاتے ہیں۔ مثلاً: قَتَلَ - يَقْتُلُ - قَاتِلٌ - مَسْتَوْلٌ -
ان سب میں - ق - ت - ل - قائم ہیں۔ اس لئے یہ تینوں حروف اصلی ہیں۔
یا اَوَّلِيٍّ یا اَدْبَعِيٍّ کہ جن پہلے حروف سے کوئی کلمہ بنتا ہے وہ حروف اصلی کہلاتے ہیں۔
وہ اسم جن میں سب حروف اصلی ہوں۔ اُسے عربی میں مَجْرُوءٌ کہتے ہیں۔
یعنی مَجْرُوءٌ عَنِ التَّرْيَادَةِ - زیادتی سے پاک۔ برہنہ۔ خالی :-
جو حروف اصلی نہ ہوں ان کو حروف زَوَائِدِ کہتے ہیں۔ مثلاً: اَلْمَدَّجَانَا، میں ر - ج -
ل - م اصلی حروف ہیں۔ عَالِمٌ اَوْ جَانِسٌ وَاللَّامِ اَوْ اَلْفِ اَوْ اَلرَّيِّ اَوْ اَلدَّسِ :-

۱۵ اسم جس میں کوئی حرف زائد ہو۔ اُسے اِسْمٌ مَزِيدٌ فَيَدُ كَتَبْتُمْ ہاں۔ (یعنی وہ اسم جس میں زیادتی ہے) زائد حروف۔ اَلْيَوْمَ تَتَسَاءَلُونَ ہاں پائے جاتے ہیں۔ ایسا ہی حروف زوائد سَأَلْتُمُونِيہا میں پائے جاتے ہیں۔ حروف زوائد کے متعلق مجھے ایک لطیفہ یاد آ گیا ہے۔

لَطِيفَةٌ

ایک طالب علم نے ایک بخوی سے پوچھا۔ حروف زوائد کونسے ہیں؟ آپ نے فرمایا سَأَلْتُمُونِيہا تم ان کی بابت مجھ سے پوچھ چکے ہو۔ طالب علم کہنے لگا۔ نہیں جناب۔ میں نے تو ان کی بابت آپ سے کبھی سوال نہیں کیا۔ آپ نے فرمایا اَلْيَوْمَ تَتَسَاءَلُونَ آج تم اس بات کو بھول رہے ہو۔ طالب علم نے عرض کیا نہیں جناب۔ مجھے اچھی طرح یاد ہے۔ میں نے آپ سے حروف زوائد کے متعلق کبھی سوال نہیں کیا۔ آپ نے فرمایا۔ میں اب تم کو دو دفعہ بتا چکا ہوں پھر بھی تم نہیں سمجھے۔ بڑے کند ذہن ہو۔ سَأَلْتُمُونِيہا کے تمام حروف کو یا اَلْيَوْمَ تَتَسَاءَلُونَ کے تمام حروف کو حروف زوائد کہا جاتا ہے۔ (مزید بحث صفحہ ۲۰۲ پر)

۱۵ اسم جس میں تین اصلی حروف ہوں۔ اُسے ثَلَاثِيٌّ مَجْرَدٌ کہتے ہیں۔ جس میں چار اصلی حروف ہوں اُسے مُرْبَاعِيٌّ مَجْرَدٌ کہتے ہیں۔ جس میں پانچ حروف اصلی ہوں اُسے خُمَاةَسِيٌّ مَجْرَدٌ کہتے ہیں۔

اسم چاند مجرد کے اوزان

۱۔ ثَلَاثِيٌّ مَجْرَدٌ کے دس اوزان ہیں۔

(ا) ۱۔ مَرَجِلٌ ۲۔ ذَرَسٌ ۳۔ كَبِفٌ ۴۔ فَلَسٌ وَتَبُّرٌ سب میں پہلا حرف مفتوح (ب) ۵۔ عَنَبٌ ۶۔ اِبِلٌ ۷۔ رِنْتَبٌ حَمَلٌ (سب میں پہلا حرف مکسور)

(ج) ۸- عُنُقٌ ۹- قُقُلٌ ۱۰- نُغْرٌ (ایک بیل) (سب میں پہلا حرف مضموم)

۱۲- رباعی مجرود کے پانچ اوزان ہیں۔

۱۱- خِزْمِلٌ بے وقوف عورت ۱۲- جَعْفَرٌ نام ۱۳- عَصْفَرٌ ایک گھاس۔

۱۴- رِثْرَهْمٌ درہم۔ ۱۵- رِثْمَقْسٌ ریشم۔

۱۳- خماسی مجرود کے چار اوزان ہیں۔

۱- سَفْرَجَلٌ (بہی) ۱۲- قُدَّ عَمِلٌ موٹا اونٹ

۱۳- جَحْمِرِشٌ (بڑھی عورت) ۱۴- قِرْطَعْبٌ شے قلیل۔

ہدایت :- یاد رکھو عربی میں اسم کے اصلی حروف پانچ سے زائد نہیں

ہو سکتے ہیں

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

مصدر کا بیان

مصدر وہ اسم ہے جس سے الفاظ نکلتے ہیں۔ مصدر کے معنی ہیں "نکلتے

کی جگہ"۔ اردو میں مصدر کی علامت "نا" ہے۔ مثلاً پڑھنا۔ لکھنا۔ وغیرہ مصدر

ہیں۔ ان سے ہم اور الفاظ بنا سکتے ہیں۔ مثلاً پڑھنا سے پڑھنے والا۔ پڑھا

ہوا۔ ایسا ہی لکھنا سے لکھا ہوا۔ لکھنے والا۔

عربی میں مصدر کی کوئی علامت نہیں۔ ہاں یہ کہہ سکتے ہیں۔ کہ جب عربی

کے مصدر کا اردو میں ترجمہ کریں۔ تو آخر میں "نا" آتا ہے۔ مثلاً ضَرْبٌ مارنا۔ قَتْلٌ

قتل کرنا۔ عربی مصادر چونکہ بہت زیادہ ہیں۔ اس لئے ہم ان کے تمام اوزان نہیں لکھینگے

چند ایک اوزان حسب ذیل ہیں :-

۱- نَعَلٌَ مثلاً قَتَلَ قَتْلًا کرنا، ۱۲- نَعَلٌَ مثلاً طَلَبْتُ انگنا۔ نَظَرَ دیکھنا۔

- ۱۳۔ فَعْلٌ مَثَلًا كَذِبٌ جھوٹ بولنا۔ ضَحِكٌ مَثَلًا مَہ۔ فَعْلٌ مَثَلًا حِفْظٌ زبانی یاد کرنا۔
 ۱۵۔ فَعْلٌ مَثَلًا شُكْرٌ شکر کرنا۔ ۱۶۔ فَعْلٌ مَثَلًا كِبْرٌ بڑا ہونا۔
 ۱۷۔ فَعْلٌ مَثَلًا رَحْمٌ رحم کرنا۔ ۱۸۔ فَعْلَةٌ مَثَلًا غَايَةٌ طاقت حاصل کرنا۔ غالب آنا۔
 ۱۹۔ فَعَالٌ مَثَلًا سَوَالٌ مانگنا۔ ۱۰۔ فَعَالٌ مَثَلًا نَبَاهٌ بھیرنا۔
 ۱۱۔ فَعَالَةٌ مَثَلًا عِبَادَةٌ عبادت کرنا۔ ۱۲۔ فَعُولٌ مَثَلًا دُخُولٌ داخل ہونا۔

بعض مصادر ایسے ہیں۔ کہ ان کے شروع میں "میم" آتا ہے۔ اس لئے ان کو مصادر میمی کہتے ہیں جیسا کہ مَقَاتِلٌ لڑنا مَسْئَلَةٌ پوچھنا۔ مَخَاصِمَةٌ جھگڑنا
 نوٹ:۔ ثَلَانِي مَجْرُوحٌ کے فعل سے مصدر میمی مَفْعَلٌ کے وزن پر آتا ہے مثلاً مَدَّ خَلٌ (داخل ہونا)۔ مَرْجِعٌ اور مَكْرَمٌ سزا ہیں۔ کبھی آخر میں ت لاحق ہوتی ہے مثلاً مَسْئَلَةٌ۔
مصادر کے متعلق ضروری باتیں

۱۔ جو مصادر بہت زیادہ استعمال ہوتے ہیں، ان کے اوزان حسب ذیل ہیں:-

۱۔ فَعْلٌ مَثَلًا ضَرْبٌ۔ قَتْلٌ۔ نَهْمٌ۔ قَوْلٌ۔ غَزْوٌ۔ عَجْرٌ۔ وغیرہ

۲۔ فَعْلٌ مَثَلًا لَمَلَبٌ۔ هَرَبٌ۔ نَظَرٌ۔ كَرَمٌ۔ عَمَلٌ وغیرہ

۳۔ فَعُولٌ مَثَلًا خَرُوجٌ۔ دُخُولٌ۔ دُرُودٌ۔ تَدْوَةٌ وغیرہ

۴۔ فَعُولَةٌ مَثَلًا سَهْوَةٌ۔ صُعُوبَةٌ۔ وغیرہ

۵۔ فَعَالَةٌ مَثَلًا ظَرِيفَةٌ۔ فَصَاحَةٌ وغیرہ

۶۔ وہ مصادر جو فَعَالٌ۔ فَعَالٌ اور فَعَالٌ کے وزن پر ہیں۔ عموماً آواز درد۔

مرض اور اضطراب ظاہر کرتے ہیں مثلاً صَبَاحٌ چلانا۔ سَعَالٌ کھانسا۔ فَبَاحٌ کتے

کا بھونکتا ذہابٌ بھاگنے کے لئے بیقرار ہونا۔ صُدَاعٌ درد سر ہوتا۔

۷۔ اگر مصدر میں وحدت کے معنی مقصود ہوں۔ تو مصدر کو فَعْلَةٌ کے وزن

پر لاتے ہیں۔ مثلاً جَلَسَةٌ۔ ایک دفعہ بیٹھنا۔ لیکن فَعْلَةٌ بمعنی نوعیت آتا ہے مثلاً ضَرْبَةٌ

(ایک قسم کی مار)

۴:- وہ مصادر جو فُعْلَةٌ کے وزن پر آتے ہیں۔ عموماً رنگ ظاہر کرتے ہیں:-

مثلاً حُمْرَةٌ سُرخ ہونا۔ خَضْرَاءُ سبز ہونا۔ كُدْرَةٌ گدلا ہونا :-

۵:- وہ مصادر جو فَعْلَانُ کے وزن پر ہیں۔ عموماً حرکت اور اضطراب ظاہر کرتے

ہیں۔ مثلاً جَرِيَانٌ بہنا۔ خَفَقَانَ دِل کا دھڑکنا۔ جَوَلَانَ دَوڑنا :-

۶:- وہ مصادر جو فَعَالَةٌ یا فَعَالَةٌ کے وزن پر ہیں۔ عموماً صنعت۔ پیشہ اور انسان کا مرتبہ ظاہر

کرتے ہیں۔ مثلاً:- رَا حِجَامَةٌ :- دَبَاغَةٌ وغیرہ

(ب) ۱- کِتَابَةٌ لکھنا ۲- زَهْرَاءُ کاشت کرنا ۳- اِمْرَأَةٌ امیر ہونا۔ سرور ہونا

۴:- مصادر کی بھی دو قسمیں ہیں۔ مجرد اور مزید فیہ مثلاً

۱- ضَرَبْتُ - قَتَلْتُ مجرد ہیں (فَعَلْتُ کے وزن پر) :-

۲- فَعَلَلْتُ مثلاً لَمَّا لَمْ يَزَلْ مُزِيدٌ فِيهِ :- (بفصل بحث برصفی ۱۵۳)

مشتق کا بیان

مشتق وہ اسم ہے۔ جو مصدر سے نکلے۔ اسم مشتق میں مصدر کے معنی، اور

اصلیت باقی رہتی ہے مثلاً ضَرَبْتُ مارنا سے ضَارِبٌ مارنے والا۔ ظاہر ہے کہ

مصدر میں تین حروف تھے۔ ض۔ ص۔ ب۔ یہ تینوں حروف ضَارِبٌ میں

پائے جاتے ہیں۔ یہی حال معنی کا ہے۔ ضَرَبْتُ مارنا۔ اور ضَارِبٌ

مارنے والا :-

نوٹ ۱- اسم مشتق کا بیان فعل کے بعد مناسب معلوم ہوتا ہے۔ اس

لئے اس کا بیان بعد میں پڑھیں گے۔

—————

سوالات

- ۱۔ بناوٹ کے لحاظ سے اسم کے اقسام بتاؤ۔ اور مثالوں سے واضح کرو۔
- ۲۔ اسم جامد کے اقسام اور اوزان بتاؤ اور مثالیں دو۔
- ۳۔ مندرجہ ذیل اوزان پر جو مرصا اور آتے ہیں۔ ان کی خصوصیات بتاؤ۔
فَعَالَةٌ - فَعَالٌ - فُعْلَةٌ - فُعْلَانٌ +

الدَّرْسُ الثَّامِنُ

اسم معرفہ کے اقسام

اسم معرفہ کی تعریف تم پڑھ چکے ہو۔ اس کی قسمیں حسب ذیل ہیں:-
۱۔ علم۔ جو کسی خاص شخص یا جگہ یا چیز کا نام ہو۔ مثلاً

۱۱۔ شَرِيفٌ - اَحْمَدٌ

۱۲۔ لَاهُورٌ - مَكَّةُ

۱۳۔ قُرْآنٌ - شَمْسٌ

اسم علم یا تو محض نام ہوتا ہے مثلاً زید یا کنیت یعنی جو نام ابو یا اُم وغیرہ کے ساتھ ملا کر بولا جائے۔ مثلاً ابوالعباس۔ اُمّ کلثوم۔ کنیت کا رواج تو ہمارے ہندوستان میں بھی ہے۔ میاں بیوی کا نام نہیں لیتا۔ اور بیوی میاں کا نام نہیں لیتی۔ بلکہ یوں کہتے ہیں۔ "رشید کے باذرا بات سُننا۔" رشید ان کا لڑکا ہے۔ اسی طرح جب میاں بلا تے ہیں تو کہتے ہیں۔ "رشید کی اماں ذرا بات سُننا۔" یہی کنیت ہے۔

اسم علم کی ایک اور قسم ہے لَقَب۔ مثلاً شَمْسُ الْمُعَالِي (خوبیوں کا سورج) اسی طرح زَيْنُ الْعَابِدِينَ (عبادت کرنے والوں کا نذر) اسی طرح خَلِيلُ اللَّهِ۔ (اللہ کا دوست) كَلِيلُ اللَّهِ (اللہ سے کلام کرنے والے) یہ نام کسی صفت کی وجہ سے رکھا جاتا ہے۔ مثلاً حضرت موسیٰ چونکہ کوہ طور پر جا کر اللہ تعالیٰ سے باتیں کیا کرتے تھے۔ اس لئے ان کو كَلِيلُ اللَّهِ کہتے ہیں +

۳۔ مَعْرِفٌ بِاللَّيْلِ۔ یعنی وہ اسم جس پر حرف التعريف یعنی "ال" داخل کیا گیا ہو۔ مثلاً الْكِتَابُ۔ الرَّجُلُ۔ تم اس کا بیان پڑھ چکے ہو۔
 لغویات:۔ ان دو قسموں کے علاوہ اسم معرفہ کے مندرجہ ذیل اقسام ہیں:
 ۱۳۔ ضمیر ۱۴۔ اسم اشارہ ۱۵۔ اسم موصول ۱۶۔ منادی (اجنب کے نزدیک یہ بھی اسم معرفہ کی قسم ہے) ۱۷۔ جو پہلی پانچ قسموں میں سے کسی ایک کی طرف مضاف ہو۔

۱۸۔ ان سب اقسام کا بیان جہاں جہاں مناسب ہوگا۔ مفصل طور پر کیا جائیگا۔

سُؤَالَات

- ۱۔ اسم علم کے کہتے ہیں۔ مثالوں سے واضح کرو۔
- ۲۔ کنیت اور لقب سے تم کیا سمجھتے ہو۔ مثالوں سے واضح کرو۔

—————

الدَّرْسُ التَّاسِعُ

اسم ضمیر کا بیان

اگر میں تم سے کہوں: "بشیر آیا۔" بشیر نے کتاب اٹھائی اور بشیر چلا گیا۔

تو تم کہو گے۔ بشر کا نام بار بار لینا اچھا نہیں معلوم ہوتا۔ میں دوبارہ کہتا ہوں۔ "بشر آیا۔ اُس نے کتاب اٹھائی اور وہ چلا گیا۔"

یہ جملے تم کو اچھے لگتے ہیں۔ کیونکہ اب میں نے بشر کا نام بار بار نہیں لیا۔ بلکہ صرف ایک دفعہ۔ باقی دو دفعہ لفظ "بشر" کہنے کی بجائے میں نے دو لفظ استعمال کئے۔ پہلا لفظ اس۔ دوسرا لفظ وہ۔ ان میں سے

ہر ایک کو اسم ضمیر کہتے ہیں۔

پس یاد رکھو۔ وہ لفظ جو کسی اسم کی جگہ اس طریقے پر آئے۔ اُسے اسم ضمیر کہتے ہیں۔ ضمیر کی جمع ہے ضمائر۔

بات کرنے والے کو عربی میں مُتَكَلِّم کہتے ہیں۔ جس کے ساتھ بات کی جائے اُسے مُخَاطَب کہتے ہیں۔ اور جس کی بات کی جائے۔ اُسے غَائِب کہتے ہیں جو ضمیر مُتَكَلِّم اپنے نام کی جگہ استعمال کرتا ہے۔ اُسے مُتَكَلِّم کی ضمیر کہتے ہیں اور جو مخاطب کے نام کی جگہ آئے اُسے مخاطب کی ضمیر کہتے ہیں۔ اور جو غائب کے نام کی جگہ آئے۔ اُسے غَائِب کی ضمیر کہتے ہیں۔ مثلاً

۱۔ میں۔ ہم۔ مجھے وغیرہ۔۔۔ یہ متکلم کی ضمیریں ہیں۔

۲۔ تُو۔ تم۔ تجھے وغیرہ۔۔۔ یہ مخاطب کی ضمیریں ہیں۔

۳۔ اُو۔ اُس۔ اُسے وغیرہ۔۔۔ یہ غائب کی ضمیریں ہیں۔

آؤ اب ہم عربی کی مثالوں پر غور کریں۔ اور سمجھیں کہ عربی ضمائر کو کس طرح جملوں میں استعمال کیا جاتا ہے۔

اس نقشے کو غور سے پڑھو

شخص	جنس	واحد	تثنية	جمع
غَائِب	مذکر	هُوَ	هُمَا	هُم
	مذکر	هُوَ	هُمَا	هُم
	مذکر	هُوَ	هُمَا	هُم

شخص	جنس	واحد	تثنیہ	جمع
غَائِبٌ	مؤنث	ہی وہ ایک	ہما وہ دو	ہن وہ سب
مُخَاطَبٌ	مذکر	انت تو ایک	انتما تم دو	انتم تم سب
مُخَاطَبٌ	مؤنث	انت تو ایک	انتما تم دو	انتن تم سب
مُتَكَلِّمٌ	مذکر	انا میں ایک	نحن ہم دو	نحن ہم سب
مُتَكَلِّمٌ	مؤنث	انا میں ایک	نحن ہم دو	نحن ہم سب

آؤاب ہم ان ضمائر کو استعمال کرنا سیکھیں۔

۱۔ ہُوَ رَجُلٌ وہ ایک آدمی ہے ۱۲۔ هُمَا رَجُلَانِ وہ دو آدمی ہیں هُمَا رَجُلَانِ

وہ بہت سے آدمی ہیں

۱۱۔ هِيَ امْرَأَةٌ وہ ایک عورت ہے ۱۲۔ هُمَا امْرَأَتَانِ وہ دو عورتیں ہیں

۱۳۔ هُنَّ نِسْوَةٌ وہ بہت سی عورتیں ہیں۔

۱۱۔ انتَ رَجُلٌ تو ایک مرد ہے ۱۲۔ انتما رَجُلَانِ تم دو مرد ہو۔

۱۳۔ انتم رَجُلَانِ تم بہت سے مرد ہو۔

۱۱۔ انتِ امْرَأَةٌ تو ایک عورت ہے ۱۲۔ انتما امْرَأَتَانِ تم دو عورتیں ہو۔

۱۳۔ انتن نِسْوَةٌ تم بہت سی عورتیں ہو۔

۱۱۔ انا رَجُلٌ میں ایک مرد ہوں ۱۲۔ نحن رَجُلَانِ ہم دو مرد ہیں۔

۱۳۔ نحن رَجُلَانِ ہم بہت سے مرد ہیں۔

۱۱۔ انا امْرَأَةٌ میں ایک عورت ہوں ۱۲۔ نحن امْرَأَتَانِ ہم دو عورتیں ہیں

۱۳۔ نحن نِسْوَةٌ ہم بہت سی عورتیں ہیں۔

یاور کھنے والی بانیں

ان نفروں کو اگر غور سے پڑھو گے۔ تو تم کو سندھ جہ ذیل بانیں معلوم ہونگی

۱- مذکر کے لئے عَلَّحْدَہ ضمیر ہے اور مؤنث کے لئے عَلَّحْدَہ۔ ہُوَ مذکر کے لئے ہے۔
اور بھی مؤنث کے لئے ایسا ہی باقی ضمائر۔

۱۲- ہُمَا کی ضمیر مذکر اور مؤنث دونوں کے لئے آتی ہے۔ ایسا ہی اُنْتُمَا کی ضمیر دونوں کے لئے آتی ہے۔ ایسا ہی اَنَا کی ضمیر دونوں کے لئے ہے۔

۱۳- نَحْنُ کی ضمیر مذکر اور مؤنث دونوں کے لئے آتی ہے۔ نیز یہ ضمیر تثنیہ اور جمع دونوں کے لئے آتی ہے۔

۱۴- اَنْتَ مذکر کے لئے ہے (ت پر زبر ہے) اَنْتِ مؤنث کے لئے ہے (ت کے نیچے زبر ہے) ان دو ضمیروں کی شکل میں صرف زبر اور زبر کا فرق ہے۔

۱۵- عربی کے فقروں میں ہے۔ ہیں۔ ہو۔ ہوں کے لئے ہم نے کوئی لفظ استعمال نہیں کیا۔ مثلاً

۱- وہ آدمی ہے ہُوَ سَرَجَلٌ - ۱۲- وہ دو آدمی ہیں هُمَا سَرَجَلَانِ۔
۱۶- دُعا۔ تثنیہ اور جمع کی ضمیریں عَلَّحْدَہ عَلَّحْدَہ ہیں۔ سَرَجَلٌ کے لئے هُوَ اور سَرَجَلَانِ کے لئے هُمَا اور سَرَجَلَانِ کے لئے هَذَا استعمال کی ہیں۔ اس لئے اگر کوئی کہے هُوَ سَرَجَلَانِ تو یہ غلط ہوگا +

سُؤَالَات

۱- عربی میں ترجمہ کرو:-

(و) وہ مسلمان ہے۔ وہ دو مسلمان ہیں۔ میں مسلمان ہوں۔ تو مسلمان ہے۔ تم دو مسلمان ہو۔ وہ لڑکی ہے۔ وہ دو لڑکی ہیں۔ وہ دو عورتیں ہیں۔ ہم بچے ہیں۔ ہم دو لڑکے ہیں۔ تو ایک لڑکی ہے۔ تم سب لڑکیاں ہو۔ وہ سب عورتیں ہیں۔ وہ ایک مسلمان عورت ہے وہ رضیہ ہے۔ وہ آمنہ ہے۔ تو زینب ہے۔ تو خولہ ہے۔ (پ) وہ استاد ہے۔ تم سب بچے ہو۔ وہ رسول ہے۔ وہ پیدا کرنے والا ہے۔ وہ

جاننے والا ہے۔ وہ بہت رحم کرنے والا ہے۔ وہ بہت سچ بولنے والا ہے۔ تو صبر کرنے والا ہے میں اُستاد ہوں۔

نئے الفاظ

اطفال بچے۔ مَعْلَمٌ اُستاد۔ خَالِقٌ پیدا کرنے والا۔ عَلِيمٌ جاننے والا۔
سَرَجِلْمٌ بہت رحم کرنے والا۔ صِدِّيقٌ بہت سچ بولنے والا۔ صَابِرٌ صبر کرنے والا۔
۱۲۔ مندرجہ ذیل کو درست کرو۔

هُنَّ سِرَجَالٌ - هُوَ لَسْتَوَةٌ - هِيَ امْرَأَتَانِ - اَنْتَ سَرَجِلْمَانِ -

۱۳۔ مندرجہ ذیل میں خالی جگہوں کو پُر کرو۔

۱۱۔ هُوَ ۱۲۔ هُنَّ ۱۳۔ اُنْتِنِ ۱۴۔ هُمَا

۱۴۔ مندرجہ ذیل کو فقروں میں استعمال کرو۔

اَنْتِ - اَنْتَ - نَحْنُ - هُمَا - اَنَا جو فقرے بناؤ ان کا اُردو ترجمہ کرو۔

الدُّرُوسُ الْعَالِيَةُ

اضافت کی ضمیریں

اُردو میں ہم کہتے ہیں۔ "اس کا گھر"۔ "اُن کا گھر"۔ "تیرا گھر"۔ "تمہارا گھر"۔ "میرا گھر"۔
"تمہارا گھر"۔ آؤ اب (ہم) ان کو عربی میں ادا کرنا سیکھیں۔ مندرجہ ذیل نقشے کو غور سے پڑھو۔

شخص	جنس	واحد	تثنیہ	جمع
عَائِبٌ	مذکر	ا	هُمَا	هُم

شخص	جنس	داعہ	تثنیہ	جمع
غَائِبٌ	مؤنث	هَا	هُمَا	هُنَّ
مُخَاطَبٌ	مذکر	كَ	كُمَا	كُمُ
مُخَاطَبَةٌ	مؤنث	كِ	كُمَا	كُنَّ
مُتَكَلِّمٌ	مذکر	ي	نَا	نَا
مُتَكَلِّمَةٌ	مؤنث	ي	نَا	نَا

ان عنماؤ کو یوں استعمال کریں گے :-

ذکر غائب کے لئے :- دَارُهُ اس کا گھر -۱۲- دَارُهُمَا ان دو کا گھر -

۱۳- دَارُهُنَّ ان سب کا گھر -

مؤنث غائب کے لئے :- دَارُهَا اس کا گھر -۱۲- دَارُهُمَا ان دو کا گھر -

۱۳- دَارُهُنَّ ان سب کا گھر -

مذکر مخاطب کے لئے :- دَارُكَ تیرا گھر -۱۲- دَارُكُمَا تم دو کا گھر -

۱۳- دَارُكُمُ تم سب کا گھر -

مؤنث مخاطب کے لئے :- دَارُكِ تیرا گھر -۱۲- دَارُكُمَا تم دو کا گھر -

۱۳- دَارُكُنَّ تم سب کا گھر -

مذکر متکلم کے لئے :- دَارِي میرا گھر -۱۲- دَارُنَا ہم دو کا گھر -

۱۳- دَارُنَا ہم سب کا گھر -

مؤنث متکلم کے لئے :- دَارِي میرا گھر -۱۲- دَارُنَا ہم دو کا گھر -

۱۳- دَارُنَا ہم سب کا گھر :-

یاد رکھنے والی باتیں

مندرجہ بالا مثالوں پر اگر غور کرو گے - تو تم کو مندرجہ ذیل باتیں معلوم ہونگی :-

- ۱- اُردو میں ضمیر پہلے ہے لیکن عربی میں بعد میں مثلاً اس کا گھر لیکن عربی میں دُاَسْرَا
 ۲- هُمَا کی ضمیر مذکر غائب تثنیہ اور مؤنث غائب تثنیہ دونوں کے لئے آئی ہے۔
 ۳- كُفَا کی ضمیر مذکر مخاطب تثنیہ اور مؤنث مخاطب تثنیہ دونوں کے لئے آئی ہے۔
 ۴- نَا کی ضمیر تثنیہ مذکر منکلم اور جمع مذکر منکلم دونوں کے لئے آئی ہے۔ اور یہی ضمیر
 تثنیہ مؤنث منکلم اور جمع مؤنث منکلم دونوں کے لئے ہے۔
 ۵- ی کی ضمیر واحد منکلم مذکر اور مؤنث دونوں کے لئے آئی ہے۔
 ۶- لَک کی ضمیر واحد مذکر مخاطب کے لئے آئی ہے۔ (کاف پر زبر ہے)
 ۷- لَک کی ضمیر واحد مؤنث مخاطب کے لئے آئی ہے (کاف کے نیچے زبر ہے)

ضمیر متصل ضمیر منفصل

ضمیر کی دو قسمیں ہیں مُتَّصِلُ (پیوند) اور مُنْفَصِلُ (علیحدہ) ضمیر مُتَّصِلُ
 تو کلمہ کے پیوند ہو کر مستعمل ہوتی ہے مثلاً كِتَابُهُ۔ كِتَابُهُمَا وغیرہ (۲) کہ
 (اس کو) لَهُمَا (ان دو کو) وغیرہ جو ضمیر فعل سے مُتَّصِلُ ہوتی ہے اس کا بیان بعد میں
 فَمَا تَرُ مُنْفَصِلُ کلمہ سے علیحدہ آئی ہیں اور وہ یہ ہیں هُوَ۔ هُمَا
 هُمْ وغیرہ (۲) اِيَاَهُ۔ اِيَاَهُمَا۔ اِيَاَهُمْ وغیرہ۔

اس سبق کی ضمیریں اسم اور حرف اور فعل تینوں کے ساتھ آتی ہیں مثلاً

(۱) اِسْرَا اس کا گھر (اسم کے ساتھ)

(۲) اِيَاهُمَا ان دو کی طرف (حرف کے ساتھ)

(۳) ضَرَبْتُهُ میں نے اس کو مارا (فعل کے ساتھ)

اس بحث کو ہم مفصل طور پر اس کے موقع پر بیان کریں گے۔ ہاں ایک بات

ضروری ہے۔۔۔ یعنی اسم کے آخری حرف کی حرکت

وَأَسْرَأَ - قَلْبِكَ - وَأَسْرَهُمَا - وَأَسْرُنَا ایسا ہی دیگر مثالوں پر غور کر کے معلوم کریں۔ کہ اسم کے آخری حرف پر کیا حرکت ہے۔ ان مثالوں میں تو آخری حرف پر پیش ہے۔ لیکن کتابی قَلْبِي - وَأَسْرِي - وغیرہ میں آخری حرف کے نیچے زیر ہے۔ ترجمہ کرتے وقت اس بات کا خیال رکھو :

اسی قسم کی ایک اور بات سمجھنے کے لئے مندرجہ ذیل مثالوں کو غور سے پڑھیے :-
 نِمْرًا نِمْرًا اس سے - نِمْرَانِ دُور دُور سے - نِمْرَانِ سَب مَرْدُور سے - اس طرح
 نِمْرًا نِمْرًا اسکی طرف نِمْرَانِ دُور دُور کی طرف نِمْرَانِ سَب مَرْدُور کی طرف -
 غور سے دیکھو گے تو معلوم ہو گا۔ کہ نمبر ایک کی مثالوں میں ۴ - هُمَا - هُمَا ہیں -
 لیکن نمبر ۲ میں ۴ - هِمَا هِمَا ہیں - نمبر ایک کی مثالوں میں "۴" پر پیش ہے اور نمبر ۲ کی مثالوں میں زیر ہے۔ اس کے واسطے ایک قاعدہ یاد رکھو :-

قَاعِدَةٌ :- اَکْرَهُ - هُمَا - هُمَا اور هُنَّ کو ایسے لفظ سے ملا دیا جائے

جس کے آخری حرف کے نیچے زیر ہو۔ یا جس کا آخری حرف یاء ساکن (می) ہو۔
 تو ہم بجائے ۴ - هُمَا - هُمَا کے ۴ هِمَا هِمَا لکھیں گے۔ یعنی :-
 ۴ کی بجائے ۴ لکھینگے مثلاً یکتا یہ (۴ سے پہلا حرف ب کسور ہے)
 اور هُمَا کی بجائے هِمَا لکھینگے مثلاً یکتا یہ (۴ سے پہلا حرف ب کسور ہے)
 اور هُنَّ کی بجائے هُنَّ لکھینگے مثلاً یکتا یہ (۴ سے پہلا حرف ب کسور ہے)
 مندرجہ ذیل مثالوں میں ۴ - هِمَا اور هِمَا کے پہلے یاء ساکن ہے۔ اس لئے ہم ۴ - هِمَا - هِمَا لکھیں گے۔ مثلاً :-

۱۔ اِلَيْهِ ۲۔ اِلَيْهِمَا ۳۔ اِلَيْهِمْ

مندرجہ ذیل آیت پر غور کرو۔ یہ سورہ یوسف سے لی گئی ہے :-

فَلَمَّا سَمِعَتْ بِمَكْرِهِنَّ أَرْسَلَتْ اِلَيْهِنَّ -

اس آیت میں لفظ ھنّ دو دفعہ آیا ہے۔ اور دونوں جگہ "مکسور ہے۔ ھنّ
کی بجائے ھنّ ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ نمبر ایک میں ھنّ سے پہلے "سر"
مکسور ہے۔ اور نمبر دو میں ھنّ کے پہلے یاء ساکن ہے۔

سُؤَالَات

۱۱۔ عربی میں ترجمہ کرنے

(۱) اس مرد کا گھر۔ ان دو مردوں کا گھر۔ ان سب مردوں کا گھر۔ اس ایک عورت
کا گھر۔ ان دو عورتوں کا گھر۔ ان سب عورتوں کا گھر۔ تجھ ایک مرد کا گھر۔ تم دو
مردوں کا گھر۔ تم سب مردوں کا گھر۔ میرا گھر۔ ہم دو مردوں کا گھر۔ ہم سب
مردوں کا گھر۔ ہمارا گھر۔

(ب) اس مرد کا باپ۔ ان دو مردوں کا باپ۔ ان سب مردوں کا باپ۔ اس
ایک عورت کا باپ۔ ان دو عورتوں کا باپ۔ ان سب عورتوں کا باپ۔
تجھ ایک مرد کا باپ۔ تم دو مردوں کا باپ۔ تم سب مردوں کا باپ۔ تجھ
ایک عورت کا باپ۔ تم دو عورتوں کا باپ۔ تم سب عورتوں کا باپ۔
(ج) تجھ ایک عورت کا بھائی۔ ان سب عورتوں کا بھائی۔ ان سب مردوں کا
بھائی۔ تم سب مردوں کا بھائی۔ میرا بھائی۔ ہمارا باپ۔ ہمارا بھائی۔ میرا باپ
تجھ ایک عورت کی ماں۔ تم سب مردوں کی بیٹیاں۔ تمہاری عورتیں۔ تمہاری
بیٹیاں۔ تمہاری بہنیں۔ ان کی مثال۔ تمہارے اعمال۔

(د) ہم پر۔ ان عورتوں پر۔ اس ایک عورت کی طرف۔ تمہاری طرف۔ ہماری
طرف۔ میری طرف۔ تجھ ایک عورت پر۔ تجھ ایک مرد پر۔ تم سب
مردوں پر۔

نَعْمَ الْفَاظُ۔ اُمُّ مَآءٍ۔ اُمُّ مَآءٍ مِثْلُ۔ بَنَاتُ بَيْطِيَا۔ اَحْتُّ بَيْنَ۔

اخوات بہنیں *

۱۲۔ مندرجہ ذیل میں کیا فرق ہے ان کے معنی بھی بتاؤ :-

۱۱۔ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ ۱۲۔ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ ۱۳۔ اَلسَّلَامُ عَلَیْكُمْ

۱۴۔ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ ۱۵۔ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا ۱۶۔ رَضِيَ اللهُ

عَنْهُمَا * ۱۷۔ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا *

۱۸۔ اَرُوهُمِیں ترجمہ کرو۔

۱۹۔ اَخْتُمَا - عَتَى - اَبُوکَمَا - اَبُوذَا - بِنْتُکَ - بِنْتُکِ - اَخْتُهُنَّ - خَالِکُنَّ -

کَمَا - عَلَیْهَا - عَلَیْهِمْ - فِیْہِہ *

۲۰۔ کبھی ھ - ھَمَا - ھُمْ کی بجائے ھِہ - ھِہَا - ھِہَا آتے ہیں۔ اس کے

واسطے کیا قاعدہ ہے۔ مثالوں سے اچھی طرح واضح کرو۔

۲۱۔ مندرجہ ذیل کو درست کرو :-

اِلَیْہِ - عَنْہُمْ - فِیْہِہ - عَلَیْہِہ - عَلَیْہُنَّ -

الدَّرْسُ الْخَامِسُ عَشَرَ

اسم اشارہ کا بیان

اشارہ قریب کیلئے

جنس	واحد	تثنیہ	جمع
مذکر	ہَذَا	هَذَانِ	هَؤُلَاءِ
مؤنث	ہَذِہِ	هَاتَانِ	هَؤُلَاءِ

اشارہ بعید کے لئے

جنس	واحد	تشبیہ	جمع
مذکر	ذَلِكَ	ذَلِكَ	أُولَئِكَ - أُولَئِكَ
مؤنث	تِلْكَ	تِلْكَ	أُولَئِكَ - أُولَئِكَ

نوٹ:- ذِٰلِكَ کو عموماً ذِٰلِكَ لکھا جاتا ہے۔

جس اسم سے اشارہ کیا جائے۔ اُسے اسم اشارہ کہتے ہیں۔ اور جس اسم کی طرف اشارہ کیا جائے۔ اُسے اشارۃ الیہ۔ مثلاً هَذَا الرَّجُلُ (یہ آدمی) اس میں هَذَا اسم اشارہ ہے اور سِرْجُلٌ اشارۃ الیہ۔

اسما و اشارہ کو سمجھنے کے لئے مندرجہ ذیل مثالوں پر غور کرو:-

(۱) هَذَا رَجُلٌ یہ ایک آدمی ہے۔ ۲- هَذَا رَجُلَانِ یہ دو آدمی ہیں۔

۱۳- هُوَ كَأَنَّ رَجُلًا یہ بہت سے آدمی ہیں۔

۱۱- هَذِهِ امْرَأَةٌ یہ ایک عورت ہے۔ ۲- هَتَانِ امْرَأَتَانِ یہ دو عورتیں ہیں۔

۱۳- هُوَ كَأَنَّ امْرَأَةً یہ بہت سی عورتیں ہیں۔

(۲) ذِٰلِكَ رَجُلٌ وہ ایک آدمی ہے ۱۲- ذِٰلِكَ رَجُلَانِ وہ دو آدمی ہیں۔

۱۳- اُولَٰئِكَ سِرْجُلَانِ وہ بہت سے مرد ہیں۔

۱۱- تِلْكَ امْرَأَةٌ وہ ایک عورت ہے ۲- تِلْكَ امْرَأَتَانِ وہ دو عورتیں ہیں

۱۳- اُولَٰئِكَ امْرَأَتٌ وہ بہت سی عورتیں ہیں۔

۱- ان مثالوں سے ظاہر ہے کہ هَذَا واحد مذکر کے لئے ہے۔ هَذَا ان تشبیہ

مذکر کے لئے ہے اور هُوَ كَأَنَّ جمع مذکر اور جمع مؤنث دونوں کے لئے آتا ہے۔

۲- یہ بھی ظاہر ہے کہ هَذَا و ان مؤنث کے لئے آیا ہے اور هَتَانِ تشبیہ مؤنث

کے لئے آیا ہے۔

باقی کی مثالوں پر خود غور کر کے اسماء اشارہ کو سمجھنے کی کوشش کرو۔
مندرجہ ذیل مثالوں پر غور کرو:-

- ۱- تِلْكَ الرُّسُلُ - ۲- تِلْكَ الطُّيُورُ - ۳- هَذِهِ الْكُتُبُ
۴- هَذِهِ الْأَشْيَاءُ - ۵- تِلْكَ الْبُيُوتُ - ۶- هَذِهِ الْجِبَالُ -

تم کو معلوم ہے کہ رُسُلٌ - طُيُورٌ - كُتُبٌ - أَشْيَاءٌ - بُيُوتٌ - جِبَالٌ جمع کسے
ہیں۔ پس یاد رکھو۔ جمع کسے کے پہلے عموماً هَذِهِ اور تِلْكَ یعنی مؤنث اسم اشارہ
استعمال کئے جاتے ہیں۔

ہدایت:- مندرجہ ذیل فقرہ میں جو فرق ہے وہ سمجھ لو:-

۱۱- هَذَا الرَّجُلُ یہ آدمی ہے (ب) ذَلِكَ الْوَلَدُ وہ لڑکا

۱۲- هَذَا الرَّجُلُ یہ آدمی ذَلِكَ الْوَلَدُ وہ لڑکا ہے۔

۱۳- هَذَا الْكِتَابُ یہ کتاب

۱۴- هَذَا الْكِتَابُ یہ کتاب ہے۔

نوٹ:- بعض طلباء هَذَا الْكِتَابُ... کو هَذَا الْكِتَابُ لکھتے ہیں
یہ مکر وہ غلطی ہے۔ ذال کے بعد الف کا لکھنا ضروری ہے۔

مندرجہ ذیل مثال پر غور کرو:-

هَذِهِ جَهَنَّمُ الَّتِي كُنْتُمْ تُوعَدُونَ یہ ہے وہ دوزخ جس کا تم کو وعدہ دیا گیا

تھا۔ تم کو یاد ہوگا جَهَنَّمُ مؤنث ہے۔ اور مؤنث سماعی ہے۔ یہی وجہ ہے۔

کہ اس کے پہلے هَذِهِ ہے۔ ترجمہ کرتے وقت اس بات کا خیال رکھو کہ مُشَارٌ إِلَيْهِ

جس طرح فقط جَهَنَّمُ میں مؤنث کی کوئی علامت نہیں۔ اسی طرح كِتَابٌ میں بھی مؤنث کی

کوئی علامت نہیں لیکن عرب جہنم کو مؤنث بولتے ہیں اور کتابت مذکر مثلاً هَذَا الْكِتَابُ (نہ کہ هَذِهِ)

لکھ چاہو اور میں کتاب مؤنث بولی باقی ہے لیکن یہ ضروری نہیں کہ عربی میں بھی اُسے مؤنث بولیں

انڈان ترجمہ کرتے وقت الفاظ کی تذکیر و تانیث کا خاص خیال رکھو۔

نکتہ اگر مشاڑ الیہ کے پہلے "ال" ہو۔ تو کبھی اسم اشارہ اور مشاڑ الیہ کے درمیان ہو اور ہی استعمال کرتے ہیں اور اس طرح معنی بدل جاتے ہیں۔ ان ضمائر کو ضمائر التائید کہتے ہیں۔ مثالیں حسب ذیل ہیں:-

۱۱۔ هَذَا لَتَوْرٍ - یہ بیل

۱۲۔ هَذَا هُوَ التَّوْرُ - یہی ہے وہ بیل

۱۳۔ هَذِهِ هِيَ الْبَقْرَةُ - یہی ہے وہ گائے

۱۴۔ هَذِهِ هِيَ الْخَارِمَةُ - یہی ہے وہ نوکرانی

۱۵۔ هَذَا هُوَ الْوَلَدُ - یہی ہے وہ لڑکا

نوٹ کبھی اسم اشارہ بعد میں آتا ہے۔ اس کے لئے مندرجہ ذیل مثالیں ذہن نشین کر لو:-

(الفصل بحت جواهر العربیہ دوم میں)

(ا) ۱۔ اس مرد کا یہ قلم - قَلَمُ الرَّجُلِ هَذَا

۲۔ اس وزیر کی یہ لڑکی - بِنْتُ الْوَزِيرِ هَذِهِ

۳۔ اس بادشاہ کا یہ لڑکا - ابْنُ الْمَلِكِ هَذَا

(ب) ۱۔ یہ کتاب - هَذَا الْكِتَابُ

۲۔ تمہاری یہ کتاب - كِتَابُكَ هَذَا

۳۔ اس کا یہ قلم - قَلَمُهُ هَذَا

اشارہ مکان

۱۱۔ اشارہ قریب کے لئے هُنَا یا هُنَا (یہاں) استعمال کرتے ہیں۔

۱۲۔ اشارہ بعید کے لئے هُنَاكَ یا هُنَاكَ (وہاں) استعمال کرتے ہیں۔

مثلاً ۱۱۔ هُنَا وَكَذَا - یہاں ایک لڑکا ہے۔

۱۲۔ هُنَالِكَ وَكَذٰلِكَ وَاٰیٰتُ الْكُرْاٰنِ لَآیٰتٌ لِّقَوْمٍ یَعْقِلُوْنَ

سُؤَالَات

۱۔ مندرجہ ذیل میں کیا فرق ہے ؟

(۱) ا۔ هٰذَا قَلَمٌ ۲۔ هٰذَا قَلَمٌ

(ب) ا۔ هٰذَا اَوْلَادٌ ۲۔ هٰذَا هُوَ اَوْلَادٌ

۱۔ عربی میں ترجمہ کرو۔

۱۔ یہ وہ قصے۔ یہ وہ کتابیں۔ یہ وہ قلم۔ یہ وہ بہت سے پہاڑ۔ وہ پرندے۔

وہ مثالیں (۲) یہ قلم ہیں۔ وہ عورتیں ہیں۔ وہ گھر ہیں۔ وہ لڑکے ہیں۔ وہ دو

اوستیاں ہیں۔ یہ ہمان ہیں۔ یہ اس کی کتاب ہے۔ وہ دو بہنیں ہیں *

(۳) وہاں اسلم ہے۔ یہاں لڑکے ہیں۔ وہاں شجر چیل ہے (شجر چیل کہنا غلط ہے)

(۴) تمہارا یہ قلم۔ میری یہ کتاب۔ ان دونوں کا یہ گھر۔ تمہارے یہ ہمان *

۱۳۔ اسم اشارہ اور مشاّر الیہ کی تعریف کرو اور مثالیں دو *

۱۴۔ عربی میں ترجمہ کرو۔

یہ آگ ہے۔ یہ کنواں ہے۔ وہ ڈول ہے۔ وہ پیالہ ہے۔ یہ دوزخ ہے

یہ زمین۔ یہ سورج۔ یہ ہوا۔ یہ لڑائی۔ یہ ڈنڈا۔ وہ باز۔ یہ آنکھ *

الدَّرْسُ الثَّانِي عَشَرَ

اسمائے نکرہ کا بیان

اسم نکرہ کی تعریف ہم پڑھ چکے ہیں۔ اب ہم اسم نکرہ کے اقسام پڑھیں گے

(۱) اسم تصغیر

اسم تصغیر وہ اسم ہے جس سے چھوٹا پن ظاہر ہو لیکن اسم تصغیر محض چھوٹا پن کے
ظاہر کرنے کے لئے نہیں استعمال ہوتا۔ بلکہ اس کے علاوہ کبھی حقارت اور کچھ

محبت کیلئے بھی آتا ہے تصغیر کا مطلب ہے اسم میں ایک خاص تغیر دینا مثلاً :-

۱- رُجَيْلٌ چھوٹا آدمی (رَجُلٌ سے کَلْبٌ سے چھوٹا کتا (کَلْبٌ سے) چھٹائی)

۲- هُرَيْرَةٌ چھوٹی سی بتی رُجَيْلٌ چھوٹا سا آدمی (حقارت)

۳- بَنِيٌّ پیارا بیٹا اُخِيٌّ پیارا بھائی اُبْنِيٌّ پیارا باپ (محبت)

قرآن پاک میں آتا ہے - جبکہ یعقوب اپنے بیٹے یوسف کو ہدایت کرتے ہیں -

يَا بَنِيَّ لَا تَقْصُصْ رُؤْيَاكَ عَلٰى اِخْوَتِكَ

اے میرے پیارے بیٹے! اپنا خواب اپنے بھائیوں کو مت بتائیو!

۴- خَيْرٌ بہت ہی اچھا - صِدْقٌ ایک خاص دوست -

اسم تصغیر کے قواعد

۱۱- اگر اسم ثلاثی کی تصغیر بنانی ہو - تَرَفُعِيْلٌ کے وزن پر بناؤ مثلاً :-

رَجُلٌ سے رُجَيْلٌ - كَلْبٌ سے كَلْبِيٌّ

۱۲- اگر اسم رباعی یا اس سے زائد ہے تو عموماً فُعَيْلٌ یا فُعَيْلِيْلٌ کے

وزن پر اسم تصغیر آتا ہے - اگر چوتھا حرف مدّہ ہو تو بروزن فُعَيْلِيْلٌ ورنہ

بروزن فُعَيْلٌ آتا ہے جیسا کہ دَرَهَمٌ سے دَرِيْهَمٌ - مِصْرَابٌ

سے مِصْرِيْبٌ - عَصْفُوْرٌ سے عَصْفِيْرٌ :-

۱۳- خماسی مجرّد کے آخر کا حرف اسم تصغیر میں گرا دیا جاتا ہے - اور اس کی تصغیر

صرف فُعَيْلِيْلٌ کے وزن پر آتی ہے مثلاً سَفْرٌ كَرَجَلٌ (رہی) سے سَفْرِيْرَجٌ :-

۱۴- وہ الف جو دوسری جگہ ہو تصغیر میں و سے بدل جاتا ہے مثلاً بَابٌ سے بُوَيْبٌ

وہ الف جو تیسری جگہ ہو تصغیر میں ی سے بدل جاتا ہے مثلاً جَمَارٌ سے حَمِيْرٌ :-

۱۵- تثنیہ - جمع اور مؤنث وغیرہ کی علامات تصغیر میں قائم رہتی ہیں :-

۱- سَرَجَلَانِ (ان) سے سَرَجِيْلَانِ (تثنیہ)

۲۔ جُبَلِي (جِبَلِي) جُبَلِي (مؤنث)

۳۔ رِهْنَدَاتُ (رِهْنَدَاتُ) رِهْنَدَاتُ (جمع)

۱۶۔ اگر مؤنث معنوی ہو اور ثنائی ہو تو لا مقدرہ ہر کی جاتی ہے مثلاً عَيْنٌ سے عَيْنَانِ

۱۷۔ اَرْضٌ سے اَرْضَانِ۔ ۱۸۔ شَمْسٌ سے شَمْسَانِ۔ ۱۹۔ لَارٌ سے دَوَابٌّ

نوٹ: ۱۔ مندرجہ ذیل اسم تصغیر نوٹ کر لو:-

۱۔ اَبٌ سے اَبِيٌّ۔ ۲۔ اَخٌ سے اُخِيٌّ۔ ۳۔ اُخْتٌ سے اُخِيَّةٌ

۴۔ اِبْنٌ سے اِبْنِيٌّ۔ ۵۔ اِبْنَةٌ سے اِبْنِيَّةٌ۔ ۶۔ شَيْءٌ سے شَيْءِيَّةٌ

۷۔ عِنْدَ لِيْبٌ سے عِنْدِيْلٌ۔ ۸۔ عِنْدَكَوْتُ سے عِنْدِيْكِيْبٌ

۲۔ اسم مرکب کی تصغیر بنانی ہو تو پہلے جز کی تصغیر بنانے میں مثلاً عَبْدُ اللّٰهِ سے عَبْدُ اللّٰهِ

۳۔ جس اسم سے کوئی حرف محذوف ہو گیا یا کسی اور کے بدل گیا ہو تو تصغیر میں

لوٹ آتا ہے مثلاً بَابٌ سے بُوَيْبٌ اور مِيزَانٌ سے مَوْيِزِيْنٌ

اسم منسوب

اسم کے آخر میں (میں) لگانے سے ایک اسم بنا لیا جاتا ہے جو کسی شخص یا چیز کا تعلق ظاہر کرتا ہے اسے اسم منسوب کہتے ہیں مثلاً مِصْرٌ سے مِصْرِيٌّ

مصر کا رہنے والا۔ اور لَاهُوْرٌ سے لَاهُوْرِيٌّ کا رہنے والا

اسم منسوب کے چند قواعد

۱۔ اگر اسم کے آخر میں لا ہو تو وہ نسبت کے وقت گر جاتی ہے:-

مثلاً مَكَّةٌ سے مَكِّيٌّ۔ مَدِيْنَةٌ سے مَدِيْنِيٌّ۔ طَبِيْعَةٌ سے طَبِيْعِيٌّ

۲۔ اگر اسم کی آخر میں تشبیہ کی علامت (ان) اور جمع کی علامت (ون)

اور (ات) ہو تو وہ گر جاتی ہے:-

مثلاً (۱) زیدان سے زیدی (۲) زیدون سے زیدی (۳) زید کا نام رکھنے والے مرد اسی طرح عَرَقات سے عَرَقیؑ

۳ (۱) جوئی "کسرہ پائی" کے بعد تیسری جگہ واقع ہو اس "ئی" کو "و" سے بدل دیا جاتا ہے اور ما قبل کو زبردیا جاتا مثلاً عَمِمْ (عَمِی) سے عَمَوِیؑ۔
۲۔ حئی سے حیَوِیؑ

ب۔۔ اگر "ئی" چوتھی جگہ ہو تو اس کا حذف کر دینا یا "واو" سے ابدال دونوں جائز ہیں مثلاً دِھلی سے دِھلیؑ یا دِھلَوِیؑ

ج۔ جوئی "پانچویں جگہ ہو وہ گر جاتی ہے مثلاً مُشتری سے مُشتریؑ (د) اگر تیسرا یا چوتھا حرف مُنَوْن (نویں والا ہو) تو تب بھی وہی لگاٹینگے مثلاً عَصَا سے عَصَوِیؑ۔ فتی سے فتَوِیؑ

۴۔۔ کبھی ہم "انی" زیادہ کر کے اسم منسوب بناتے ہیں مثلاً رُوْح سے رُوْحَانِیؑ ۲۔۔ جِسْم سے جِسْمَانِیؑ

۵۔۔ جو یاء مشدود (ری) دو سے زیادہ حرفوں کے بعد واقع ہو وہ یاء نسبت ہی سمجھی جاتی ہے۔ مثلاً شَارِغِیؑ (امام شافعی) سے شَارِغِیؑ امام شافعی کا پیر و ۲۔۔ کُرْسِی سے کُرْسِیؑ

۶۔ اگر کسی اسم کے آخر سے حرف اصلی حذف ہو گیا ہو اور وہ اسم و حرفی رہ گیا ہو تو نسبت کے وقت وہ اصلی حرف پس آتا ہے مثلاً خ ر جو کہ اصل میں اَخُو تھا ہے اَخَوِیؑ
۷۔ مندرجہ ذیل اسما و منسوب نوٹ کر لو:-

۱۔ اَب سے اَبَوِیؑ ۲۔ اَخ سے اَخَوِیؑ ۳۔ مَعْنی سے

مَعْنَوِیؑ ۴۔ دُنیا سے دُنِیَوِیؑ ۵۔ سَمَاء سے سَمَاءِیؑ

۶۔ فَرَسَات سے فَرَسِیؑ یا فَرَسَوِیؑ یا فَرَسَادِیؑ (فرانسیسی)

۷۔ یَمَان سے اَلْیَمَانِیؑ اور یَمَانِیؑ ۸۔ رَمی سے رَامِیؑ

۷: جو الفاظ فعل کے وزن پر ہوں۔ ان کے درمیانی حرف کی حرکت بجائے کسرہ کے فتح ہو جاتی ہے۔ مثلاً:-

(۱) مَلِكٌ بادشاہ (لام مکسور) سے مَلِكِيٌّ (لام مفتوح)

(۲) كَبِدٌ سے كَبِدِيٌّ

۸: - اگر الف مقصورہ یا پانچوں حروف یا اس سے زیادہ واقع ہو تو اسکو لازمی طور پر حذف کر نیگی
مثلاً مُصْطَفَى سے مُصْطَفِيٌّ

۹: - اسم منسوب بنانے وقت اَبٌ - اَبْنٌ - اُمٌّ وغیرہ کو گرا دیا جاتا ہے۔ مثلاً
اَبُو حَنِيفَةَ سے حَنِيفِيٌّ - اَبُو بَكْرٍ سے بَكْرِيٌّ - اَبْنُ الزُّبَيْرِ سے زُبَيْرِيٌّ۔

۳۔ اسم جمع

بہت سے اسم ہیں۔ کہ ان کی شکل سے تو ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہ واحد میں لیکن وہ ایک سے زیادہ چیزوں کے لئے بوجے جاتے ہیں۔ مثلاً قَوْمٌ لوگ۔ ایسے اسم کو اسم جمع کہتے ہیں۔

اسم جمع کی دیگر مثالیں:- حَجَرٌ بہت سے پتھر۔ نَرَاتُونٌ - غَنَمٌ بہت سی بھیڑیاں۔ اِبِلٌ بہت سے اونٹ۔

ایسے اسم سے اگر واحد بنانا ہو۔ تو عموماً ۴ زیادہ کرتے ہیں۔ مثلاً

حَجَرٌ بہت سے پتھر سے حَجَرَةٌ ایک پتھر (۲) نَمْرَةٌ سے نَمْرَةٌ ایک کھجور۔

نَرَاتُونٌ بہت سے نہتون سے نَرَاتُونَةٌ ایک نہتون۔

۴۔ اسم جنس

جو اسم ایک چیز کی حقیقت کو دوسری چیزوں سے علیحدہ کر دے۔ اُسے

اسم جنس کہتے ہیں مثلاً خَرَسٌ - گھوڑا - قَلَمٌ قَلَمٌ کھجور - صَاعٌ پانی۔

خَرَسٌ سے مراد ہے کسی قسم کا گھوڑا۔ ایک یا زیادہ

قَلَمٌ سے مراد ہے کھجور۔ خواہ کسی قسم کی ہو۔

اسم جنس کی دو قسمیں ہیں۔ ۱۔ اسْمُ عَيْنٍ۔ وہ اسم جو جسم والی چیزوں کو ظاہر
کے مثلاً: ذرہ، قلم، وغیرہ

۲۔ وہ اسم جو ایسی شے کو ظاہر کرے جس کا وجود بظاہر نہیں۔ مثلاً: علم۔ علم
محل۔ جمالت۔ ایسے اسم کو اسْمُ مَعْنٰی کہتے ہیں۔
اسم جنس کے آخر میں اگر ہم تہ لگا دیں۔ تو وحدت کے معنی پیدا
رہ جاتے ہیں۔ مثلاً:-

تَمْرٌ کھجور۔ (نہ کہ کوئی اور پھل یا چیز بلکہ مطلق کھجور خواہ ایک خواہ زیادہ)۔
تَمْرَاتٌ ایک کھجور (نہ کہ دو۔ تین وغیرہ۔ بلکہ صرف ایک کھجور)

عِلْمٌ الدَّرْسُ الثَّلَاثُ عَشْرُ

عدد اور معدود کا بیان

جو اسم تعداد کو ظاہر کرے۔ اُسے اسم عدد کہتے ہیں۔ جس اسم کی تعداد بتائی
جائے اُسے معدود کہتے ہیں۔ مثلاً: ثَلَاثَةٌ سِجَالٍ تین سرو۔ ثَلَاثَةُ اَسْمِ عَدَدٍ
ہے۔ اور سِجَالٍ معدود ہے۔

مُتَعَدِّاتٌ :- چونکہ عربی زبان کے عدد اور معدود کے قواعد سمجھنے کے لئے
فاس نوچہ کی ضرورت ہے۔ اس لئے اس سبق کو غور سے پڑھیے۔

یاد رکھو۔ جس عدد میں مؤنث کی کوئی علامت نہ ہو۔ اُسے مذکر عدد کہتے ہیں
اور جس عدد میں مؤنث کی کوئی علامت پائی جائے اُسے مؤنث عدد کہتے ہیں۔
مثلاً: وَاحِدٌ (ایک) مذکر عدد ہے۔ لٰكِنِ وَاحِدَةٌ (ایک) مؤنث عدد ہے۔ کیونکہ

اس میں علامت مؤنث ہے۔ اسی طرح اِحْدَى (ایک) مؤنث عدد ہے۔ کیونکہ اس میں ہی علامت مؤنث ہے۔ پس مذکر اور مؤنث کے لحاظ سے اعداد کی دو قسمیں ہوئیں۔ جو حسب ذیل ہیں۔

مذکر اعداد	مؤنث اعداد	مذکر اعداد	مؤنث اعداد
أَحَدٌ	أَحَدٌ	سِتٌّ	سِتٌّ
إِثْنَانِ	إِثْنَانِ	سَبْعٌ	سَبْعَةٌ
ثَلَاثٌ	ثَلَاثٌ	ثَمَانٌ	ثَمَانِيَةٌ
أَرْبَعٌ	أَرْبَعٌ	تِسْعٌ	تِسْعَةٌ
خَمْسٌ	خَمْسٌ	عَشْرٌ	عَشْرَةٌ

قاعدہ نمبر ۱۔ مندرجہ ذیل مثالوں پر غور کرو۔

۱۱۔ سَرَجُلٌ وَاحِدٌ ایک مرد ۱۲۔ اِمْرَأَةٌ وَاحِدَةٌ ایک عورت

ان مثالوں سے ظاہر ہے۔ کہ ۱۔ معدود پہلے ہے اور عدد بعد میں

۲۔ مذکر معدود کے لئے مذکر عدد ہے۔ اور مؤنث معدود کے لئے مؤنث

عدد ہے۔ پس معلوم ہوا۔ کہ اَحَدٌ اور وَاحِدَةٌ معدود کے بعد آتے ہیں۔ نیز ہم

مذکر معدود کے واسطے اَحَدٌ استعمال کریں گے۔ لیکن مؤنث معدود کے واسطے

وَاحِدَةٌ * (ہدایت)

مندرجہ ذیل میں جو فرق ہے۔ وہ یاد رکھیے

۱۱۔ سَرَجُلٌ ایک مرد ۱۲۔ سَرَجُلٌ وَاحِدٌ ایک مرد

۱۳۔ اِمْرَأَةٌ ایک عورت ۱۴۔ اِمْرَأَةٌ وَاحِدَةٌ ایک عورت

اس فرق کو سمجھنے کے لئے مندرجہ ذیل فقروں پر غور کرو۔

هَذَاكَ سَرَجُلٌ۔ وہاں ایک آدمی ہے (یعنی مرد ہے عورت نہیں)۔

۱۲۔ ہُنَاكَ سِرْجُلٌ وَّاحِدٌ وہاں ایک آدمی ہے (یعنی ایک آدمی ہے دو نہیں)
 مثال نمبر ایک میں جنس بتائی گئی ہے۔ لیکن مثال نمبر دو میں تعداد بتائی گئی ہے
 مثال نمبر تین اور چار کو خود سمجھو +

اَحَدٌ اور وَّاحِدٌ میں فرق

۱۔ وَّاحِدٌ کو عموماً یوں استعمال کرتے ہیں: سِرْجُلٌ وَّاحِدٌ آدمی (صفت موصوف)
 ۲۔ اَحَدٌ کو عموماً یوں استعمال کرتے ہیں: اَحَدُهُمْ ان میں سے ایک۔ اَحَدًا النَّاسِ
 ان لوگوں میں سے ایک۔ (مضاف اور مضاف الیہ) مفصل بحث جواہر العربیہ ص ۲۰۱
 اسی طرح اِحْدَى الثَّلَاثِ تینوں میں سے ایک (سینٹ کے لئے)
 استفہام اور نفی کے موقع پر صرف اَحَدٌ استعمال کریں گے۔ مثلاً: اَيُّجِبُّ
 اَحَدٌ كَمْ۔ کیا تم میں سے کوئی چاہتا ہے؟ ۲۔ مَا جَاءَنِي اَحَدٌ مِیرے
 پاس کوئی نہ آیا۔ ہدایت :-

اللہ تعالیٰ کے واسطے اَحَدٌ اور وَّاحِدٌ دونوں استعمال ہوتے ہیں۔ مثلاً
 هُوَ اَحَدٌ۔ ۱۲۔ هُوَ اَوَّلُ اَحَدٍ +

قاعدہ نمبر ۲: مندرجہ ذیل مثالوں پر غور کرو:-

۱۔ سِرْجُلَانِ دوسرو ۲۔ اِمْرَأَتَانِ دو عورتیں ۳۔ کِتَابَانِ دو کتابیں۔
 ان مثالوں سے ظاہر ہے کہ ہم نے "وو" کے واسطے اِشْتَانِ یا ثَنْتَانِ کا لفظ
 استعمال نہیں کیا۔ بلکہ اسم مفرد کے ساتھ اِشْتَانِ (۲) زیادہ کر کے تثنیہ بنا لیا ہے۔
 لیکن یاد رکھو۔ جب تاکید کچھ کہنا ہو۔ تو تثنیہ کے لئے اِشْتَانِ اور ثَنْتَانِ
 استعمال کریں گے۔ مثلاً

(۱) لَا تَتَّخِذُوا لِلْهَيْبَةِ ثَنْتَيْنِ مت پکڑو تم سب اپنے لئے دو معبود (یعنی
 صرف خدا کی عبادت کرو۔ اسی طرح کی ایک اور آیت ہے۔ جس میں اللہ تعالیٰ

فرماتے ہیں۔ کہ ہم نے لوح کوشتی میں ہر ایک چیز کا جوڑا جوڑا رکھنے کو کہا وہ آیت
حسب ذیل ہے:-

رَاٰ قُلْنَا اَحْمِلْ فِيْهَا مِنْ كُلِّ زَوْجَيْنِ اُمَّتٍ - کہا ہم نے چڑھالے بیچ اس کے

ہر قسم سے جوڑا دو عدد :-

قاعدہ نمبر ۳:- مندرجہ ذیل مثالوں پر غور کرو:-

تین عورتیں	ثَلَاثُ نِسْوَةٍ	تین مرد	ثَلَاثَةُ رِجَالٍ
چار عورتیں	اَرْبَعُ نِسْوَةٍ	چار مرد	اَرْبَعَةُ رِجَالٍ
پانچ عورتیں	خَمْسُ نِسْوَةٍ	پانچ مرد	خَمْسَةُ رِجَالٍ
چھ عورتیں	سِتُّ نِسْوَةٍ	چھ مرد	سِتُّ رِجَالٍ
سات عورتیں	سَبْعُ نِسْوَةٍ	سات مرد	سَبْعَةُ رِجَالٍ
آٹھ عورتیں -	ثَمَانِي نِسْوَةٍ	آٹھ مرد	ثَمَانِيَةُ رِجَالٍ
نو عورتیں -	تِسْعُ نِسْوَةٍ	نومرد	تِسْعَةُ رِجَالٍ
دس عورتیں	عَشْرُ نِسْوَةٍ	دس مرد	عَشْرَةُ رِجَالٍ

ان مثالوں سے ظاہر ہے کہ:-

۱:- تین سے یکے دس تک ذکر معدود کے لئے مؤنث عدد ہے۔ اور مؤنث معدود
کے لئے مذکر عدد ہے۔

۲:- معدود دونوں صورتوں میں جمع ہے۔ مثلاً رِجَالٍ اور نِسْوَةٍ۔

۳:- حرکات کے متعلق نحو میں بحث ہوگی۔ اس وقت تم خود ان مثالوں پر غور

کرو اور ان کے مطابق عمل کرو۔ مثلاً

ثَلَاثَةُ رَجَالٍ کے مطابق ہم کہیں گے۔

ثَلَاثَةُ اشْخَاصٍ

ثَلَاثَةُ اشْخَاصٍ

قاعدہ نمبر ۴ :- أَحَدٌ عَشْرٌ رَجُلًا - گیارہ مرد + اِحْدَى عَشْرَةَ اِمْرَاةً - گیارہ

عورتیں + اِثْنَا عَشْرَ رَجُلًا - بارہ مرد + اِثْنَا عَشْرَةَ اِمْرَاةً - بارہ عورتیں۔

مندرجہ بالا مثالوں پر غور کرنے سے ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ :-

۱۔ معدود واحد ہے۔ اور اس پر دو زبر ہیں مثلاً رَجُلًا اور اِمْرَاةً

۲۔ عدد کے دو جزو ہیں۔ أَحَدٌ اور عَشْرٌ اسی طرح اِحْدَى اور عَشْرَةَ وغیرہ

۳۔ مذکر معدود کے لئے عدد کے دونوں جزو مذکر ہیں مثلاً أَحَدٌ اور عَشْرٌ وغیرہ

۴۔ مؤنث معدود کے لئے عدد کے دونوں جزو مؤنث ہیں۔ اِحْدَى اور عَشْرَةَ۔

۵۔ مذکر کے لئے لفظ عَشْرٌ بحدش (ش) پر فتح ہے۔ لیکن مؤنث کے لئے عَشْرَةَ۔

(ش) پر جزم ہے۔

ثَبِين کی حرکت

لفظ عَشْرٌ میں ثَبِين کی حرکت قابل غور ہے۔ مذکر کے لئے ثَبِين مفتوح ہوگا لیکن مؤنث

کے لئے ساکن مثلاً عَشْرَةَ رَجَالٍ (۱۰ مرد) : عَشْرٌ نِسْوَةٍ (۱۰ عورتیں) نیز

عَشْرَةَ كُتُبٍ کے ثَبِين کی متعلق۔ علامہ زبخری فرماتے ہیں :- وَثَبِينُ الْعَشْرَةِ يَسْكُنُهَا ۲۰ هَلْ

الْحِجَازُ وَيَكْسُرُهَا بِتَوْنِيهِمْ (المفصل)

قاعدہ نمبر ۵ :- پیرہ سے لیکر اُنس تک مندرجہ ذیل باتیں یاد رکھو :-

۱۔ معدود واحد ہوگا

۲۔ مذکر معدود کے لئے عدد کا پہلا جزو مؤنث ہوگا۔

۳۔ مؤنث معدود کے لئے عدد کا پہلا جزو مذکر ہوگا۔

۱۲۔ مذکر کے لئے لفظ عَشْرًا اور مؤنث کے لئے عَشْرَاتًا مثلاً

ثَلَاثَةُ عَشْرٍ سَرَجُلًا ۱۳ مرد ثَلَاثُ عَشْرَةَ امْرَأَةً ۱۴ عورتیں

أَرْبَعَةُ عَشْرٍ سَرَجُلًا ۱۴ مرد أَرْبَعُ عَشْرَةَ امْرَأَةً ۱۴ عورتیں

نوٹ ۱۔ مندرجہ بالا مثالوں کے مطابق ۱۹ تک پورا کرو۔

قاعدہ نمبر ۱۶۔ بیس کا عدد مذکر اور مؤنث دونوں کے لئے یکساں ہوتا ہے۔

مثلاً عِشْرُونَ سَرَجُلًا بیس مرد عِشْرُونَ امْرَأَةً بیس عورتیں

قاعدہ نمبر ۱۷۔ أَحَدٌ وَعِشْرُونَ سَرَجُلًا اکیس مرد
اثنان وَعِشْرُونَ سَرَجُلًا بائیس مرد

أَحَدِي وَعِشْرُونَ امْرَأَةً اکیس عورتیں
اثنان وَعِشْرُونَ امْرَأَةً بائیس عورتیں

غور کرنے سے معلوم ہوگا کہ مندرجہ بالا مثالوں میں :-

۱۱۔ عِشْرُونَ مذکر اور مؤنث دونوں کے لئے ہے۔

۱۲۔ عدد کے دو اجزا کے درمیان "و" زیادہ کی گئی ہے۔

۱۳۔ عدد کا پہلا جز مذکر کے لئے مذکر اور مؤنث کے لئے مؤنث ہے۔

قاعدہ نمبر ۱۸۔ ثَلَاثَةٌ وَعِشْرُونَ سَرَجُلًا ۱۳ مرد

ثَلَاثُ وَعِشْرُونَ امْرَأَةً ۲۳ عورتیں

بیاں مذکر کے لئے پہلا جز مؤنث ہے اور مؤنث کے لئے مذکر ہے۔

قاعدہ ۵

قاعدہ ۵ :- یا اور کھو اسی طرح ۳۱ - ۳۲ - اور ۴۱ - ۴۲ اور ۵۱ - ۵۲ وغیرہ کے لئے

تو مذکر محدود کے لئے پہلے جز کو مذکر لادو۔ اور مؤنث محدود کے لئے مؤنث۔ لیکن

باقی اعداد کے لئے اس کے خلاف لادو۔ یعنی مذکر کیلئے پہلے جز کو مؤنث لادو۔ اور مؤنث

کے لئے مذکر +

اسی ترتیب سے ۹۹ تک جاسکتے ہیں۔ لیکن یاد رکھو.....

..... عشرات (دہائیوں) میں مذکر ٹوٹتے برابر ہے جیسا کہ:-

ثَلَاثُونَ سُرَجُلًا ۳۰ مرد

ثَلَاثُونَ إِمْرًا ۳۰ عورتیں

أَرْبَعُونَ سُرَجُلًا ۴۰ مرد

أَرْبَعُونَ إِمْرًا ۴۰ عورتیں وغیرہ

مندرجہ ذیل کو زبانی یاد کر لو:-

خَمْسُونَ ۵۰ سِتُّونَ ۶۰ سَبْعُونَ ۷۰ ثَمَانُونَ ۸۰ تِسْعُونَ ۹۰

قاعدہ نمبر ۹:- سر سے لیکر .. ۹ تک یوں کہیں گے:-

مِئَةٌ يَا مِائَةٌ ۱۰۰

مِائَتَانِ ۲۰۰

ثَلَاثُ مِائَةٍ ۳۰۰

أَرْبَعُ مِائَةٍ ۴۰۰ وغیرہ وغیرہ

ہم کہیں گے:- مِائَةُ سُرَجِلٍ ۱۰۰ مرد مِائَةُ إِمْرًا ۱۰۰ عورتیں

ثَلَاثَةُ سُرَجِلٍ ۳۰۰ مرد ثَلَاثَةُ إِمْرًا ۳۰۰ عورتیں

ثَلَاثَةُ مِئَةٍ سُرَجِلٍ ۳۰۰ مرد ثَلَاثُ مِئَةٍ إِمْرًا ۳۰۰ عورتیں

نوٹ:- اگر اس قسم کے اعداد ہوں ۲۰۳ - ۲۰۵ - ۲۰۸ وغیرہ۔ تو یوں

کہیں گے ۱-۱-۱ مِائَةٌ مِائَةٌ وَثَلَاثَةُ سُرَجِلٍ ۲۰۳ مرد

۱-۱-۱ مِائَةٌ مِائَةٌ وَثَلَاثَةُ إِمْرًا ۲۰۳ عورتیں

قاعدہ نمبر ۱۰:- ہزاروں کو یوں ادا کرتے ہیں:-

أَلْفًا ۱۰۰۰ أَلْفَانِ ۲۰۰۰

ثَلَاثَةُ أَلْفٍ ۳۰۰۰ أَرْبَعَةُ أَلْفٍ ۴۰۰۰

ہم کہیں گے۔

ألف رجل ۱ ہزار مرد

ألف امرأة ۱ ہزار عورتیں

قاعدہ نمبر ۱۱: اعداد کسری $\frac{1}{10}$ سے $\frac{1}{100}$ تک ایک اعداد اصلی سے فعل یا فعل کے وزن پر گئے ہیں

ثلث = $\frac{1}{3}$ ربع = $\frac{1}{4}$ خمس = $\frac{1}{5}$ سدس = $\frac{1}{6}$

سبع = $\frac{1}{7}$ ثمن = $\frac{1}{8}$ تسع = $\frac{1}{9}$ عشر = $\frac{1}{10}$ لیکن $\frac{1}{10}$ کیلئے نصف کہتے ہیں

ہدایت: عشر کے بعد $\frac{1}{10}$ وغیرہ کو ترکیبی لفظ سے ادا کرتے ہیں مثلاً $\frac{1}{10}$ = جزء

من احد عشر جزءاً = جزء من اثنی عشر جزءاً وغیرہ

نوٹ: اگر یوں کہنا ہو کہ کچھ دن کچھ مہینے کچھ سال یعنی اگر محدود کی

تعداد مقرر نہ ہو تو عربی میں اس کے لئے دو الفاظ ہیں:

۱۔ یضع: یہ لفظ تین اور دس کے درمیان کی تعداد بتاتا ہے۔ مثلاً

۱۔ یضع رجال چند آدمی ۲۔ یضع لستونہ کچھ عورتیں

۳۔ یضع ستین چند سالوں میں ۴۔ یضع ارباعہ چند یوم

۲۔ نیت: اگر محدود کی تعداد مقرر نہ ہو۔ لیکن دس سے زیادہ ہو تو اسے یوں

ظاہر کریں گے۔ مثلاً:

مئة الف و نیت نفس۔ سو ہزار اور کچھ زیادہ آدمی

نوٹ: نیت کو نیت بھی پڑھتے ہیں۔ بلکہ یہ کثرت سے آتا ہے

ترتیبی اعداد

قاعدہ نمبر ۱۲: یاد رکھو۔ عدد کی دو بڑی قسمیں ہیں ذاتی اور ترتیبی۔

ذاتی: مثلاً ایک دو۔ تین۔ چار۔ پانچ وغیرہ وغیرہ

ترتیبی :- مثلاً پہلا - دوسرا - تیسرا - چوتھا - پانچواں - سدھیرہ وغیرہ
مذکر

مؤنث

پہلی	الْأُولَى	پہلا	الْأَوَّلُ
دوسری	الثَّانِيَّةُ	دوسرا	الثَّانِي
تیسری	الثَّالِثَةُ	تیسرا	الثَّالِثُ
چوتھی	الرَّابِعَةُ	چوتھا	الرَّابِعُ
پانچویں	الْخَامِسَةُ	پانچواں	الْخَامِسُ
چھٹی	السَّادِسَةُ	چھٹا	السَّادِسُ
ساتویں	السَّابِعَةُ	ساتواں	السَّابِعُ
آٹھویں	الْثَامِنَةُ	آٹھواں	الْثَامِنُ
نویں	التَّاسِعَةُ	نواں	التَّاسِعُ
دسویں	الْعَاشِرَةُ	دسواں	الْعَاشِرُ

نوٹ :- ان مثالوں سے ظاہر ہے کہ بہت سے اعداد فاعل کے وزن پر ہیں۔ مثلاً ثالث - سابع - "ال" کی وجہ سے ایک نعمت ہے۔

حَادِيَّةٌ عَشْرًا	گیارھویں	حَادِي عَشْرًا	گیارھواں
ثَانِيَّةٌ عَشْرًا	بارھویں	ثَانِي عَشْرًا	بارھواں
ثَالِثَةٌ عَشْرًا	تیرھویں	ثَالِثَ عَشْرًا	تیرھواں
رَابِعَةٌ عَشْرًا	چودھواں	رَابِعَ عَشْرًا	چودھواں

وغیرہ وغیرہ

وغیرہ وغیرہ

عِشْرُونَ
بیسویں
الْحَادِيَّةُ وَالْعِشْرُونَ
گیارھویں

عِشْرُونَ
بیسواں
الْحَادِيَّةُ وَالْعِشْرُونَ
گیارھواں

مذکر

الثَّانِي وَالْعِشْرُونَ بِأَسْوَاسٍ

الثَّلَاثُ وَالْعِشْرُونَ نِسْوَاسٍ

مؤنث

الثَّانِيَةُ وَالْعِشْرُونَ بِأَسْوَاسٍ

الثَّلَاثَةُ وَالْعِشْرُونَ نِسْوَاسٍ

نوٹ :- ۱۔ عدد کے دونوں اجزا کے ساتھ "اَنْ" لگا یا گیا ہے

۱۲۔ مندرجہ بالا نعتیے کے مطابق ۹۹ تک آپ گن سکتے ہیں۔

ضروری نوٹ

بہت سے لوگ مسلمانوں کے دو مہینوں کے نام لینے میں بکروہ غلطی کرتے ہیں۔ اور اس کی وجہ عربی سے ناواقفیت ہے۔ وہ مہینے مندرجہ ذیل ہیں :-

غلط

جَمَادِي الْأَوَّل

جَمَادِي الْآخِرَة

درست

جُمَادَى الْأُولَى

جُمَادَى الْآخِرَى

یہاں مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اسلامی مہینوں کے نام دیتے جائیں :-

اسلامی مہینوں کے نام

۱۔ الْمُحَرَّمُ الْحَرَامُ ۲۔ صَفَرٌ ۳۔ الرَّبِيعُ الْأَوَّلُ

۴۔ الرَّبِيعُ الثَّانِي ۵۔ جُمَادَى الْأُولَى ۶۔ جُمَادَى الْآخِرَة ۷۔ جَمَادِي الْآخِرَة

۸۔ رَجَبٌ ۹۔ شَعْبَانُ يَاشَعْبَانُ الْمُعْظَمُ ۱۰۔ رَمَضَانُ يَا

رَمَضَانُ الْمُبَارَكُ ۱۱۔ شَوَّالُ الْمَكْرَمُ

۱۲۔ ذُو الْحِجَّةِ الْحَرَامُ ۱۱۔ ذُو الْقَعْدَةِ

اسلامی دنوں کے نام

- ۱۱۔ یَوْمُ الْجُمُعَةِ جمع جمع ۱۲۔ یَوْمُ السَّبْتِ ہفتہ ۳۔ یَوْمُ الْاِخْتِارِ اتوار
 ۴۔ یَوْمُ الْاِثْنَيْنِ پیر ۵۔ یَوْمُ الْاِثْنَاءِ منگل ۶۔ یَوْمُ الْاَرْبَعَاءِ بدھ
 ۷۔ یَوْمُ الْخَمِيسِ جمعرات

مندرجہ ذیل الفاظ یاد رکھو

- ۱۔ ہفتہ (سات دن کا) الْجُمُعَةُ یا الْاُسْبُوعُ
 ۲۔ آج - الْيَوْمُ (ب) روزانہ یَوْمِيًّا (ج) دن بدن یَوْمًا يَوْمًا
 ۳۔ کل (گذرا ہوا) الْاَمْسِ (ب) الْبَارِحَةَ گزری ہوئی رات
 ۴۔ کل (آنے والا) عَدَا (ب) بِالْفُؤْدِ وَوَالْاَصَالِ صبح اور شام کے وقت
 ۵۔ منٹ رَقِيقَةٌ ۶۔ گھنٹہ سَاعَةٌ ۷۔ مہینہ شَهْرٌ ۸۔ سال سَنَةٌ
 ۹۔ گزرا ہوا مہینہ رَجَحَلَا مہینہ الشَّهْرِ الْمَاضِي
 ۱۰۔ موجودہ مہینہ : الشَّهْرُ الْجَارِي (ب) ہر روز کُلُّ يَوْمٍ
 ۱۱۔ آئندہ مہینہ : الشَّهْرُ الْمُقْبِلُ (ب) لَيْلًا رات کے وقت
 ۱۲۔ پچھلا سال : السَّنَةُ الْمَاضِيَةٌ (ب) صَبَا حَا صبح کے وقت
 ۱۳۔ آئندہ سال : السَّنَةُ الْقَارِمَةُ ۱۴۔ سیکڑ ثَانِيَةٌ
 قاعدہ نمبر ۱۳۱۔ ٹوٹا۔ وقت میں بتایا جاتا ہے۔

- ۱۔ کیا وقت ہے؟ كِمِ السَّاعَةِ
 تین بجے ہیں۔ السَّاعَةُ ثَلَاثَةٌ
 گیارہ بجے ہیں۔ السَّاعَةُ أَحَدُ عَشَرَ
 (ب) رات کا کب گیا؟ مَتَى ذَهَبَ الْوَلَدُ؟
 تین بجے نی السَّاعَةُ الثَّلَاثَةُ
 ذاتی اعداد استعمال کئے گئے ہیں
 ترتیبی عدد بولا گیا ہے۔

نوٹ:- ۲ عمر یوں بتائی جاتی ہے:-

تہامی عمر کیا ہے؟ کَمَ عُمْرِكَ؟ یا اِنِّیْ کَمَ سَنَۃٍ اَنْتَ؟

بیری عمر بیس سال ہے۔ عُمُرَیْ عِشْرُوْنَ سَنَۃً یا اِنَّا اِنِّیْ عِشْرَیْنِ سَنَۃً

فَاعِلٌ مِّمَّہٗم اِسْمٌ اِیْکَا دَفْعَہٗ۔ مَرَّۃً

دو دفعہ:- مَرَّۃً

تین دفعہ:- ثَلَاثَ مَرَّۃً

وَعِبْرَہٗ

ایک دن:- یَوْمًا یا ذَاتَ یَوْمٍ اِیْکَا رَاتٍ ذَاتَ لَیْلَۃٍ

اَعْدَادٍ تَفْصِیْلِی

(ب) اگر یوں کہنا ہو کہ:- دو دو ہو کر۔ تین تین ہو کر تو اس کے دو طریقے ہیں:-

۱:- ذَاتِی عَدَدٍ کُوْدُو دَفْعَہٗ اَتَے ہیں:-

جَاءُوْا اِثْنِیْنِ اَوْ ثَلَاثِیْنِ وَہٗ دُوْدُو ہُو کَرَّ اَتَے

۲:- عَدُوْ کُوْفَعَالٍ یا مَفْعَلٍ کے وزن پر لاتے ہیں:-

جَاءُوْا اَوْ اُتُّوْا ثَلَاثَۃً وَہٗ سَبَّ تِیْنِ تِیْنِ ہُو کَرَّ

اَتَے:- جَاءُوْا اَوْ اُتُّوْا ثَلَاثَۃً وَہٗ تِیْنِ تِیْنِ ہُو کَرَّ

نوٹ:- اگر تفصیلی عدد کو منسوب کرنا ہو تو یوں کہیں:-

ثَلَاثِیْنِ تِلْکَۃً۔ رُبَّ اَعْمٰلٍ سَیِّئٍ سَدَّ سَبِیْلَہٗ

ہدایت:- عربی گرامر سیکھنے کا سب سے بہتر طریقہ یہ ہے کہ قرآن پاک کی تلاوت روزانہ کی جائے۔ اور ایک ایک لفظ پر غور کیا جائے۔ مثلاً اعداد کا بیان

آپ پڑھ چکے ہیں۔ قرآن پاک سے آپ کو بہت سی مثالیں مل جائیں گی۔ ان کو

پڑھیے اور جو عدد اور محدود کے قاعدے تم پڑھ چکے ہو ان کو جانچو۔ چند ایک آیات
 حسب ذیل ہیں:-

۱۔ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ بِحَدِيثٍ مُبِينٍ (سورۃ یوسف)

۲۔ فَلْيَتَلَطَّفْ بِاللُّغَمِ الْبُرْجَانِيَّةِ (سورۃ یوسف)

۳۔ وَلْيَتَلَطَّفْ فِي كَهْفِهِمْ ثَلَاثَ مِائَةٍ سِنِينَ (سورۃ کہف)

نوٹ:- سورۃ النساء اور سورۃ کہف سے عدد اور محدود کی کافی مثالیں
 ملیں گی *

لفظ کلمہ کا استعمال

یہاں ہم اس لفظ کا صرف ایک استعمال پڑھیں گے یعنی جب اس کے
 معنی ہوتے ہیں "کتنے" یا در کھو اس کے بعد جو اسم ہوگا وہ واحد ہوگا۔ اور
 اس پر دو زبر ہوں گے۔ مثلاً کلمہ قَلِمًا لَكَ تہارے پاس کتنے قلم ہیں؟
 ۱۔ اِنِّیْ كَلِمَةً سَنَةً اَنْتَ ؟ تو کتنے سال کا بیٹا ہے۔ یعنی تہاری کیا عمر

* * *

سوالات

۱۔ عربی میں ترجمہ کرو:-

(۱) ایک قلم۔ دو کتابیں۔ گیارہ سائے۔ بارہ استاد۔ ۲۱ راہیں۔ ۲۲ لڑکے۔

۳ عورتیں۔ ۳۲ طالب علم۔ ۱۱ لڑکیاں۔ ۲۲ لڑکے۔ ۵۱ مرد۔ ۵۲ عورتیں۔ ۶۱

اونٹنیاں۔ ۶۲ کتابیں۔ ۷۱ روپے۔ ۷۲ روپے۔ ۸۱ درہم۔ ۸۲ باغ۔ ۹۱ الفاظ۔

۹۲ حروف۔

۱۱ (ب) ۳ پھول۔ ۱۱ لڑکیاں۔ پانچ استاد۔ چھ کتابیں۔ ۷ دروازے۔ ۸

آدمی۔ ۹ کرے۔ ۱۰ گھنٹے * * *

(ج) ۱۳ اسکن - ۲۴ اکریے - ۱۵ لڑکیاں - ۱۶ عورتیں - ۱۷ قلم - ۱۸ گھوڑے -
 ۱۹ سیل - ۲۰ گائیں - ۲۳ بچے - ۲۴ روپے -
 (د) ۲۰ لڑکے - ۳۰ لڑکیاں - ۴۰ عورتیں - ۵۰ روپے - ۶۰ مکان - ۷۰ کاغذ -
 ۸۰ قلم - ۹۰ کاغذ -

۱۲ - عربی میں ترجمہ کرو :-

(و) ۱۰۰ لڑکے - ۲۰۰ لڑکیاں - ۳۰۰ آدمی - ۴۰۰ کتابیں - ۵۰۰ روپے - ۶۰۰
 روپے - ۷۰۰ میز -

(ب) ۱۰۰ روپیہ - ۲۰۰ مرد - ۳۰۰ سپاہی - ۴۰۰ آدمی - ۵۰۰ کتابیں -

(ج) $\frac{1}{2}$ - $\frac{1}{3}$ - $\frac{1}{4}$ - $\frac{1}{5}$ - $\frac{1}{6}$ - $\frac{1}{7}$ - $\frac{1}{8}$ - $\frac{1}{9}$ - $\frac{1}{10}$ - $\frac{1}{11}$ - $\frac{1}{12}$

۳ - عربی میں ترجمہ کرو -

تمہاری کیا عمر ہے؟ تمہارے کتنے بھائی ہیں - تمہاری کتنی بہنیں ہیں؟
 میری عمر پندرہ سال ہے - میرے چھ بھائی ہیں - میری ایک بہن ہے - تمہارے
 پاس کتنے روپے ہیں - میرے پاس دو سو روپیہ ہے -

۴ :- مندرجہ ذیل کا عربی میں ترجمہ کرو -

(ا) چوتھا سبق - آٹھواں سبق - چھٹا لڑکا - دسواں حصہ - چوتھی لڑکی -

گیارہویں رات - اکیسواں دن - دوسرا سال - تیسرا سال - پہلا سال -

(ب) بدھ - جمعرات - ہفتہ - پیر - جمعہ - پچھلا مہینہ - آئندہ مہینہ - آج -

پچھلا سال -

(ج) کتنے بچے ہیں؟ تمہاری گھڑی میں کیا وقت ہے - جناب عالی - چار

بچے ہیں - تین بچے - چار بچے - پانچ بچے - وہ دو دو ہو کر آئے - وہ چار چار

ہو کر آئے *

۵:- اردو میں ترجمہ کرو۔

أَحَدَ عَشَرَ كُوكِبًا - ثَلَاثَ مِائَةٍ سِتِّينَ - ثَلَاثًا - عِشْرُونَ

صَابِرُونَ - بِضْعَ سِتِّينَ +

ذَاتَ يَوْمٍ - ذَاتَ لَيْلَةٍ

۶:- مندرجہ ذیل کو درست کرو:-

أَرْبَعٌ سَرَجَلًا - تِسْعَةٌ إِمْرَأَةً - مِائَةٌ سَرَجَلًا - أَحَدٌ عَشْرَةَ رَجُلًا

۷:- اسلامی مہینوں اور دنوں کے نام بتاؤ۔

الدَّرْسُ الرَّابِعُ عَشَرَ

فعل کا بیان

فعل کی تعریف تم پڑھ چکے ہو۔ اب فعل کے متعلق ضروری ضروری باتوں کا ذکر کیا جائے گا۔

۱) یاد رکھو۔ فعل کی تین قسمیں ہیں:-

۱- فعل ماضی ۲:- فعل مضارع ۳:- فعل امر

فعل ماضی :- وہ فعل ہے جس سے یہ معلوم ہو۔ کہ کوئی کام زمانہ ماضی میں

ہوا۔ مثلاً ضَرَبَ (اس نے مارا) نَصَرَ (اس نے مدد کی)۔

فعل مضارع :- وہ فعل ہے جس سے کسی کام کا کبھی زمانہ حال اور کبھی

زمانہ مستقبل (آئندہ زمانہ) میں ہونا سمجھا جائے۔ معلوم ہوا۔ کہ ایک فعل دو فعلوں

کا کام دیتا ہے۔ جب چاہیں۔ زمانہ حال کے معنی لے لیں۔ اور جب چاہیں۔

زمانہ مستقبل کے مثلاً ۱۔ یَضْرِبُ (وہ مارتا ہے) ۲۔ یَضْرِبُ (دو مارے گا) †

فعل امر۔ وہ فعل ہے جس کے ذریعے کسی کو کسی کام کے کرنے کا حکم دیا جائے۔ یا کسی کام کے کرنے کے لئے درخواست کی جائے۔ یا کسی کام کے متعلق مشورہ دیا جائے۔ معلوم ہوا کہ اگرچہ امر کے معنی حکم ہیں۔ لیکن فعل امر حکم کے علاوہ درخواست اور مشورہ کے موقع پر بھی بولا جاتا ہے۔ مثلاً

۱۔ اِنْهَبْ اِلَى الْبَابِ دروازے کی طرف جاؤ۔ (اِنْهَبْ فعل امر ہے۔ یہ حکم کے لئے بولا گیا ہے)۔

۲۔ رَبِّ زِدْنِي عِلْمًا۔ اے میرے رب میرا علم زیادہ کر (زِدْ فعل امر ہے۔ درخواست کے موقع پر بولا گیا ہے)۔

۱۳۔ يَا أَيُّهَا الْمَثَلُ قَدْ لَيْلٌ اِلَّا قَلِيلًا تَصْفَهُ ۚ اَوْ اِنْقُصْ مِنْهُ قَلِيلًا ۚ اے مکی اوڑھنے والے رات کو (عبادت کے لئے)..... محوڑا اٹھا کر۔ رات کا نصف یا اس میں سے کچھ کم کرے †

نوٹ:- حضور تمام رات رب العزت کی عبادت میں کھڑے رہتے۔ لکھا ہے۔ کہ آپ کے پاؤں مبارک سوچ گئے۔ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی اور حضور کو مشورہ دیا۔ کہ رات کو محوڑا..... اٹھا کریں †

مثال تبرسم میں قُمْ (اٹھا) اور اِنْقُصْ (کم کر) فعل امر ہیں †

ہدایت:- بعض صرفیوں کے نزدیک فعل کی چار قسمیں ہیں۔ اور چوتھی قسم فعل ہنی ہے لیکن بعض کے نزدیک فعل کی صرف دو قسمیں ہیں:-

ماضی اور مضارع۔ امر اور ہنی فعل مضارع ہی کی صورتیں ہیں۔ مثلاً تَضْرِبُ مضارع ہے۔ اس سے امر بنے گا۔ يَضْرِبُ (تو مار) اور ہنی ہو گا۔ لَا تَضْرِبُ (تو مت مار) لیکن اکثر صرفیوں کا اتفاق اس پر ہے۔ کہ فعل کی

تین قسمیں ہیں۔ ماضی۔ مضارع۔ امر +

۲۔ فعل لازم و فعل متعدی

جس اسم سے کوئی فعل صادر ہو۔ اُسے فاعل کہتے ہیں۔ ہر ایک فعل کا کوئی فاعل ضرور ہوتا ہے۔ کیونکہ فاعل کے بغیر فعل کا وجود میں آنا ممکن ہی نہیں۔ بعض فعل ایسے ہیں کہ بس فاعل ہی کے اُٹنے سے ان کے معنی سمجھ میں آجاتے ہیں۔ ایسے فعل کو فعل لازم کہتے ہیں۔ مثلاً

جَلَسَ زَيْدٌ زَيْدٌ بِيْتًا ۱۲۔ قَامَ زَيْدٌ زَيْدٌ كَهْرًا هُوَا

بعض فعل ایسے ہوتے ہیں کہ صرف فاعل کے اُٹنے سے ان کا مطلب سمجھ میں نہیں آتا۔ مثلاً اگر میں کہوں۔ قَتَلَ زَيْدٌ (زید نے قتل کیا) تو تم فوراً پوچھو گے کس کو قتل کیا؟ معلوم ہوا۔ کہ قَتَلَ ایسا فعل ہے کہ اگرچہ زید اس کا فاعل موجود ہے لیکن پھر بھی اس کا مطلب سمجھ میں نہیں آتا۔ بات پوری نہیں ہوتی۔ لیکن اگر میں یوں کہوں۔

قَتَلَ زَيْدٌ بَكْرًا (زید نے بکر کو قتل کیا) تو بات پوری ہو جاتی ہے۔ اب

اس لئے مطلب سمجھ میں آ گیا ہے۔ کہ فاعل کے علاوہ ہم نے ایک اور اسم کا ذکر کیا ہے۔ یعنی جس پر فعل صادر ہوا ہے۔ ایسے اسم کو مفعول کہتے ہیں۔ پس یاد رکھو۔ وہ فعل جو فاعل کے علاوہ مفعول کو بھی چاہے اُسے فعل مُتَعَدِي کہتے ہیں +

لازم کا مطلب ہے (چمٹنے والا) فعل لازم بس فاعل ہی سے چٹا رہتا ہے۔

اس کے جُدا ہو کر مفعول تک نہیں پہنچتا۔ اس لئے اسے فعل لازم کہتے ہیں۔

اور یہ فاعل کی حالت بتاتا ہے۔ مثلاً مَرَضَ زَيْدٌ زَيْدٌ بِيْتًا هُوَا۔ قَامَ زَيْدٌ

زَيْدٌ سَوِيًّا +

متعدی کا مطلب ہے حد سے گزرنے والا۔ فعل متعدی کا اثر فاعل سے گزر کر مفعول تک پہنچ جاتا ہے۔ اس لئے اسے متعدی کہتے ہیں۔ مثلاً ضَرَبَ زَيْدٌ بَكْرًا۔ زید نے بکر کو مارا۔ زید نے مارا اور بکر بچا رہا۔ زید فاعل اور بکر مفعول *

تم نے سنا ہوگا کہ فلاں بیماری متعدی ہے۔ چونکہ یہ بیماری مریض سے گذر کر دوسرے تک اثر کرتی ہے یعنی مریض کی حد سے گزر جاتی ہے۔ اس لئے اسے متعدی مرض کہتے ہیں *

۳۔ فعل معروف و فعل مجہول

اگر فعل کی نسبت اپنے فاعل کی طرف ہو۔ تو اسے فعل معروف کہتے ہیں مثلاً ضَرَبَ زَيْدٌ بَكْرًا (زید نے مارا) لیکن اگر فعل کی نسبت اپنے مفعول کی طرف ہو۔ تو اسے فعل مجہول کہتے ہیں۔ مثلاً ضَرَبَ زَيْدٌ (زید پیٹا گیا) قَتِلَ زَيْدٌ (زید قتل کیا گیا) *

پہلی مثال کو سنتے ہی ہمیں یہ معلوم ہو جاتا ہے۔ کہ فاعل کون ہے۔ لیکن دوسری مثال سے ہمیں یہ معلوم ہوتا ہے کہ مفعول کون ہے؟

۴۔ فعل مثبت و فعل منفی

حروف نفی چھ ہیں۔ اِنْ - لَنْ - لَمْ - لَمْآ - مَا - لَا۔ اگر ان میں سے کوئی حرف فعل مضارع یا فعل ماضی پر آجائے تو وہ فعل منفی ہوگا۔ ورنہ مثبت مثلاً جَلَسَ وَهُوَ بَيْتًا (فعل مثبت) ۲۔ مَا جَلَسَ وَهُوَ بَيْتًا (فعل منفی) *
نوٹ:- ان تمام حروف کا ذکر مفصل طور پر بعد میں کیا جائے گا۔ یہاں،

صرف فعل مثبت اور فعل منفی کا تصور دلانا مقصود تھا۔ اس لئے مفصل بحث
ہیں کی گئی +

۵۔ فعل تملائی مجرد

حروف اصلی اور حروف زوائد سے تم واقف ہو۔ یاد رکھو۔ اگر کسی فعل کے
فعل ماضی کے صیغہ واحد مذکر غائب میں تین حروف اصلی ہوں۔ اور کوئی زائد حرف
نہ ہو۔ تو اسے تملائی مجرد کہتے ہیں۔ تملائی اس لئے کہ اس میں تین حروف
ہیں۔ اور مجرد اس لئے کہ زائد حروف سے خالی ہے یا پاک ہے۔ مثلاً
خارج وہ نکلا +

۶۔ فعل تملائی مزید فیہ

وہ فعل جس کے فعل ماضی کے صیغہ واحد مذکر غائب میں تین اصلی حروف ہوں
اور باقی زوائد اسے تملائی مزید فیہ کہتے ہیں۔ (تین حروف والا فعل جس میں زیادتی
ہے کہتے ہیں۔ مثلاً خارج اس نے نکالا (اس میں الف زائد ہے)۔

۷۔ ف۔ ع۔ ل

یہ تم پڑھ چکے ہو۔ کہ کسی کلمہ کا اگر وزن بتانا ہو۔ تو عموماً ف۔ ع۔ ل کے ذریعے
بتایا جاتا ہے۔ مثلاً ضرب کا وزن فَعْلُ ہے۔ اور سَمِعَ کا وزن فَعْلَ ہے۔
اس لئے عربوں نے ہر ایک تملائی فعل کے پہلے اصل حرف کو الفاء (ف کلمہ)
اور دوسرے اصل حرف کو العین (عین کلمہ) اور تیسرے اصل حرف کو اللام (لام کلمہ)
کہنا شروع کر دیا +

ہم تو سادہ عبارت میں یہ کہیں گے ضَرَبَ میں "ض" پر زبر ہے۔ لیکن عربی راہ
اس مطلب کو یوں ادا کریں گے۔ ضَرَبَ میں و کلمہ مفتوح ہے +
ایسا ہی ہم کہیں گے۔ ضَرَبَ میں "ض" پر زبر ہے لیکن وہ کہیں گے ضَرَبَ میں
عین کلمہ مفتوح ہے +

ہدایت :- مندرجہ بالا اصطلاحات کو اس موقع پر اچھی طرح سمجھ لو۔ کیونکہ
آئندہ سبقوں میں یہ اکثر استعمال ہونگی +

سُوالات

- ۱۱۔ عربی زبان میں فعل کے کتنے اقسام ہیں۔ ہر ایک کی دو دو مثالیں دو۔
- ۱۲۔ مندرجہ ذیل افعال کی تعریفیں کرو۔ اور مثالوں سے واضح کرو۔
 - ۱۔ فعل لازم۔ ۲۔ فعل مُتَعَدِّی۔ ۳۔ فعل معروف۔ ۴۔ فعل مجہول۔
- ۱۳۔ مندرجہ ذیل افعال میں سے فعل لازم اور فعل مُتَعَدِّی جدا کرو۔

دَاخَلَ (وہ داخل ہوا) شَرِبَ (اس نے پیا) سَرَّحَ (وہ لوٹا) أَكَلَ (اس نے کھایا) كَتَبَ (اس نے لکھا) جَاءَ (وہ آیا)۔ ذَهَبَ (وہ گیا) +
- ۴۔ فعل ثلاثی مجرد اور فعل ثلاثی مزید فیہ سے تم کیا سمجھتے ہو۔ مثالوں سے واضح کرو۔

۵۔ تین مثالیں دو۔ جن سے یہ معلوم ہو۔ کہ تم اصطلاحات ذیل کو سمجھتے ہو۔

و کلمہ۔ عین کلمہ۔ لام کلمہ +

الدَّهْرُ مِنَ الْخَامِسِ عَشَرَ

فعل ماضی کا بیان

فعل ماضی وہ فعل ہے۔ جس سے کسی کام کا گذشتہ زمانے میں واقع ہونا سمجھا جائے۔ مثلاً ذَهَبَ زَيْدٌ (زید گیا) اس میں ذَهَبَ فعل ماضی ہے۔
فعل ماضی کی چھ قسمیں ہیں اور وہ یہ ہیں (۱) ماضی مُطلق۔ (۲) ماضی قریب۔
(۳) ماضی بعید (۴) ماضی شکبیہ (۵) ماضی تمثالی۔ (۶) ماضی استمراری۔
جس فعل سے صرف یہی معلوم ہو کہ کام گذشتہ زمانے میں ہوا۔ اور یہ نہ پتہ چلے۔ کہ اس کام کو واقع ہوئے تھوڑا عرصہ گزرا ہے یا زیادہ اُسے فعل ماضی مُطلق کہتے ہیں +

فعل ماضی مُطلق کی وجہ تسمیہ

عربی میں مُطلق کہتے ہیں آزاد کو۔ یعنی جس پر کوئی پابندی کوئی قید نہ ہو۔ فعل ماضی مُطلق کو مُطلق اس لئے کہتے ہیں۔ کہ یہ فعل زمانہ قریب اور زمانہ بعید کی قید سے آزاد ہوتا ہے۔ مثلاً جب ہم کہتے ہیں ذَهَبَ زَيْدٌ (زید گیا) تو اس سے یہ معلوم نہیں ہوتا۔ کہ ابھی گیا ہے یا اس کو گئے ہوئے زیادہ عرصہ گزر گیا ہے ہم نے وقت کی کوئی قید نہیں لگائی۔ لیکن اگر کہیں قَدْ ذَهَبَ زَيْدٌ تو اس کا مطلب ہوگا زید ابھی گیا ہے (زمانہ قریب کی قید لگا دی گئی ہے)۔ ایسا ہی كَانْ ذَهَبَ (وہ گیا تھا) میں ہم نے زمانہ بعید کی قید لگا دی ہے +

ماضی مطلق کی گردان

شخص	جنس	واحد	تثنیہ	جمع
غَائِب	مذکر	(۱) فَعَلَ	(۲) فَعَلَا	(۳) فَعَلُوا
غَائِب	مؤنث	(۴) فَعَلَتْ	(۵) فَعَلْنَا	(۶) فَعَلْنَ
فُعَلِّبُ	مذکر	(۷) فَعَلَّتْ	(۸) فَعَلَّمَا	(۹) فَعَلْتُمْ
فُعَلِّبُ	مؤنث	(۱۰) فَعَلَّتِ	(۱۱) فَعَلَّمَا	(۱۲) فَعَلْتُنَّ
مُتَكَلِّمٌ	مذکر	(۱۳) فَعَلْتُ	(۱۴) فَعَلْنَا	(۱۵) فَعَلْنَا
مُتَكَلِّمَةٌ	مؤنث	(۱۶) فَعَلْتُ	(۱۷) فَعَلْنَا	(۱۸) فَعَلْنَا

غور کرنے سے تم کو معلوم ہوگا کہ فعل کی مختلف صورتیں ہیں۔ مثلاً
فَعَلَ میں تینوں حروف مَفْتُوح - فَعَلَا اس میں اَلِف زیادہ - فَعَلُوا میں
"و" اور "اَلِف" زیادہ ہیں وغیرہ وغیرہ۔ عربی میں فعل کی ایسی صورت کو صیغہ کہتے
ہیں۔ چونکہ عربی میں تثنیہ کا صیغہ بھی ہے۔ اس لئے جہاں یہی تھا۔ کہ عربی میں
فعل کے اٹھارہ صیغے ہوں گے۔ جیسا کہ نقشہ میں درج کئے ہیں لیکن اگر آپ غور
سے نقشہ کو پڑھیں گے۔ تو آپ کو معلوم ہوگا۔ کہ اصل تیرہ صیغے ہیں۔ کیونکہ۔

۱۔ فَعَلَّمَا دو دفعہ آیا ہے۔ ۳۔ فَعَلْنَا چار دفعہ آیا ہے۔

۲۔ فَعَلْتُ دو دفعہ آیا ہے۔ لیکن گردان میں عموماً چودہ صیغے آتے ہیں۔

چودہ صیغے حسب ذیل اوزان پر آتے ہیں :-

۱۔ فَعَلَ	۲۔ فَعَلَا	۳۔ فَعَلُوا	۴۔ فَعَلْتَ	۵۔ فَعَلْنَا	۶۔ فَعَلْنَا
۷۔ فَعَلْتُمْ	۸۔ فَعَلْتُمْ	۹۔ فَعَلْتُمْ	۱۰۔ فَعَلْتِ	۱۱۔ فَعَلْنَا	۱۲۔ فَعَلْتُنَّ
۱۳۔ فَعَلْتُ	۱۴۔ فَعَلْتُ	۱۵۔ فَعَلْنَا	۱۶۔ فَعَلْنَا	۱۷۔ فَعَلْنَا	۱۸۔ فَعَلْنَا

نارسی کا ایک لفظ یاد رکھیں۔ گرامر کی کتابوں میں یہ بہت استعمال ہوتا ہے۔ وہ لفظ ہے گردان۔ مسلسل صیغوں کے مجموعہ کو گردان کہتے ہیں۔ جس طرح پھولوں کو ٹاگے میں پرو کر ہم ہار نام رکھ لیتے ہیں۔ اسی طرح صیغوں کو ایک جگہ جمع کر کے ہم "گردان" کہتے ہیں۔ عربی میں گردان کو "صرف" کہتے ہیں۔ گردان تو گردانیدن (لوٹانا) سے ہے۔ چونکہ تمام صیغوں کو شروع سے آخر تک لوٹاتے ہیں۔ اس لئے یہ نام رکھا گیا ہے۔

صرف کا مطلب ہے بدنا پھرنا چونکہ تمام صیغے بدلتے ہیں۔ اس لئے ان کے اس مجموعہ کو صرف بھی کہتے ہیں۔ صرف (گران) کی دو قسمیں ہیں جن کا بیان مناسب موقع پر کیا جائے گا:

یاد رکھو صرفیوں نے فعل کی باعتبار حروف کے چار قسمیں کی ہیں:-

- (۱) جس میں سب حروف صحیح ہوں اسے فعل صحیح کہتے ہیں مثلاً شَرِبَ اُسے پیا
- (۲) جس میں حرف علت ہو اسے فعل معتل کہتے ہیں مثلاً وَعَدَا اُس نے وعدہ کیا
- (۳) جس میں ہمزہ ہو اسے فعل مہموز کہتے ہیں مثلاً اَمَرَ اُس نے حکم دیا
- (۴) جس میں دو حرف ہمجنس ہوں اسے مضاعف کہتے ہیں مثلاً مَدَّ اُس نے کھینچا

ان میں سے تین مفصل بیان بعد میں کیا جائیگا۔ اب ہم صرف فعل صحیح کا بیان پڑھنے لگیں گے۔ اگر تم سے کسی اور فعل کی گردان کرنے کو کہا جائے۔ تو مندرجہ بالا صیغوں کے وزن پر گردان کرو۔ مثلاً شَرِبَ کی گردان کرنی ہو۔ تو یوں کریں گے۔ شَرِبَ - شَرِبَا - شَرِبُوا - شَرِبَتْ - شَرِبْتَا - شَرِبْتُمْ وغیرہ

شَرِبَ سے گردان کرنی ہو تو یوں کریں گے۔

شَرِبَ - شَرِبَا - شَرِبُوا - شَرِبَتْ - شَرِبْتَا - شَرِبْتُمْ وغیرہ

ضمیموں کی شناخت اور مطلب

۱- فَعَلَ اس نے کیا (فاعل مذکر ہے) یہ اصلی فعل ہے۔ کوئی علامت نہیں پائی جاتی۔

۲- فَعَلَا ان دو نے کیا (" " " " اس میں ۲ زیادہ ہے۔

۳- فَعَلُوا ان سب نے کیا (" " " " اس میں ۳ زیادہ ہے اور ایک الف آخر میں ہے

۴- فَعَلْتُمْ اس نے کیا (فاعل مؤنث ہے) اس میں ت ساکن زیادہ ہے۔

۵- فَعَلْنَا ان دو نے کیا (" " " " اس میں ت اور ۱ زیادہ ہیں۔

۶- فَعَلْنَا ان سب نے کیا (" " " " اس میں ن زبردالا زیادہ ہے۔

۷- فَعَلْتُمْ تو نے کیا (فاعل مذکر ہے) اس میں ت زبردوالی زیادہ ہے۔

۸- فَعَلْتُمَا تم دو نے کیا (" " " " اس میں قما زیادہ ہے

۹- فَعَلْتُمْ تم سب نے کیا (" " " " اس میں تھم زیادہ ہے

۱۰- فَعَلْتُمْ تو نے کیا (فاعل مؤنث ہے) اس میں ت زبردوالی زیادہ ہے۔

۱۱- فَعَلْتُمَا تم دو نے کیا (" " " " اس میں جو زیادتی ہے آپ پڑھ چکے ہیں۔

۱۲- فَعَلْتُمْ تم سب نے کیا (" " " " اس میں تھم زیادہ ہے۔

۱۳- فَعَلْتُمْ میں نے کیا (فاعل مذکر اور مؤنث دونوں ہو سکتے ہیں) اس میں ت زیادہ ہے

۱۴- فَعَلْنَا ہم دو نے کیا (فاعل مذکر تثنیہ۔ مؤنث تثنیہ۔ مذکر جمع) ہمیں نا زیادہ ہے

ضمیمہ مستتر۔ ضمیر بارز

تم سوچ رہے ہو گے کہ فَعَلَ۔ فَعَلَا وغیرہ میں کوئی ضمیر تو معلوم نہیں ہوتی پھر

”اُس نے“ انہوں نے“ وغیرہ کس لفظ کا ترجمہ ہے؟ یاد رکھو ضمیر فعل کے ساتھ متصل

ہے اور رعایت اتصال سے مثل جزو فعل کے ہو گئی ہے مثلاً فَعَلَ اور فَعَلْتُمْ میں تو

مکھنے میں بھی نہیں آتی فعل دراصل ہے ھُوَ فَعَلَ اور فَعَلَتْ ہے یہی فَعَلَتْ چونکہ

یہ ضمیر ظاہر نہیں اس لئے اسے مُسْتَدْرَجٌ پویشیدہ کہتے ہیں۔ باقی صیغوں میں جو ضمیریں

متصل ہیں وہ حسب ذیل ہیں: - ا۔ و۔ ن۔ ت۔ تہا۔ تم۔ ت۔ ت۔ ت۔ نا۔

تجاؤ کس کس صیغے کے ساتھ متصل ہیں؟ چونکہ یہ ضمیریں ظاہر ہیں اس لئے انکو پارز کہتے ہیں

امتحان میں یوں سوال آتا ہے کہ مندرجہ ذیل الفاظ کیا کیا صیغے ہیں۔ اور ان کا

کیا مطلب ہے:- ضَرَبَ - ضَرَبْتَ - ضَرَبْتُ - ضَرَبْتِ +

اس سوال کو یوں حل کریں گے:-

۱۔ پہلے تو ہر ایک کا مطلب بتائیں گے۔ جیسا کہ اوپر بیان ہو چکا ہے +

۲۔ پھر یہ بتائیں گے کہ اس کا فاعل مذکر ہے یا مؤنث۔

۳۔ پھر یہ بتائیں گے کہ یہ فعل غائب کے لئے ہے یا مخاطب کے لئے۔ یا متکلم

کئے۔

۴۔ پھر یہ بتائیں گے کہ اس کا فاعل واحد ہے یا تثنیہ یا جمع۔

ان چاروں باتوں کو مختصر طور پر یوں بتائیں گے:-

ضَرَبَ ۱۔ صیغہ واحد مذکر غائب

۲۔ اس نے مارا

ضَرَبْتَ ۱۔ تو نے مارا ۲۔ صیغہ واحد مذکر مخاطب

ضَرَبْتِ ۱۔ ان سب نے مارا ۲۔ صیغہ جمع مذکر غائب

ضروری نوٹ:- دماغی مطلق کے صیغے دعا کے موقع پر بھی استعمال ہوتے ہیں۔

مثلاً ۱۔ دَامَ ظِلُّكَ اَبَاكَ سَابِغًا مِمَّا رَجَعَهُ اللهُ تَعَالَى۔ اللہ

تعالیٰ اس پر رحم کرے۔ ۲۔ طَالَ عُمْرُكَ اَسْ كِي عَمْرٍ وَاَزْهَبْ۔ ۳۔ صَبَّحَ اللهُ عَنَّا

خدا اس پر راضی ہو۔ ۴۔ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ الْعَدَانُ بِرَحْمَتِهِ

ہیں۔ اس کے بنانے کا طریقہ یہ ہے کہ ماضی مطلق کے پہلے لفظ قد لگا یا جاتا ہے:-

قَدْ ذَهَبَ وہ ابھی گیا ہے۔

قَدْ جَاءَ وہ ابھی آیا ہے۔

اس کی گردان ماضی مطلق کی طرح کرو۔ اور ساتھ لفظ قد لگاتے جاؤ مثلاً:-

قَدْ ضَرَبَ۔ قَدْ ضَرَبْنَا وغیرہ۔ گردان خود مکمل کرو۔

۱۲۔ یاد رکھو قد کا لفظ تحقیق۔ البتہ وغیرہ کے معنوں میں بھی آتا ہے مثلاً:-

قَدْ جَاءَ كُمْ رَسُولٌ تَحْقِيقًا تمہارے پاس رسول آیا۔

قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ تَحْقِيقًا نماز کھڑی ہو گئی ہے۔

قَدْ جَاءَ إِلَى رَسُولِهِ يَتِيًّا اس کا رسول میرے پاس آیا۔

نوٹ:- قَدْ عملاً فعل کے ساتھ ہوتا ہے لیکن قَسَمِيَّةً فقروں میں فعل کیساتھ

نہیں ہوتا۔ بلکہ عطفیہ مثلاً قَدْ وَاللَّهِ أَحْسَنَتْ خُدا کی قسم تم نے اچھا کیا۔

قَدْ لَعَنِي بَيْتٌ سَاهِرًا مجھے اپنی جان کی قسم میں نے تمام رات جاگ کر کالی۔

۳۔ ماضی بعید کا بیان

جس فعل ماضی سے یہ پتہ چلے کہ کام کو ختم ہوئے بہت دیر ہو گئی ہے۔ اسے

ماضی بعید کہتے ہیں۔ مثلاً كَانْ ذَهَبَ وہ گیا تھا۔

ماضی بعید کے بنانے کا طریقہ یہ ہے۔ کہ ماضی مطلق کے پہلے لفظ كَانْ لگا

ویں۔ مثلاً كَانْ ضَرَبَ اس نے مارا تھا۔ كَانْ كَتَبَ اس نے لکھا تھا۔

لیکن یاد رکھو ماضی مطلق کے جیسے کے ساتھ ساتھ كَانْ کا صیغہ بھی بدلتا جائیگا

مثلاً:- ۱۔ كَانْ ضَرَبَ ۲۔ كَانَا ضَرَبْنَا ۳۔ كَانُوا ضَرَبْنَا وغیرہ وغیرہ۔ لہذا كَانْ

کی گردان یاد کرو:-

(مذکر غائب)	كَانَ	كَانَا	كَانُوا
(مؤنث غائب)	كَانَتْ	كَانَتَا	كَانَتُنَّ
(مذکر مخاطب)	كَنتَ	كُنْتَا	كُنْتُمْ
(مؤنث مخاطب)	كُنْتِ	كُنْتُمَا	كُنْتُمْ
(مؤنث اور مذکر منکر کلمہ)	كُنْتُ	كُنَّا	

اب معنی سمجھ لو۔ کان ضربیک اس نے مارا تھا۔ کنت ضربیک تو نے مارا تھا۔
کنت ضربیک تو ایک عورت نے مارا تھا۔ کنتم ضربیک تم سب نے مارا تھا وغیرہ۔
نوٹ:- ماضی بعید کے پہلے بھی لفظ قد تحقیق کے معنی میں آسکتا ہے۔
قَدْ كَانَ ذَهَبٌ تحقیق وہ گیا تھا
قَدْ كَانُوا انصبوا تحقیق وہ سب گئے تھے وغیرہ وغیرہ *

۴:- جب کان اور فعل کے درمیان اسم آجائے تو کان کا صیغہ بدلنے کی ضرورت نہیں مثلاً:- كَانِ الرَّجَالُ يُشْرَبُونَ آدمی پی چکے تھے۔ اگرچہ شربوا جمع کا صیغہ ہے مگر ہم نے کان استعمال کیا ہے *

۴- ماضی شکبیہ کا بیان

جس فعل ماضی سے یہ پتہ چلے کہ کام ہونے میں شبہ ہے یا شک ہے شاید ہوا ہو۔
اسے ماضی شکبیہ کہتے ہیں مثلاً "وہ گیا ہوگا" بولنے والے کا یہ مطلب ہوتا ہے کہ اسے
پتہ نہیں *

ماضی شکبیہ کے بنانے کا طریقہ یہ ہے کہ ماضی مطلق کے پہلے اعلیٰ لگاتے ہیں

مثلاً لَعَلَّمَا ضَرَبَ اس نے مارا ہوگا ۱۲۔ لَعَلَّمَا ضَرَبَ كَيْ اِن دو نے مارا ہوگا۔ لَعَلَّمَا
ضَرَبُوْنَا اِن سب نے مارا ہوگا۔ باقی گردان خود پوری کر دو ۛ

۵۔ ماضی تمنائی کا بیان

ماضی مطلق کے پہلے لیتماً لگانے سے ماضی تمنائی بن جاتی ہے اور مطلب یہ
ہوتا ہے کہ اس فعل سے تمنا یعنی خواہش پائی جاتی ہے کہ کاش ایسا ہوتا مثلاً۔
لِیْتَمَّازَھَبَ کَاش وہ جاتا! لِیْتَمَّازَھَبَا کَاش وہ دو مرد جاتے!
لِیْتَمَّازَھَبْتُ کَاش میں جاتا! وغیرہ وغیرہ آپ گردان کر سکتے ہیں ۛ
اگر اس ماضی سے شرط مراد ہو تو اسے ماضی شرطی کہو۔ مثلاً:۔ کَوْ لَا عِیْتُ
لِیْتَمَّازَھَبْتُ (منقولہ) اگر حضرت علیؓ نہ ہوتے تو۔۔۔ عمرؓ ہلاک ہو جاتا۔
نوشی:۔ ماضی استمراری کا بیان فعل مضارع کے بعد آئے گا۔ یہاں مناسب
نہیں معلوم ہوتا۔ کیونکہ۔۔۔ ماضی استمراری کا صیغہ فعل مضارع سے بنتا ہے ۛ

فعل ماضی مجہول

قاعدہ:۔ فعل ماضی مجہول فعل معروف سے بنتا ہے اس طرح کہ ماضی مطلق کے
صیغہ میں آخری حرف سے پہلے حرف کو کسرو دے کر اس سے پہلے پختے حروف
متحرک ہوں۔ ان کو ضمہ دیا جاتا ہے۔ اور مجہول کا صیغہ بن جاتا ہے مثلاً۔
۱۔ قَتَلَ (اس نے قتل کیا) سے قَتُلُ (وہ قتل کیا گیا) فعل ماضی مجہول ہے۔
۱۲۔ أَخْرَجَ (اس نے نکالا) سے أُخْرِجَ (وہ نکالا گیا) " " " " "۔

۳ :- تَقَبَّلَ (اس نے قبول کیا) سے تَقَبَّلَ (اس کو قبول کیا گیا) فعل ماضی مجہول ہے
 صِدَائِمًا :- یاد رکھو ضمہ کے بعد جو الف ہوگا اُسے داؤ سے تبدیل کر دیا جائیگا۔

مَثَلًا قَاتِلٌ سے فعل مجہول بنے گا قَاتِلٌ۔ اسی طرح

حَاطَبٌ فعل مجہول بنے گا حَاطَبٌ *

فعل ماضی مجہول کی گردان یوں ہوگی :- ضَرَبَ - ضَرَبَا - ضَرَبُوا - ضَرَبَتْ - ضَرَبْتَا
 ضَرَبْتَنَ - ضَرَبْتِنَا - ضَرَبْتُمْ - ضَرَبْتُنَّ - ضَرَبْتُمَا - ضَرَبْتُنَّ - ضَرَبْتُمْ *
 ضَرَبْتِنَا *

غور کرنے سے معلوم ہوگا کہ فعل ماضی مجہول کی گردان فعل ماضی معروف ہی
 کی طرح ہے۔ صرف حرکات کا فرق ہے *

فعل ماضی قریب سے بھی مجہول کا صیغہ آتا ہے۔ مثلاً قَدْ ضَرَبَ اس نے مارا
 ہے، سے قَدْ ضَرَبَ (وہ پیٹا گیا ہے) یاد رہے لفظ قَدْ تبدیل نہیں ہوگا۔ بلکہ
 صرف ماضی مطلق کا صیغہ بدلیگا۔ مثلاً قَدْ ضَرَبَ - قَدْ ضَرَبَا - قَدْ ضَرَبُوا -
 باقی گردان تم خود کر لو *

فعل ماضی بعید سے بھی مجہول کا صیغہ بن سکتا ہے۔ یہاں کَانَ کو ساتھ ساتھ
 بدلتے جائیں گے۔ لیکن مجہول صرف ماضی مطلق کے صیغوں کو بنایا جائے گا مثلاً:-
 کَانَ ضَرَبَ - کَانَ ضَرَبَا - کَانَ ضَرَبُوا - وغیرہ وغیرہ *

ماضی شکیہ سے بھی مجہول کا صیغہ بن سکتا ہے۔ مثلاً لَعَلَّمَا ضَرَبَ (وہ پیٹا گیا
 ہوگا) لَعَلَّمَا قَتَلَ (وہ قتل کیا گیا ہوگا) یہاں بھی صرف ماضی مطلق کے صیغوں کو
 مجہول بنایا جائے گا۔ مثلاً:-

لَعَلَّمَا ضَرَبَ - لَعَلَّمَا ضَرَبَا - لَعَلَّمَا ضَرَبُوا - وغیرہ *

جس طرح ماضی معروف کے پہلے ما اور لا حروف ہنی داخل کئے جاتے ہیں۔

اسی طرح ماضی مجہول کے پہلے بھی یہ حرف داخل کئے جاتے ہیں۔ مثلاً ما ضرب وہ نہ پٹیا گیا۔ ما فتح الباب دروازہ نہ کھولا گیا۔ لا ذبح الثور ولا ذبح البقرۃ

ہدایت۔ فعل مجہول کا فاعل تو معلوم ہوتا نہیں۔ لیکن صرف ولولوں کے فعل مجہول کے مفعول کو نائب فاعل کا نام دے دیا ہے۔ کیونکہ یہ مفعول فاعل کے قائم مقام ہوتا ہے۔ نیز اس مفعول کو مفعول مالم یسم فاعلہ کہتے ہیں۔ کیونکہ اس کے فاعل کا نام نہیں لیا جاتا۔

صَا ئِرُ مَتَّصِلٌ مَنصُوبٌ

جو ضمیریں بطور مفعول کے مستعمل ہیں وہ حسب ذیل ہیں:-

(۱) ا۔ ہما۔ ہم۔ ہا۔ ہما۔ ہن۔ ک۔ کما۔ کم۔ ک۔ کہا۔

کن۔ کنی۔ نا۔ مثلاً ضربتہ میں نے اس کو مارا۔ ضربتہ بنی اس نے مجھے مارا وغیرہ۔

پدانت:- لا کی آواز حرف ساکن کے بعد واؤ مجہول جیسی ہوتی ہے مثلاً

اضربہ (ا ذکر ہو) اسے مارو۔

صَا ئِرُ مَنفَصِلٌ مَنصُوبٌ

رب اگر ہم ضمیر پر زور دینا چاہیں تو لفظ ای یا زیادہ کرتے ہیں۔ مثلاً:-

ایاک تعبد و ایاک نستعین ہم صرف تیری عبادت کرتے

ہیں اور تجھ ہی سے مدد مانگتے ہیں۔

گردان یوں ہوگی:- ایاء۔ ایاهما۔ ایاهم۔ ایاهن۔

ایاک۔ ایاکم۔ ایاکد۔ ایاک۔ ایاکم۔ ایاکن۔ ایائی۔ ایائنا۔

۱۳۔ مندرجہ ذیل مثالوں پر غور کیجئے:-

۱۱۔ جَلَسَ - ذَهَبَ - فَتَحَ - (رتینوں حروف مفتوح ہیں)

(درمیانی حرف مکسور)

۱۲۔ شَرِبَ - شَهِدَ

(درمیانی حرف مضمووم)

۱۳۔ كَرَّمَ - شَرَّفَ -

ان مثالوں کا ظاہر ہے کہ باطنی معروف کے پہلے اور تیسرے حرف پر ہمیشہ زبر ہے۔
ہیں۔ لیکن درمیانی حرف پر کبھی زبر اور کبھی زیر اور کبھی پیش ہوتا ہے۔ اس کے
واسطے تم کو ہمیشہ نجات دیکھنی چاہیے۔ تمہاری سہولت کے لئے چند افعال
دیئے جاتے ہیں۔

فَعْلٌ

فَعْلٌ

فَعْلٌ

ضَعُفَ وہ کمزور ہوا

شَرِبَ اُس نے پیا۔

رَاحَلَ وہ داخل ہوا۔

قَرَّبَ وہ قریب ہوا

سَمِعَ اس نے سنا

جَلَسَ وہ بیٹھا

بَعُدَ وہ دور ہوا

لَبَسَ اُس نے پہنا

ذَهَبَ وہ گیا

كَرَّمَ وہ بزرگ ہوا

فَرِحَ وہ خوش ہوا

حَضَرَ وہ حاضر ہوا

شَرَّفَ وہ بزرگ ہوا

عَلِمَ اُس نے جانا

لَصَرَ اُس نے دکی

كَبُرَ وہ بزرگ ہوا

فَوهِمَ اس نے سمجھا

عَسَلَ اس نے دھویا

حَزَنَ وہ غمگین ہوا

كَتَبَ اس نے لکھا

ضَمِكَ وہ ہنسا

طَلَعَ ظاہر ہوا (سُوج)

خَشِيَ وہ ڈرا

عَرَبَ غروب ہوا (")

صَعِدَ وہ چڑھا

خَرَجَ وہ نکلا

نَدِمَ وہ شرمندہ ہوا

نَزَلَ وہ اترا

رَضِيَ وہ راضی ہوا

طَلَبَ اس نے مانگا

ظَفِرَ وہ غالب آیا۔

لَعَثَ اس نے بھیجا

فَعَلَ

جَدَا اس نے پایا

فَدَا اس نے پکڑا

رَبَا وہ بھاگا

رَمَا اس نے حکم دیا

رَقَلَ اس نے قتل کیا

عَدَا اس نے وعدہ کیا

ظَرَ اس نے دیکھا

فَعِلَ

حَفِظَ اس نے زبانی یاد کیا

غَضِبَ وہ غمے ہوا

خَسِرَ اس نے نقصان اٹھایا

حَمِدَ اس نے تعریف کی

لَعِبَ وہ کھیلا

حَسِبَ اس نے گمان کیا

عَمِلَ اس نے کیا

ہدایت :- یاد رکھو فعل ماضی کے پہلے اگر "ا" آجائے تو فعل مضارع کے

نی پیدا ہو جاتے ہیں مثلاً :-

إِنِ الْوَيْحَىٰ لِلْمُصَلِّينَ إِذَا قَامُوا لِلصَّلَاةِ وَآذَانَ الْقُرْآنِ

اور جب قرآن پڑھا جائے

سُؤَالَات

۱۱- ضَرَبُوا - ضَرَبْنَ - ضَرَبْتُمْ میں واحد پر کیا تبدیلی ہوئی۔

(پنجاب میٹرک ۱۹۳۶ء)

۱۲- شَرِبْنَا - فَتَحْنَا کیا کیا صیغے ہیں۔ (پنجاب میٹرک ۱۹۳۶ء)

۱۳- جَلَسْتُ - دَخَلْتُ کیا کیا صیغے ہیں اور سَمِعْتُ - سَمِعْتُ

سَمِعْتُ میں تغیر (تبدیلی) حرکات کے جو فرق نمایاں ہو ہے۔ وہ بتاؤ۔

(پنجاب میٹرک ۱۹۳۵ء)

۱۴- مَا اور لَا ماضی پر داخل ہو کر کیا معنی پیدا کرتے ہیں۔ دونوں کے استعمال

میں کیا فرق ہے مثالوں سے واضح کرو۔ (پنجاب ۱۹۳۵ء)

۵۔ مندرجہ ذیل کو درست کرو:-

كُنْتُ كَرْمِيْنًا - كَانُوا سَمِيْعًا - كُنْتُمْ اَكْلًا - (پنجاب ۱۹۳۱ء)

۶۔ مندرجہ ذیل کیا کیا جیسے ہیں:-

..... زَهَبْنَا - كَفَرُوا - دَخَلْنَا - ضَرَبْنَا -

۱۶۔ مندرجہ ذیل کو درست کرو:-

كُنْتُ سَمِيْعًا - كَانُوا زَهَبًا - كَانَتْ زَهَبًا - كُنْتُ دَخَلًا - كُنْتُ دَخَلًا +

۱۸۔ مندرجہ ذیل فقروں میں کیا فرق ہے:-

۱۔ زَهَبَ زَيْدٌ ۲۔ قَدْ زَهَبَ زَيْدٌ ۳۔ كَانْ زَهَبَ زَيْدٌ ۴۔ مَا

زَهَبَ زَيْدٌ ۵۔ مَا زَهَبَ زَيْدٌ قَطُّ ۶۔ قَدْ ضَرَبَ زَيْدٌ ۷۔ كَانْ

ضَرَبَ زَيْدٌ ۸۔ لَعَلَّ مَا ضَرَبَ زَيْدٌ +

۱۹۔ ماضی قریب - ماضی بعید - ماضی شکیہ اور ماضی تمنائی کے بنانے کے طریقے

مثالوں سے واضح کرو۔

۱۰۔ مندرجہ ذیل کو اپنے فقروں میں استعمال کرو:-

قَدْ - كَانْ - قَطُّ - مَا - لَا - اِنَّا - لَعَلَّهَا - لَيْتَمَا -

۱۱۔ كَانْ اور اِيَّاهُ کی گروائیں کرو۔ اور ان میں سے چار جیسے استعمال کرو +

۱۱۲۔ عربی میں ترجمہ کرو:-

(ک) وہ بیٹھا میں ہنسا۔ ہم دوڑے۔ وہ غصے ہوا۔ وہ راضی ہوئی۔ سورج نکلا

چاند غروب ہوا۔ تو کسی شہر حبیبل جنت کر گیا۔ سمجھے لکھا ان آدمیوں نے

دیکھا ان عورتوں نے کہا۔ زید اور بکر نے مال جمع کیا۔

(ب) نہ اُس نے پڑھا اور نہ لکھا۔ نہ اُس نے کیا اور نہ کہا نہ وہ آیا اور نہ ہم سوئے

تم نہ آئے۔ بشیر نہ گیا۔ سورج نہ نکلا۔ چاند نہ ڈوبا۔ مولوی صاحب نہ آئے۔

اُس نے نہ کھایا اور نہ پیا *

(ج) بشیر چلا گیا ہے۔ سورج غروب ہو گیا ہے۔ چاند نکل آیا ہے۔ گھنٹی بج

گئی ہے۔ مولوی صاحب تشریح لے آئے ہیں۔ ستارے نکل آئے ہیں *

(ح) وہ گیا تھا۔ وہ آئے تھے۔ تم سب گئی تمہیں۔ ہم نے پیا تھا۔ ہم دو گئے

تھے۔ میں نے لکھا تھا۔ تم سب نے مارا تھا *

(خ) اللہ اس پر رحم کرے۔ آپ کا سایہ ہمیشہ رہے۔ اس کی عمر دراز ہو۔

خدا اس پر راضی ہو۔ اللہ تعالیٰ ان پر رحمت بھیجے *

(ن) اس نے پڑھا ہوگا۔ میں نے لکھا ہوگا۔ وہ دو آئے ہوں گے۔ تم گئے

ہو گے۔ اس عورت نے دیکھا ہوگا۔

۱۳:- مندرجہ ذیل الفاظ میں جو اِلف اور واؤ ہیں۔ ان کے متعلق تم کیا جانتے ہو

فَعَلُوا - عمرو *

۱۴:- مندرجہ ذیل کا مطلب اُردو میں بتاؤ :-

۱- اِنْ اَقْرَبْنَا الْقُرْآنَ ۲- اِنْ اَلْوَدَّيْ لِلصَّلَاةِ ۳- قَدْ قَضَيْتِ الصَّلَاةَ

۴- مَا لِنُصْرَانِيَدُ ۵- قَدْ كَانَتْ قَضَيْتِ الصَّلَاةَ ۶- اِنْ اِحْضَرَ

۱۵:- فعل ماضی مجہول بنانے کا کیا طریقہ ہے۔ مثالوں سے واضح کرو۔

۱۶:- عربی میں ترجمہ کرو۔

وہ دو قتل کئے گئے۔ دروازہ کھولا گیا۔ پانی پیا گیا۔ اس کی مدد کی گئی۔ تم دو

مدد دیئے گئے۔ تم سب پیئے گئے۔ خط لکھا گیا۔ اس کے ساتھ وعدہ کیا گیا۔

اس کو مخاطب کیا گیا۔ چور پکڑا گیا *

الدَّرْسُ السَّادِسُ عَشَرَ

فعل مضارع معروف

فعل مضارع کا صیغہ فعل باضی کے شروع میں ا-ت-ی-ن میں سے ایک حرف لگانے سے بنتا ہے۔ ان حروف کو حروف المضارعیۃ کہتے ہیں۔ کیونکہ انہی کے ذریعے فعل مضارع بنتا ہے۔ ان حروف کا مجموعہ ہے ایتین یا نائی ہے۔ مندرجہ ذیل نکتے پر غور کرو تاکہ تم کو معلوم ہو جائے کہ ان حروف میں سے ہر ایک حرف کون کون سے صیغے پر داخل کیا جاتا ہے۔

شخص	جنس	واحد	تشبیہ	جمع
غائب	مذکر	يَفْعَلُ	يَفْعَلَانِ	يَفْعَلُونَ
غائب	مؤنث	تَفْعَلُ	تَفْعَلَانِ	يَفْعَلْنَ
مخاطب	مذکر	تَفْعَلُ	تَفْعَلَانِ	تَفْعَلُونَ
مخاطب	مؤنث	تَفْعَلْنَ	تَفْعَلَانِ	تَفْعَلْنَ
مُتَكَلِّمٌ	مذکر: مؤنث	أَفْعَلُ	أَفْعَلَانِ	أَفْعَلُونَ

غور کرنے سے تم کو مندرجہ ذیل باتیں معلوم ہوں گی۔

۱۔ ی میں چار صیغوں کے پہلے آئی ہے جو مذکر غائب (واحد - تشبیہ - جمع) اور ایک جمع

مؤنث غائب

۲۔ ت میں آٹھ صیغوں کے پہلے آئی ہے جو واحد و تشبیہ مؤنث غائب اور ۴ مذکر اور مؤنث

مخاطب (واحد - تشبیہ - جمع)

۳۔ ا میں ایک صیغے کے پہلے آیا ہے جو مذکر اور مؤنث واحد متکلم میں مشترک ہے۔

۱۲۔ ن ایک صیغہ کے پہلے آیا ہے اور یہ صیغہ تشبیہ و جمع مذکر مؤنث متکلم میں مشترک ہے
 ۱۵۔ تَفْعَلَانِ میں غائب یعنی یہ تشبیہ مؤنث غائب۔ تشبیہ مذکر مخاطب۔ اور تشبیہ مؤنث
 مخاطب میں مشترک ہے۔

۱۴۔ تَفْعَلُ دو صیغوں میں مشترک ہے۔ واحد مؤنث غائب اور واحد مذکر مخاطب۔

۱۶۔ مندرجہ بالا باتوں کے علاوہ تم کو دوسری باتیں بھی معلوم ہوں گی۔ مثلاً کہیں اَلْف
 اور لُون زیادہ کہئے گئے ہیں۔ کہیں واؤ اور لُون بڑھائے گئے ہیں۔ کہیں صرف لُون
 زیادہ کیا گیا ہے۔ تم خود ان کو سمجھنے کی کوشش کرو۔ اور سب سے بہتر طریقہ تو یہ ہے
 کہ اس گردان کو حفظ یاد کر کے دیگر افعال سے گردائیں کرو۔ جتنی زیادہ گردائیں یاد کرینگے
 اتنا ہی فائدہ ہوگا۔

امتحان میں یوں سوال آتا ہے۔ کہ فلاں کیا کیا صیغے ہیں۔ اور ان کے کیا کیا

معنی ہیں۔ اس لئے اب ہمیں صیغوں کے معنی پر غور کرنا ہے۔

۱۱۔ يَفْعَلُ صیغہ واحد مذکر غائب ۱۔ وہ کرتا ہے ۲۔ وہ کرے گا

۱۲۔ يَفْعَلَانِ صیغہ تشبیہ مذکر غائب ۱۔ وہ دو کرتے ہیں ۲۔ وہ دو کریں گے

۱۳۔ يَفْعَلُونَ صیغہ جمع مذکر غائب ۱۔ وہ سب کرتے ہیں ۲۔ وہ سب کریں گے

۱۴۔ تَفْعَلُ صیغہ واحد مؤنث غائب ۱۔ وہ کرتی ہے ۲۔ وہ کرے گی

صداؤں سے بہتر یہ ہے کہ تم خود باقی صیغوں کے معانی سمجھو۔ مندرجہ بالا مثالوں

کو مد نظر رکھ کر ترجمہ کرو اور صیغہ بتاؤ۔

زمانہ حال اور زمانہ مستقبل

مندرجہ بالا مثالوں سے ظاہر ہے کہ فعل مضارع دو فعلوں کا کام دیتا ہے۔ جب

چاہیں زمانہ حال کے لئے اسے استعمال کریں۔ اور جب چاہیں زمانہ مستقبل کے لئے

اگر ہمیں یہ کہنا ہو کہ وہ کرتا ہے۔ تو ہم فعل مضارع يَفْعَلُ استعمال کریں گے۔ اور اگر

ہمیں یہ کہنا ہو کہ ۱۔ "وہ کریگا" تو پھر بھی ہم یَفْعَلُ ہی کو استعمال کریں گے۔
لیکن فعل مضارع کو زمانہ حال یا زمانہ مستقبل سے خاص بھی کیا جاسکتا ہے۔ ایسا
صیغہ بھی بنا سکتے ہیں۔ جو صرف زمانہ حال ہی کے لئے ہو۔ اور ایسا صیغہ بھی بن سکتا
ہے جو صرف زمانہ مستقبل کے معنی دے۔ مثلاً

زمانہ حال سے مختص

اگر فعل مضارع کے پہلے لام مفتوح (ل) یا حرف قَدْ لگا دیں تو مضارع کے
معنی زمانہ حال سے خاص ہو جاتے ہیں جیسے۔

(ا) ۱۱۔ كَيَضْرِبُ البته وہ مارتا ہے۔ ۲۔ لَيَفْعَلُ البته وہ کرتا ہے۔

(ب) ۱۱۔ قَدْ يَضْرِبُ وہ کبھی کبھی مارتا ہے ۲۔ قَدْ يَفْعَلُ وہ کبھی کبھی کرتا ہے۔

زمانہ مستقبل سے مختص

اگر فعل مضارع کو زمانہ مستقبل سے مختص کرنا ہو۔ تو اس کے پہلے س یا سَوَفَ
داخل کرو۔ یا لام تاکید (ل) زیادہ کر کے نون ثقیدہ یا خفیفہ آخر میں بڑھاؤ۔ مثلاً۔

۱۔ سَيَفْعَلُ وہ ابھی کریگا۔ ۲۔ سَيَقُولُ وہ ابھی کہیگا۔

۱۳۔ كَلَّا سَوَفَ تَعْلَمُونَ البته تم جان لو گے ہم۔ لَنْسَأَلَنَّكُمْ البته ہم ان سے سوال کریں گے

فعل مضارع پر مختلف حروف

(سَوَفَ۔ س) مضارع کو زمانہ مستقبل سے خاص کرنے کے لئے "سَوَفَ" کو

استعمال کرتے ہیں۔ اور کبھی "سَوَفَ" کا اختصار "س" داخل کرتے ہیں۔ مثلاً

۱۔ وَمَنْ يَفْعَلْ ذَلِكَ عَدُوًّا وَإِنَّا نَطْلُبُ مَا نَسُوفُ نُصَلِّيَنَّاهُ نَاسًا۔ اور جو کوئی کرے یہ

تعدی سے اور ظلم سے البته داخل کریں گے ہم اسکو آگ میں ۲۔ سَيَقُولُ السُّفَهَاءُ مِنَ النَّاسِ

تشیاب کہیں گے یہ فوٹ لوگوں میں سے۔ ۱۳۔ سَنَبِيْنَهُ فِي مَوْبِعِهِ۔ ہم اس کو

اس کی جگہ واضح کریں گے۔

لوٹا۔ کبھی بس مستقبل قریب کے معنی دیتا ہے اور سنووت مستقبل بعید کے مثلاً
سَيَفْعَلُ وہ ابھی کریگا لیکن سنووت اَفْعَلٌ میں بعد میں کرے گا۔ سنووت اَلْخَيْرُ لَكَ
میں آگے چل کر تجھے بتاؤں گا۔

۱۲۔ سنووت کے پہلے لام تاکید بھی آسکتا ہے مثلاً وَلَسَنُوتُ اُحْبِبُكَ مَرَاتَبَكَ فَنَرَضِي
رہا۔ لا) مضارع مثبت سے مضارع منفی بنانے کیلئے اس پر مایا لا کو داخل
کیا جاتا ہے مثلاً مَا يَذُوقُ وہ نہیں چماتا۔ لَا اَعْلَمُ میں نہیں جانتا۔ لَا تَعْلَمُونَ تم نہیں
جانتے فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ پس نہیں ڈراؤ پر ان کے اور نہ وہ غم کھائیں گے۔
(عَوْضٌ) اگر مضارع پر لفظ "عَوْضٌ" داخل کریں تو مضارع منفی کی تاکید ہو
جاتی ہے مثلاً لَا اُقَابِرُكَ عَوْضٌ میں نہیں ہرگز نہیں چھوڑوں گا۔ لَا اَشْتَرِي
لَحْمًا مِنْ هَذَا الدُّكَّانِ عَوْضٌ۔ میں اس دکان سے کبھی گوشت نہیں خریدوں گا۔
رَكَانٌ) اگر مضارع پر كَانَ داخل کیا جائے تو ماضی استمراری بن جاتی ہے۔
مثلاً: كَانَ يَفْعَلُ وہ کیا کرتا تھا۔ كَانَا يَفْعَلَانِ وہ دو کیا کرتے تھے۔ ۱۳۔ كَانُوا
يَفْعَلُونَ وہ سب کیا کرتے تھے وغیرہ وغیرہ۔

ہدایت: مضارع کے جیسے کے ساتھ كَانَ کا صیغہ بھی بدلتا جائیگا۔ باقی

گردان خود پوری کرو۔

الْمَرَّافِعُ النَّصَبُ - الْجَمْعُ

مندرجہ ذیل مثالوں پر غور کرو۔

(۱) ۱۔ جَاءَ سَرِيحٌ زَيْدٌ آيا۔ ۲۔ سَرَّيْتُ سَرِيحًا میں نے زید کو دیکھا۔ ۳۔

مَرَّ سَرِيحٌ بِزَيْدٍ میں زید کے پاس سے گزرا۔

نَبَأَ اِحْوَاءُ عَاقِلًا وَاثًا آيا۔ ۲۔ سَرَّيْتُ عَاقِلًا میں نے واثا کو دیکھا۔ ۳۔

مَرَاتُ بِعَاقِلٍ میں دانا کے پاس سے گزرا۔

مندرجہ بالا مثالوں سے ظاہر ہے کہ ہر ایک واحد اسم جبکہ اس کے پہلے (اَلْ) نہ ہو اپنے آخری حرف کی صورت کے لحاظ سے تین قسم کا ہوتا ہے یا یوں کہو کہ اس کی تین حالتیں ہوتی ہیں۔

۱۔ باتو آخری حرف پر یہ علامت (وا) ہوگی جیسے سَرَيِدٌ میں دال پر

۲۔ یا آخری حرف پر یہ علامت (یاا) ہوگی جیسے سَرَيِدًا میں دال پر یہ علامت (اا)

ہے اور دُءًا میں ہمزہ پر یہ علامت (") ہے۔

۳۔ یا آخری حرف کے نیچے یہ علامت (ر) ہوگی مثلاً سَرَيِدٍ میں دال کے نیچے۔

اس علامت (وا) کو عربی میں رُفَع کہتے ہیں۔ اور جس لفظ پر یہ علامت ہو اسے مَرْفُوع کہتے ہیں مثلاً جَاءَ سَرَيِدٌ میں زید مرفوع ہے۔

اس علامت (را) کو عربی میں نَصَب کہتے ہیں اور جس لفظ پر یہ علامت ہو اسے مَنصُوب کہتے ہیں سَرَأَيْتُ سَرَيِدًا میں زید منصوب ہے۔

اس علامت (ر) کو عربی میں جَر کہتے ہیں۔ اور جس لفظ میں یہ علامت ہو اسے مَجْرُور کہتے ہیں مثلاً مَرَاتُ بِعَاقِلٍ میں زید مجرور ہے۔

تشبیہ کے آخر میں یا یہ علامت (ان) ہوتی ہے یا یُن مثلاً جَاءَ سَرَجُلَانِ دو آدمی آئے۔ مَرَاتُ بِرَجُلَيْنِ میں دو آدمیوں کے پاس سے گزرا۔

جمع مذکر سالم کے آخر میں کبھی وَن کبھی یُن علامت ہوتی ہے۔ مثلاً جَاءَ

مُسْلِمُونَ مسلمان آئے۔ مَرَاتُ بِمُسْلِمِينَ میں مسلمانوں کے پاس سے گزرا۔

جمع مؤنث سالم کے آخر میں کبھی اَت کبھی اِیت علامتیں ہوتی ہیں مثلاً

جَاءَ مُسْلِمَاتٌ مسلمان عورتیں آئیں۔ سَرَأَيْتُ مُسْلِمَاتٍ میں نے مسلمان

عورتوں کو دیکھا۔

مندرجہ بالا علامتوں کو ظاہر کرنے کو اعراب لگانا کہتے ہیں۔ اعراب کا بیان حصہ
نحو میں کیا جائے گا۔ اس موقع پر صرف مندرجہ ذیل اصطلاحات کو غور سے سمجھ لو۔
رُفَع - لَصَب - جَز - مَرْفُوعٌ مِّنْصُوبٌ - مَجْرُوزٌ - اِعْرَابٌ *

فِعْلٌ مُضَارِعٌ كَالِاِعْرَابِ

جس طرح اسم کی تین حالتیں ہیں۔ اسی طرح فعل مضارع کی تین حالتیں ہیں۔
۱۔ رُفَعِی حَالَتٌ: فعل مضارع کی رُفَعِی حَالَتٌ ضَمَّة سے ظاہر کی جاتی ہے۔ لیکن چار
تثنیوں کے آخر میں نون مکسور زیادہ کیا جاتا ہے۔ اور تین صیغوں میں نون مفتوح زیادہ
کیا جاتا ہے۔ اس نون کو نون اعرابی کہتے ہیں۔ کیونکہ یہ نون اعراب کے لئے زیادہ
کیا جاتا ہے۔ یہ نون ضمَّة کے عوض آتا ہے۔ بعض حروف کے اُنے سے یہ نون گر جاتا ہے
ہدایت ۱۔ یاد رکھو جمع مؤنث غائب اور مخاطب کے آخر میں جو نون مفتوح
ہے۔ اُسے نون ضمیر کہتے ہیں۔ یہ نون ہمیشہ قائم رہتا ہے *

گردان دیکھ کر نون اعرابی معلوم کرو۔ نیز یہ بتاؤ۔ کہ مضارع کے آخری حرف پر
کہاں کہاں ضمَّة ہے؟

۲۔ لَصَبِی حَالَتٌ: مضارع کی لَصَبِی حَالَتٌ فِتْح سے ظاہر کرتے ہیں۔ چند حروف
جب مضارع پر داخل کئے جاتے ہیں تو وہ مضارع کو حالت لَصَبِی میں کر دیتے ہیں
ان حروف کا مفصل بیان ابھی آئے گا۔ مثلاً ایک حرف ہے لَنْ۔ جب اُسے
مضارع پر داخل کریں۔ تو مضارع منصوب ہوگا۔ مثلاً لَنْ یَفْعَلْ وہ ہرگز نہیں کریگا
(لام مفتوح ہے)۔

۳۔ جَزْمِی حَالَتٌ: اسم کی تو تیسری حالت ہے جَزْمِی۔ لیکن مضارع کی
تیسری حالت کا نام ہے جَزْمِی حَالَتٌ۔ بعض حروف مضارع پر داخل ہو کر اس کے

آخر حرف کو جزم دیتے ہیں مثلاً کہہ کے آنے سے مضارع کا آخر حرف مجزوم ہوگا۔ جلیسے۔
لَمْ يَفْعَلْ اس نے نہ کیا۔ ۲۔ لَمْ يَضْرِبْ اس نے نہ مارا۔

لفظ مضارع

مضارع کا مطلب ہے مشابہت رکھنے والا۔ چونکہ اسم کس طرح فعل مضارع کا اعراب بھی بدلتا رہتا ہے۔ کبھی یہ مرفوع ہوتا ہے کبھی منصوب اور کبھی مجزوم۔ اس لئے اسے فعل مضارع کہتے ہیں۔ گویا حرکت کی تبدیلی میں یہ اسم سے مشابہت رکھتا ہے۔

مضارع پر لُـن داخل کرنے سے تبدیلیاں

مضارع پر لُـن داخل ہو تو مضارع کا صیغہ مستقبل کے معنی کے ساتھ خاص ہو جاتا ہے۔ اور اس میں تاکید نفی کے معنی پیدا ہو جاتے ہیں۔ مثلاً لَنْ يَفْعَلَ وہ ہرگز نہیں کرے گا۔

یہودی اور نصرانی اپنے آپ کو جنت کے دعویٰ دار سمجھتے تھے۔ اور بڑے دعویٰ سے کہتے تھے۔ لَنْ يَدْخُلَ الْجَنَّةَ الْآمِنُونَ كَانْ هُوَ اَوْ لَصَارَى۔ ہرگز نہ داخل ہوگا بہشت میں مگر جو کوئی ہوگا یہودی یا نصرانی۔

موسیٰؑ کی قوم اسی بات پر ضد کر بیٹھی۔ کہ جب تک خدا کو دیکھ نہ لیں گے ایمان نہیں لائیں گے اسی واسطے وہ موسیٰؑ کو کہتے تھے: لَنْ نُوَدِّعَكَ حَتَّى تَرَى اللّٰهَ جَهَنَّمَ اَمْ نَحْمُومُ هَرَّكَ اِيْمَانٍ نَحْمُومُ لَآئِسٍ كَے واسطے تمہارے یہاں تک کہ دیکھیں ہم اللہ کو ظاہر۔

لُـن کے داخل کرنے سے معنوی تبدیلی کے علاوہ لفظی تبدیلیاں بھی ہوتی ہیں۔ ان کو سمجھنے کے لئے مندرجہ ذیل دو گروہوں پر غور کرو۔ ایک بغیر لُـن کے ہے۔ اور ایک پر لُـن داخل کیا گیا ہے۔

فعل مضارع معروف

۱- یَفْعَلُ	۲- يَفْعَلَانِ	۳- يَفْعَلُونَ
۴- تَفْعَلُ	۵- تَفْعَلَانِ	۶- يَفْعَلْنَ
۷- تَفْعَلُ	۸- تَفْعَلَانِ	۹- تَفْعَلُونَ
۱۰- تَفْعَلَيْنِ	۱۱- تَفْعَلَانِ	۱۲- تَفْعَلْنَ
۱۳- أَفْعَلُ	۱۴- تَفْعَلُ	۱۵- تَفْعَلْنَ

غور کرنے کے بعد تم کو مندرجہ ذیل باتیں معلوم ہونگی :-
۱۔ مضارع کے جس صیغے میں ہمزی حرف پر پیش تھا۔ لَنْ آئے سے اس پر زبر آ گیا ہے۔ دیکھو نمبر ۱-۲-۳-۴-۵-۶-۷-۸-۹-۱۰-۱۱-۱۲-۱۳-۱۴-۱۵

۱۲۔ لَنْ اعرابی تمام صیغوں سے گر گئے ہیں دیکھو نمبر ۲-۳-۴-۵-۶ وغیرہ۔
۱۳۔ لَنْ ضمیر پر کوئی عمل نہیں کیا۔ دیکھو نمبر ۶-۷-۸-۹-۱۰-۱۱-۱۲-۱۳

ہدایت :- لَنْ کے علاوہ تین اور حرف ہیں جو لَنْ جیسا عمل کرتے ہیں۔ ان چاروں حرف کو لَوْ اَصْبَحُ الْمَضَارِعُ یعنی مضارع کو نصب دینے والے حرف کہا جاتا ہے اور وہ حسب ذیل ہیں :- لَنْ ۲- اَنْ ۲- كَيْ ۲- اِنْ ۲۔

نوٹ :- لَنْ اختصار ہے لَا اَنْ کا ہمزہ تحقیقاً حذف ہو گیا اور لَا اَنْ رہا۔ الف بوجہ التقادس انین کے حذف ہو کر لَنْ ہوا اور دستور المبتدی) معنی کے لحاظ سے لَنْ متروک ہے لَا يَكُونُ اَنْ کا (ایسا نہیں ہو گا کہ) لَنْ تَفْعَلُ ایسا نہیں ہو گا کہ وہ کرے یعنی

۱۲۔ اَنْ :- (۱) اَنْ تَذْهَبِ اِنْ تَذْهَبِ میں امید کرتا ہوں کہ تم جاؤ گے۔ (۲) عَلَيْنَا اَنْ تَذْهَبِ نہیں ضرور جانا چاہیے

۱۳۔ کئی :- ۱۔ اَسْلَمْتُ كَيْ اَنْ خَلَّ الْجَنَّةُ میں اسلام لایا تاکہ جنت میں داخل ہو جاؤں۔ (۲) جَدَّتْ كَيْ اَضْرَبَ سُرَيْدًا میں آیتا تاکہ زید کو ماروں

۴:- اِذْنَ - جواب میں آتا ہے مثلاً ایک شخص کہتا ہے اَسَلَمْتُ بِسْمِ اللَّهِ (میں نے مذہب اسلام قبول کیا) دوسرا اس کے جواب میں کہتا ہے اِذْنَ تَدْخُلُ الْجَنَّةَ (تب تو جنت میں داخل ہوگا)۔ (۲) یا مثلاً ایک شخص کہتا ہے اِنَّا آتَيْنَاكَ عِنْدَ امِينٍ تِرَةً پاس کل آؤنگا۔ دوسرا جواب دیتا ہے اِذْنَ اَكْرَمَكَ - تب میں تمہاری عزت کروں گا۔

مضارع پر لَمَّ داخل کرنا

مضارع کے صیغے پر لَمَّ داخل کیا جائے تو کبھی ماضی منفی اور کبھی ماضی منفی مؤکد کے معنی پیدا ہو جاتے ہیں۔ اور اسے نفی بحد بَلَمَّ کہتے ہیں۔ جحد کا مطلب ہے انکار۔ مثالیں حسب ذیل ہیں:-

۱- لَمَّ يَقْتُلْ اس نے قتل نہیں کیا۔ ۲- لَمَّ يَفْعَلْ اس نے نہیں کیا (ماضی منفی)

۳- لَمَّ يَكُنْ وَلَمَّ يُولَدْ ہرگز نہیں جنا اس نے اور ہرگز نہیں جنا گیا وہ (اللہ تعالیٰ)

مضارع پر جب لَمَّ داخل کیا جائے تو چند لفظی تبدیلیاں ہوتی ہیں۔ ان کو سمجھنے کے لئے مندرجہ ذیل گروان پر غور کرو:-

۱- لَمَّ يَفْعَلْ ۲ لَمَّ يَفْعَلُوا ۳ لَمَّ يَفْعَلُوا ۴ لَمَّ تَفْعَلْ ۵ لَمَّ تَفْعَلَا - ۶
لَمَّ يَفْعَلَنْ ۷ لَمَّ تَفْعَلْ ۸ لَمَّ تَفْعَلَا ۹ لَمَّ تَفْعَلُوا ۱۰ لَمَّ تَفْعَلِي
۱۱- لَمَّ تَفْعَلَا ۱۲ لَمَّ تَفْعَلَنْ ۱۳ لَمَّ اَفْعَلْ ۱۴ لَمَّ تَفْعَلْ *

مندرجہ بالا گروان پر غور کرنے سے تم کو مندرجہ ذیل باتیں معلوم ہونگی:-

۱- جس صیغے پر لَمَّ کے ایسے فتح آتا ہے وہاں لَمَّ کے ایسے جزم ہے (دیکھو نمبر ۱-۲ وغیرہ)

۲- وہ نون اعرابی جو لَمَّ کے ایسے گر جاتے ہیں لَمَّ کے ایسے بھی گر جاتے ہیں (دیکھو نمبر ۲-۳ وغیرہ)

۳- لَمَّ کی طرح لَمَّ بھی نون ضمیر پر کوئی عمل نہیں کرتا اور وہ قائم رہتے ہیں (دیکھو نمبر ۴-۵)

نوٹ:- جن صیغوں کو لَمَّ جزم دیتا ہے اگر ان کے آخر میں کوئی حرف علت ہو تو

وہ لَمَّ کے آنے سے گرجانا ہے مثلاً: ۱۔ يَدْعُوْهُ سَلْمًا يَدْعُ (واؤ گرجائی)

(۲) يَزِيْهِ سَلْمًا يَدْعُ (ی گرجائی)

(۳) يَخْشَى سَلْمًا يَخْشَى (الف گرجائی)

صدا پت: لَمَّ کے علاوہ لَمَّا۔ لَآ۔ لَإِ۔ لَانِ مضارع کے جواز عم ہیں۔ ان کا بیان ان کے موقع پر آئے گا۔ یہاں صرف لَمَّ اور لَمَّا کا استعمال بتایا جائے گا۔ اگر مضارع پر لَمَّ اور لَمَّا داخل کریں۔ تو باضی منفی کے معنی پیدا ہوتے ہیں لیکن اگر لَمَّا داخل کریں تو نفی زمانہ حال تکا مُتَمَدِّد ہوتی ہے۔ یا یوں یاد رکھو کہ لَمَّ کے آنے سے تَوَفَعْلٌ کی نفی ہوگی۔ اور لَمَّا کے آنے سے قَدْ فَعْلٌ کی۔ مثلاً (۱) لَمَّا يَدْعُ خُلٌّ وہ نہ داخل ہوا۔ (۲) لَمَّا يَدْعُ خُلٌّ وہ ابھی تک داخل نہیں ہوا۔ (۳) لَمَّا يَدْعُ خُلٌّ عَذَابٌ ابھی تک انہوں نے میرا عذاب نہیں چکھا ہے (۴) لَمَّا يَدْعُ خُلٌّ اٰلِیْمَانٌ فِی تَلْوِیْکُمْ ابھی تک تمہارے دلوں میں ایمان داخل نہیں ہوا (ہے) * لَمَّ اور لَمَّ کے قواعد نظم میں یوں بیان کئے گئے ہیں۔

نظم

پانچ صیغوں میں کرے گا وہ زہر	لَمَّ مضارع پر لگائے تو اگر!
اب بجلائے صنمہ کے فتحہ ہوا	ہیں یہی وہ پانچ جن پر ضمہ تھا
سات صیغوں سے وہ بے ردئی بریا	نون اعرابی کو دیتا ہے گرا
خاص مستقبل کے معنی اے جواں	اور مضارع کو ہے دیتا بے گماں

جزم دے گا پانچ صیغوں کو سدا
لَمَّ کے آجانے سے اب ساکن ہوئے
مثل لَمَّ کے یاد رکھو یہ قاعدہ

لَمَّ مضارع پر اگر آجائے گا
ہیں یہی وہ پانچ جو مضموم تھے
نون اعرابی گرائے سات جا۔

اور مضارع کو ہے دیتا ہے خطر ماضی معنی کے معنی اسے پس
حرف علت ہووے آخر میں اگر لَمَّ لگائے جب تو اس کو دوڑ کر
(مردی مشتاق احمد صاحب)

مضارع پر نون ثقیلہ اور نون خفیفہ

مضارع مستقبل کے معنوں میں تاکید پیدا کرنے کے واسطے مضارع کے پہلے لام مفتوح
(ل) اور آخر میں نون مشدود (ن) یا نون ساکن (ن) زیادہ کرتے ہیں۔ مثلاً
لَيَفْعَلَنَّ وہ ضرور کریگا۔ لَيَفْعَلَنَّ وہ ضرور کرے گا۔ نون مشدود کو نون ثقیلہ
کہتے ہیں۔ ثقیل کہتے ہیں بھاری کو چونکہ اس نون کا تلفظ ثقیل ہے۔ اس لئے
اسے نون ثقیلہ کہتے ہیں۔ لیکن نون ساکن کا تلفظ ثقیل نہیں۔ بلکہ خفیف یعنی (ہلکا)
ہے۔ اس لئے نون ساکن کو نون خفیفہ کہتے ہیں۔

مندرجہ ذیل گردان میں مضارع پر نون ثقیلہ داخل کیا گیا ہے۔ اس گردان کو بڑے
غور سے پڑھو۔

(۱) لَيَفْعَلَنَّ (۲) لَيَفْعَلَنَّ (۳) لَيَفْعَلَنَّ (۴) لَيَفْعَلَنَّ (۵) لَيَفْعَلَنَّ
(۶) لَيَفْعَلَنَّ (۷) لَيَفْعَلَنَّ (۸) لَيَفْعَلَنَّ (۹) لَيَفْعَلَنَّ (۱۰) لَيَفْعَلَنَّ
(۱۱) لَيَفْعَلَنَّ (۱۲) لَيَفْعَلَنَّ (۱۳) لَيَفْعَلَنَّ (۱۴) لَيَفْعَلَنَّ

اگر تم گردان پر غور کرو گے تو تمہیں مندرجہ ذیل باتیں معلوم ہوں گی۔ اور جب
بھی مضارع پر نون ثقیلہ داخل کرو۔ تو ان باتوں کا خیال رکھو۔

۱۔ نون ثقیلہ مضارع کے سب جینوں کے ساتھ آیا ہے۔ ۲۔ سات جگہ سے نون
اعرابی گر گیا ہے۔ مثلاً لَيَفْعَلَنَّ سے لَيَفْعَلَنَّ بنا ہے۔ اصل میں لَيَفْعَلَنَّ
تھا، باقی چھ جگہ تم خود معلوم کرو۔ ۳۔ جمع مؤنث غائب اور جمع مؤنث حاضر میں
نون ثقیلہ سے پہلے اَلَتْ زیادہ کیا گیا ہے۔ مثلاً لَيَفْعَلَنَّ۔ لَيَفْعَلَنَّ اس اَلَتْ

کو الف فاعل کہتے ہیں۔ کیونکہ یہ نون ضمیر اور نون ثقیلہ کو جدا کر دیتا ہے۔ فاعل کا مطلب ہے جدا کرنے والا۔ ۴۔ جہاں نون ثقیلہ کے پہلے الف ہے وہاں یہ نون مکسور ہے۔ لیکن جہاں اس کے پہلے الف نہیں ہے وہاں یہ مفتوح ہے۔ مثلاً لَيَفْعَلَنَّ (نون ثقیلہ مفتوح ہے) لیکن لَيَفْعَلَنَّ میں نون ثقیلہ مکسور ہے۔ (دیگر صیغے خود معادوم کروم)۔ ۵۔ نون اعرابی گر جانے کے بعد جمع مذکر غائب اور حاضر کے صیغے سے آخری و گر گئی ہے۔ مثلاً لَيَفْعَلُونَ جمع مذکر غائب کا صیغہ ہے۔ جب اس پر لام تاکید اور نون ثقیلہ داخل کیا۔ تو لَيَفْعَلُونَ بنا۔ ایسا ہی جمع مذکر حاضر پر نون ثقیلہ داخل کیا۔ تو بنا لَتَفْعَلُونَ۔ ۶۔ نون اعرابی گر جانے کے بعد واحد مؤنث حاضر کے صیغے سے آخری سی گر گئی ہے۔ مثلاً تَفْعَلِينَ سے لَتَفْعَلِينَ بنا ہے۔

۷۔ نون ثقیلہ سے پہلے چھ صیغوں میں الف ہے۔ (بتاؤ کہاں کہاں) ۸۔ نون ثقیلہ کے پہلے جو لام ہے وہ کہیں مفتوح ہے۔ کہیں مضموم اور کہیں مکسور (بتاؤ کہاں مفتوح ہے کہاں مکسور ہے اور کہاں مضموم)۔

مضارع پر نون خفیفہ

نون خفیفہ صرف آٹھ صیغوں پر داخل کیا جاتا ہے۔ گردان حسب ذیل ہے۔

(۱) لَيَفْعَلَنَّ	صیغہ واحد مذکر غائب	(۴) لَتَفْعَلَنَّ	صیغہ واحد مذکر حاضر
(۲) لَيَفْعَلَنَّ	صیغہ جمع مذکر غائب	(۵) لَتَفْعَلَنَّ	صیغہ جمع مذکر حاضر
(۳) لَتَفْعَلَنَّ	صیغہ واحد مؤنث غائب	(۶) لَتَفْعَلَنَّ	صیغہ واحد مؤنث حاضر

۱۔ لَأَفْعَلَنَّ صیغہ واحد مذکر مؤنث متکلم
 ۲۔ لَنَفْعَلَنَّ صیغہ تثنیہ و جمع۔ مذکر مؤنث متکلم

ہدایت ہے۔ اگر تم غور کرو گے تو معلوم ہو گا۔ کہ مندرجہ بالا وہی آٹھ صیغے ہیں۔ جہاں

نون ثقیلہ کے پہلے الف نہیں تھا۔

تھوڑی دیر اور غور کرو گے تو تمہیں وہ تمام تبدیلیاں معلوم ہر جائیں گی۔ جو نون خفیفہ داخل کرنے سے پیدا ہوئی ہیں۔ ہدائت :- نون خفیفہ چونکہ ساکن ہوتا ہے اسلئے الف کے بعد واقع نہیں ہو سکتا کیونکہ اس طرح دو ساکن حرف اکٹھے ہو جاتے ہیں اور ایسا اجتماع ساکنین کلام عرب میں دشوار ہے ہاں کوئی لوگ الف کے بعد بھی نون خفیفہ لے آتے ہیں فعل مضارع کا آخری سے پہلا حرف کبھی مفتوح کبھی مکسور اور کبھی مضموم ہوتا ہے۔ اس حرف کی حرکت لغات ہی سے معلوم ہو سکتی ہے۔ اس لئے تمہاری آسانی کے لئے چند افعال دیئے جاتے ہیں۔

ایک مفید نقشہ

ماضی	معانی	مضارع	ماضی	معانی	مضارع
ضَرَبَ	اس نے مارا	يَضْرِبُ (ب) ابعث	اس نے بھیجا	يَبْعَثُ	
نَزَلَ	وہ اترا	يَنْزِلُ	اس نے تعریف کی	يُحَمِّدُ	
رَجَعَ	وہ لوٹا	يَرْجِعُ	دہ خوش ہوا	يَفْرَحُ	
عَفَرَ	اس نے معاف کیا	يَغْفِرُ	اس نے سمجھا	يَفْهَمُ	
صَبَرَ	اس نے صبر کیا	يُصْبِرُ	اس نے سنا	يَسْمَعُ	
عَرَفَ	اس نے پہچانا	يَعْرِفُ	وہ شرمندہ ہوا	يَنْدَمُ	
دَخَلَ	وہ داخل ہوا	يَدْخُلُ (د) قال	اس نے کہا	يَقُولُ	
كَتَبَ	اس نے لکھا	يَكْتُبُ	وہ پہنچا	يَصِلُ	
شَكَرَ	اس نے شکر کیا	يَشْكُرُ	وہ آیا	يَجِيئُ	
نَظَرَ	اس نے دیکھا	يَنْظُرُ	وہ چلا	يَمْشِي	
خَرَجَ	وہ نکلا	يَخْرُجُ			

نوٹ :- جزو ال کے مضارع خاص طریقوں سے بنتے ہیں جن کا ذکر بعد میں آئیگا۔

امتحانی سوالات

۱۔ جَلَسَتْ - دَخَلْنَا - تَأْكُلْنَ - يَشْرَبْنَ کیا کیا صیغے ہیں (پنجاب میٹرک ۱۹۳۵ء)

۲۔ لَفَّحْنَا کیا کیا صیغے ہو سکتا ہے ؟ (پنجاب میٹرک ۱۹۳۵ء)

۳۔ شَرِبْنَا - فَحْنَا - يَأْكُلْنَ - يَجْلِسُونَ کیا کیا صیغے ہیں ؟ (پنجاب میٹرک ۱۹۳۵ء)

۴۔ تَفَعَّلَ کیا کیا صیغے ہو سکتا ہے اور اس کے کیا کیا معنی ہو سکتے ہیں (پنجاب میٹرک ۱۹۳۵ء)

۵۔ قَالَ - جَاءَ - لَمْ تَشْتُمْ - تَنْفَرُ کون کون سے فعل ہیں۔ ہر ایک کا اردو

میں ترجمہ لکھو۔ (پنجاب میٹرک ۱۹۳۵ء)

۶۔ ذیل کے صیغے بتاؤ اور ان کا اردو میں ترجمہ لکھو۔

لَنْ يَكْذِبُنَّ - لَنْ تَشْرَبْنَ - لَنْ تَسْمَعَنَّ - (پنجاب میٹرک ۱۹۳۱ء)

۷۔ مندرجہ ذیل حروف کو فعل مضارع پر داخل کرو۔ اور اس فعل کے معنی اردو

میں بتاؤ۔ س - سَوَتْ - لَمْ - لَنْ - قَدْ - ن - ن -

۸۔ مندرجہ ذیل الفاظ کو درست کرو اور درستی کی وجہ بھی بتاؤ۔

۱۔ لَنْ يَكْذِبَنَّ ۲۔ لَمْ يَفْعَلُونَ ۳۔ كَانْ يَفْعَلُونَ ۴۔ كُنْتُمْ يَفْعَلُونَ

۹۔ فعل مضارع پر لَمْ اور لَنْ داخل کرنے سے کون کونسی لفظی اور معنوی تبدیلیاں

پیدا ہوتی ہیں۔ مثالوں سے واضح کرو۔

۱۰۔ مندرجہ ذیل افعال فعل مضارع کے کون کون سے صیغے سے بنائے گئے ہیں۔

اور کس طرح بنائے گئے ہیں، ۱۔ لِيَضْرِبَنَّ - لِيَضْرِبَنَّ - لِيَضْرِبَنَّ

۱۱۔ وزن اعرابی - وزن ضمیر - اور الف فاصل سے تم کیا سمجھتے ہو۔ مثالوں سے

واضح کرو۔

۱۲۔ وزن ثقیلہ اور وزن خفیفہ سے تم کیا سمجھتے ہو۔ یہ کس فعل پر داخل کئے جاتے

ہیں۔ اور ان کے داخل کرنے سے کون کونسی لفظی اور معنوی تبدیلیاں پیدا ہوتی ہیں؟

۱۳۔ عربی میں ترجمہ کرو۔

(۱) وہ پڑھتا ہے۔ میں لکھتا ہوں۔ ہم ماریں گے۔ تم صبر نہیں کرتے۔ تو پہچانتا ہے۔ تم نہیں جانتے۔ وہ سمجھتی ہے۔ وہ سب عورتیں سنتی ہیں۔ وہ آئے گی۔

(ب) میں ہرگز نہیں جاؤنگا۔ وہ ہرگز نہیں آئے گا۔ تم ہرگز نہیں دیکھو گے۔ ہم ہرگز واپس نہیں آئیں گے۔ ہم ہرگز نہیں بھولیں گے۔ ہم ہرگز نہیں سنیں گے۔ تو ہرگز نہیں پئے گا۔

(ج) وہ نہ آیا۔ ہم نہ گئے۔ تم نے نہ پیا۔ وہ نہ آئی۔ اس نے نہ پڑھا۔ وہ نہ بیٹھیں۔ تم دو عورتوں نے نہ لکھا۔ ہم دو مردوں نے نہ سنا۔

(د) میں ضرور جاؤں گا۔ ہم ضرور کھیلیں گے۔ تم ضرور دیکھو گے۔ ہم ضرور ان سے سوال کریں گے۔ ہم ضرور جمع کریں گے۔ تم ضرور کہو گے۔ وہ ضرور نکلیں گے۔ (و) وہ ابھی کہیگا۔ تم ابھی دیکھو گے۔ وہ کبھی کبھی آتا ہے۔ ہم کبھی کبھی جاتے ہیں۔ وہ کبھی کبھی اترتے ہیں۔ وہ کبھی کبھی داخل ہوتے ہیں۔

عَلَّمَ الدَّرْسُ السَّابِعَ عَشَرَ

فِعْلٌ مُضَارِعٌ مُجْهَوْلٌ

مضارع مجہول مضارع معرود سے بنتا ہے۔ اس کے بنانے کا طریقہ یہ ہے

کہ علامت مضارع (ا-ت-ی-ن) کو ضم دے کر آخری سے پہلے حرف کو فتح دیدو
مثلاً یَضْرِبُ مضارع معروف سے یَضْرِبُ مضارع مجہول بنتا ہے۔ اسی طرح
یُفْعَلُ سے یُفْعَلُ مضارع مجہول بنتا ہے۔

تم جانتے ہو کہ مضارع معروف میں آخری حرف سے پہلا حرف کبھی مفتوح ہوتا
ہے۔ کبھی مکسور اور کبھی مضموم۔ مثلاً یَضْرِبُ۔ یُسْمِعُ۔ یَنْصُرُ۔ لیکن یاد رکھو مضارع
مجہول میں آخری سے پہلا حرف ہمیشہ مفتوح ہوتا ہے مثلاً یَضْرِبُ۔ یُسْمِعُ۔

معانی

یَنْصُرُ *

یَضْرِبُ کا مطلب ہے (وہ مارتا ہے یا وہ مارے گا) لیکن یَضْرِبُ کا مطلب
ہے (وہ مارا جاتا ہے یا وہ مارا جائے گا) ایسا ہی یَنْصُرُ (وہ مدد کرتا ہے یا وہ مدد
کرے گا) لیکن یَنْصُرُ (وہ مدد دیا جاتا ہے یا وہ مدد دیا جائے گا) *

مضارع مجہول کی گروان

شخص	جنس	واحد	ثنیۃ	جمع
غائب	مذکر	يُفْعَلُ	يُفْعَلَانِ	يُفْعَلُونَ
غائب	مؤنث	تُفْعَلُ	تُفْعَلَانِ	تُفْعَلْنَ
حاضر	مذکر	تُفْعَلُ	تُفْعَلَانِ	تُفْعَلُونَ
حاضر	مؤنث	تُفْعَلْنَ	تُفْعَلَانِ	تُفْعَلْنَ
مشکل	مذکر و مؤنث	أُفْعَلُ	تُفْعَلُ	تُفْعَلُ *

جس طرح مضارع معروف پر لا۔ کن۔ لم۔ بس۔ قد۔ سوکت وغیرہ

داخل کئے جاتے ہیں۔ اسی طرح مضارع مجہول پر داخل کئے جاتے ہیں مثلاً۔

۱۱۔ لا یُفْعَلُ۔ لا یُفْعَلَانِ۔ لا یُفْعَلُونَ۔ الخ۔ باقی گروان تم خود پوری کرو

۱۲۔ لَنْ یُفْعَلَ۔ لَنْ یُفْعَلَا۔ لَنْ یُفْعَلُوا۔ الخ۔

۳۔ لَمْ يُفْعَلْ - لَمْ يُفْعَلَا - لَمْ يُفْعَلُوا ... الخ

۴۔ سَيُفْعَلُ - سَيُفْعَلَانِ - سَيُفْعَلُونَ ... الخ

۵۔ قَدْ يُفْعَلُ - قَدْ يُفْعَلَانِ - قَدْ يُفْعَلُونَ ... الخ

معانی :- لا يُفْعَلُ وہ نہیں کیا جاتا ہے یا وہ نہیں کیا جائے گا۔ ۲۔ لَنْ يُفْعَلَ - وہ ہرگز نہیں کیا جائے گا۔ اسی طرح لَنْ يُضْرَبَ - وہ ہرگز پٹیا نہیں جائے گا۔ ۳۔ لَمْ يُفْعَلْ وہ نہ کیا گیا۔ اسی طرح لَمْ يُضْرَبْ وہ نہ مارا گیا۔ لَمْ يُقْتَلْ وہ نہ قتل کیا گیا۔

۴۔ سَيُفْعَلُ وہ ابھی کیا جائے گا۔ اسی طرح سَيُكْتَبُ ابھی لکھا جائے گا۔ سَيُفْتَحُ ابھی کھولا جائے گا۔

۵۔ قَدْ يُفْعَلُ کبھی کبھی کیا جاتا ہے۔ اسی طرح قَدْ يُكْتَبُ کبھی کبھی لکھا جاتا ہے۔

جس طرح مضارع معروضہ پر وزن ثقیلہ اور وزن خفیفہ داخل کئے جاتے ہیں۔ اسی طرح مضارع مجہول پر داخل کئے جاتے ہیں۔ مثلاً :-

۱۔ لَيُفْعَلَنَّ - لَيُفْعَلَانِ - لَيُفْعَلَنَّ ... الخ (وزن ثقیلہ داخل کیا گیا ہے)

لَيُفْعَلَنَّ - لَيُفْعَلَنَّ - لَيُفْعَلَنَّ ... الخ (وزن خفیفہ داخل کیا گیا ہے)

سُؤَالَات

۱۔ مندرجہ ذیل کیا کیا صیغے ہیں نیز ان کا ترجمہ اردو میں کرو :-

۱۔ لَتَسْتَلَنَّ ۲۔ لَا تَرْجِعُونَ ۳۔ يُعْرَفُ ۴۔ يَخْفَى ۵۔ يُقْتَلُ

۶۔ لَا يَنْصَرُونَ ۷۔ لَمْ يُقْتَلْ ۸۔ قَدْ يُكْتَبُ

۲۔ مضارع مجہول کے بنانے کا طریقہ بیان کرو۔ نیز مندرجہ ذیل سے مضارع

مجہول بناؤ :- يَضْرَبُ - يَضْرَبَانِ - لَمْ يَضْرَبُوا - لَا تَضْرَبُونَ - لَنْ تَضْرَبِينَ

۱۳۔ مندرجہ ذیل میں کیا فرق ہے اردو میں ترجمہ کر کے سمجھاؤ۔ ۱۔ لَنْ يَنْصُرُوا اور
لَنْ يَنْصُرُوا ۲۔ لَمْ يُضْرَبْ اور لَمْ يُضْرَبْ ۳۔ كَيْضَرَبَنَّ اور كَيْضَرَبَنَّ
۴۔ يُقْتَلُ اور يُقْتَلُ ۵۔

۱۴۔ عربی میں ترجمہ کرو۔

(۱) ان دو مردوں کو پٹیا جاتا ہے۔ ۲۔ اس عورت کی مدد نہیں کی جاتی۔ ۳۔ وہ قتل
کیا جائے گا۔ ۴۔ تم سب سے پوچھا جائے گا۔ ۵۔ تم سب سے ضرور پوچھا جائے گا۔
۶۔ تم سب سے کبھی کبھی پوچھا جاتا ہے۔

(ب) تو بلا یا جائے گا۔ وہ سب پہچانے جائیں گے۔ تم سب کی عزت کی جائے گی۔ ان
سب مردوں کو بلا یا جائے گا۔ تم (موت) کی تعریف کی جاتی ہے۔ تم (مذکر) کو پوچھا جائے گا
تم مردوں کی اطاعت کی جائے گی۔ تم دو مردوں کو نکالا جائے گا۔ تم سب مردوں سے
پوچھا جائے گا۔

۵۔ مندرجہ ذیل حروف کو فعل مضارع مجہول پر داخل کرو۔ اور جو صیغہ بناؤ۔ اس کا اردو
میں ترجمہ کرو۔ لَنْ - لَمْ - كَيْ - لَنْ - لَمْ - كَيْ

۶۔ لَيْسَمَعُ سے مضارع مجہول بنا کر اس پر نون ثقیلہ داخل کر کے پوری گردان کرو

الدَّرْسُ الثَّامِنُ عَشَرَ

فِعْلُ امْرٍ وَفِعْلُ نَهْيٍ

فعل امر و قسم کا ہوتا ہے۔ ایکٹ جو حاضر کے لئے بولا جاتا ہے اسے امر حاضر کہتے ہیں۔
دوسرا وہ جو غائب اور متکلم کے لئے بولا جاتا ہے امر حاضر بنانے کا طریقہ حسب ذیل ہے۔

فعل تلامنی مجرد سے مرعاض معروف بنانے کا طریقہ

قاعدہ نمبر ۱- (۱) مضارع معروف کے مخاطب کے صیغے سے علامت مضارعیت کو گرا دو۔
 (۲) ت گرا کر یہ دیکھو کہ ت کے بعد کا حرف متحرک ہے یا ساکن یعنی اس پر کوئی زبر نہ زیر پیش ہے یا نہیں۔ (۳) اگر کوئی حرکت ہو تو آخری حرف کو جزم دیدو اور کا صیغہ بن جائیگا۔ مثلاً
 تَعِدُ تو وعدہ کرتا ہے (مضارع معروف)
 ا۔ ت گرائی تو رہا عِدُّ۔

۲- مع چونکہ متحرک ہے اس لئے د کو جزم دیں گے اور بنیگا عِدُّ تو وعدہ کر۔ اسی طرح
 تَهَبُ تو بختا ہے سے هَبْ امر حاضر ہے۔ ہم دعا پڑھتے ہیں :-
 وَهَبْ لَنَا مِنْ لَدُنْكَ مَرَاحَةً اور ہمیں اپنی جناب سے رحمت عطا فرما۔
 قاعدہ نمبر ۲- اگر ت گرانے کے بعد پہلے حرف پر کوئی حرکت نہ ہو۔ تو ہمزہ وصل لگا
 کر امر کا صیغہ بنائیں گے۔ ز تم ہمزہ وصل سے واقف ہو یہاں دہرانے کی ضرورت نہیں۔
 اب سوال یہ ہے کہ ہمزہ وصل پر حرکت کیا لکھیں۔ زیر۔ زبر یا پیش۔ اس کے
 واسطے تم کو یہ کرنا چاہیے۔ کہ آخری سے پہلے حرف کو دیکھو اگر اس پر :-

۱- پیش ہو تو ہمزہ وصل کو بھی پیش دو۔ لیکن اگر اس پر

۲- زبر یا زیر ہو۔ تو ہمزہ وصل کو دو دونوں صورتوں میں زیر دو۔

اس کے بعد آخری حرف کو جزم دو مثلاً تَنْصُرُ تو مدد کرتا ہے (مضارع معروف)
 ت گرانے کے بعد رہا تَنْصُرُ اب چونکہ ن ساکن ہے اس لئے ہمزہ وصل لگا دینے
 اور چونکہ آخری سے پہلے حرف صں پر پیش ہے اس لئے ہمزہ وصل پر بھی پیش ہوگا۔
 اور امر کا صیغہ بنے گا۔ اَنْصُرْ تو مدد کر۔

تَنْصُرُ ب سے بنیگا اَنْصُرُ ب (تو مار) یہاں ہمزہ وصل مکسور ہے۔ کیونکہ مکسور
 ہے۔ لَفَاتِحُ سے امر حاضر ہے۔ اِفَاتِحُ تو کھول۔

ضروری نوٹ :- اگر مضارع معروف میں کوئی حرف علت ہو تو وہ گر جاتا ہے۔

مثلاً :- تَدْعُو تُو پکارتا ہے سے اُدْعُو تُو پکارا امر حاضر ہے •

(۲) تَدْعُو سے اُدْعُو (۳) تَدْعُو سے اُدْعُو

امر حاضر کی گردان یوں ہوگی :-

(ہمزہ وصل مکسور)

جنس	واحد	ثنیۃ	جمع
مذکر	اَفْعَلْ	اَفْعَلَا	اَفْعَلُوا
مؤنث	اَفْعَلِي	اَفْعَلَا	اَفْعَلْنَ
مذکر	اَفْعُلْ	اَفْعُلَا	اَفْعُلُوا
مؤنث	اَفْعُلِي	اَفْعُلَا	اَفْعُلْنَ

امر غائب اور امر متکلم معروف بتائیکہ طریقہ

امر غائب اور متکلم کے جیسے بھی مضارع معروف سے بنائے جاتے ہیں۔ طریقہ خوب ذیل ہے :- امر غائب بنانے کے لئے مضارع غائب کے جیسے ہو اور امر متکلم بنانے کے لئے مضارع متکلم کے جیسے ہو۔ (۲) مضارع کے پہلے لام مکسور لگاؤ (۳) مضارع کے آخری حرف کو جزم دے دو مثلاً اِضْرِبْ سے لِيَضْرِبْ •

(۴) جس طرح لَمْ کے کہنے سے ن گر جاتے ہیں وہی نون "لی" کے کہنے سے گر جاتے ہیں مثلاً يَفْعَلْنَ بِنَاءِ لَمْ يَفْعَلَا اسی طرح بِنَاءِ لِيَفْعَلَا •

مطلب یہ دل کریں گے :-

لِيَضْرِبْ چاہیے کہ دو بار سے
لِيَفْعَلَا چاہیے کہ وہ دو کریں۔

گردان یوں آئے گی بدگردان امرغائب و منکظم معروف

شخص	جنس	واحد	ثبوت	جمع
غائب	مذکر	يَفْعَلُ	لَيَفْعَلُ	لَيَفْعَلُونَ
غائب	مؤنث	لَتَفْعَلَنَّ	لَتَفْعَلَنَّ	لَيَفْعَلْنَ
منکظم	مذکر اور مؤنث	لَا فَعَلَ	لَنْفَعَلَ	لَنْفَعَلْنَ

ہدایت فعل امر میں جمع مؤنث کا نون باقی رہتا ہے۔ لیکن نون اعرابی گر جاتا ہے
مثلاً لَتَفْعَلَنَّ سے تو فعل امر بنتا ہے افتلاً لیکن تَفْعَلَنَّ سے اِفْعَلَنَّ فعل امر ہے یہ
فعل مضارع کی طرح نون ثقیلہ اور نون خفیفہ فعل امر پر بھی آتے ہیں۔ لیکن یاد رکھو
جب ان کو فعل امر پر داخل کیا جاتا ہے تو لام مفتوح نہیں لاتے۔ بلکہ لام مکسور لاتے
ہیں۔ لام مفتوح کو لام تائب کہتے ہیں۔ لیکن لام مکسور کو لام امر کہتے ہیں۔ مندرجہ
ذیل مثالوں پر غور کرو۔

۱) لَيَفْعَلَنَّ - لَيَفْعَلَنَّاتٍ وغیرہ (نون ثقیلہ) (۲) اِنْفَعَلَنَّ - اِنْفَعَلَنَّاتٍ وغیرہ
(۳) لَيَفْعَلَنَّ - لَيَفْعَلَنَّاتٍ وغیرہ (نون خفیفہ) (۴) اِنْفَعَلَنَّ - اِنْفَعَلَنَّاتٍ
اگر لام امر (ل) کے پہلے ف یا و ہو تو لام ساکن ہو جاتا ہے۔ جیسے: (۵) فَمَنْ
شَهِدَ مِنْكُمْ الشَّهَادَةَ فَلْيَصِدِّقْ بِهَا (اصل میں تھا فَلْيَصِدِّقْ بِهَا) پس جو کوئی
حاضر ہو تم میں سے اس جینے میں پس چاہیے کہ وہ روزہ رکھے +

۱۲ - اَجِيبْ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَاكَ فَلْيَسْتَجِيبْ اِلَيْهِ وَيَوْمَئِذٍ اِجِبْ
لَعَلَّكُمْ يَرْشُدُونَ (ترجمہ) جواب دیتا ہوں پکارنے کا پکارنے والے کو جب
پکارتا ہے مجھ کو۔ پس چاہیے کہ میرے حکم کو قبول کریں اور مجھ پر ایمان لائیں۔ تو کہ
جھلائی پاویں + ہدایت۔ چونکہ تم اس موقع پر اصلی بات کو نہیں سمجھ سکتے۔ اس لئے
حفظ کر لو۔ کہ آکل - اَخَذَ - اَخْرَجَ سے امر حاضر ہے۔ کُلْ (کھا) خُذْ (رہے) خُذْ
حکم کر +

امر حاضر مجہول بنانے کا طریقہ

امر حاضر مجہول۔ مضارع حاضر مجہول سے بنتا ہے۔ اس کا طریقہ یہ ہے کہ مضارع حاضر مجہول پر لام اول داخل کر کے آخری حرف کو جزم دے اور مثلاً تَضَرَّبَ سے امر حاضر مجہول بنیکے۔ لَتَضَرَّبَ (تو پٹیا جا) تَتَضَرَّبُ سے لَتَتَضَرَّبُ (تو مدد دیا جا)۔ گردان یوں ہوں :- لَتَتَضَرَّبَ - لَتَضَرَّبَا - لَتَتَضَرَّبُوا

امر غائب اور امر متکلم مجہول

امر غائب اور امر متکلم مجہول کے صیغے مضارع مجہول سے بنتے ہیں۔ اس طرح کہ مضارع مجہول پر لام اول داخل کر کے آخری حرف کو جزم دیدو۔ مثلاً لِيُفْعَلُ سے لِيُفْعَلَنَّ۔ اسی طرح باقی صیغے مثلاً لِيُفْعَلَنَّ - لِيُفْعَلَنَّ - لِيُفْعَلَنَّ الخ

ہدایت :- لام مکسور مضارع پر دو معنوں میں آتا ہے - ۱۔ تاکہ : رَبُّنَا لِيُغْفِرَ لَنَا اللَّهُ - تو یہ کہ تاکہ تجھے اللہ معاف کرے - ۲۔ چاہیے (لِيُغْفِرَ) چاہیے کہ وہ بخشنے لِيُفْعَلَنَّ چاہیے کہ وہ کرے :- یاد رکھو پہلی صورت میں مضارع کے آخری حرف پر زبر ہے۔ کیونکہ رل، اعل میں ہے لان :-

فعل ہی بنانے کا طریقہ

فعل مضارع پر لام اول داخل کرنے اور آخری حرف کو جزم دینے سے فعل ہی بن جاتا ہے۔ مثلاً لِيُضْرَبَ سے لَا يُضْرَبُ وہ نہ مار سکے :-

فعل ہی کی گردان

شخص	جنس	واحد	ثنیۃ	جمع
غائب	مذکر	لَا يُفْعَلُ	لَا يُفْعَلَانِ	لَا يُفْعَلُونَ
غائب	مؤنث	لَا تُفْعَلُ	لَا تُفْعَلَانِ	لَا تُفْعَلْنَ
حاضر	مذکر	لَا تَفْعَلُ	لَا تَفْعَلَانِ	لَا تَفْعَلُونَ

شخص	جنس	واحد	تشبیہ	جمع
حاضر	مؤنث	لَا تَفْعَلِي	لَا تَفْعَلَا	لَا تَفْعَلْنَ
متكلم	مذکر و مؤنث	لَا تَفْعَلْ	لَا تَفْعَلْ	لَا تَفْعَلْنَ

جس طرح فعل مضارع معروف سے فعل نہی بنتا ہے۔ اسی طرح فعل مضارع مجہول سے فعل نہی بنتا ہے۔ مثلاً لَا يَفْعَلُ - لَا يَفْعَلُونَ - لَا يَفْعَلُونَ۔ الخ

جس طرح لہر کے آنے سے مضارع کا آخری حرف مجزوم ہو جاتا ہے۔ نون اعرابی گر جاتے ہیں۔ لیکن نون ضمیر قائم رہتے ہیں۔ اسی طرح لاک کے آنے سے آخری حرف مجزوم ہو جاتا ہے۔ نون اعرابی گر جاتے ہیں۔ لیکن نون ضمیر قائم رہتے ہیں۔

جیسا کہ گردان سے ظاہر ہے۔

فعل مضارع کی طرح فعل نہی کے تمام صیغوں پر نون ثقیلہ اور نون خفیفہ داخل ہوتے ہیں۔ مثلاً (۱) لَا يَفْعَلَنَّ (وہ ایک مرد ہرگز نہ کرے) (۲) لَا يَفْعَلَنَّ (ہرگز نہ کرے وہ ایک مرد) (۳) لَا تَفْعَلَنَّ (ہرگز مت کر تو ایک مرد زمانہ مستقبل میں)۔

مضارع کے آخر میں اگر کوئی حرف علت ہو۔ تو لائے نہی کے آنے سے وہ گر جاتا ہے مثلاً تَدْعُوْا سے لَا تَدْعُوْا تو نہ پکارو۔

سؤالات

- ۱۔ امر حاضر۔ امر غائب اور امر متکلم کے بنانے کے طریقے مثالوں سے واضح کرو۔
- ۲۔ مندرجہ ذیل صیغوں سے فعل امر حاضر بناؤ۔ تَنْصُرُوْا - تَدْعُوْا - تَرْجُوْا - تَخْشَوْنَ۔
- ۳۔ لام تاکید اور لام امر کا فرق مثالوں سے ظاہر کرو۔
- ۴۔ مندرجہ ذیل کیا جیتے ہیں۔ ہر ایک کا اردو میں ترجمہ کرو۔
الْقَضَاءُ - لَا تَدْعُهَا - اَطْلُبْ - لَا تَلْعَبْ - لَا تَعْبُدَنَّ - لَا تَعْبُدَنَّ - اجلسن - اِنْعَلَمَنَّ - اَعْلَمُوا - لِيَكْتُبُوا۔

۵:- اُرُوْءِیْۡسِیْ تَزْجَمُ کُرُوۡۤیۡۡ۔ (و) لَا تَنْصُرُوۡہٗ۔ لَا تَنْصُرُوۡہٗ (ب) لَیۡنَا هَبَّ۔ لَیۡنَا هَبَّ

(ج) لَیۡضِرَّ بِنْتُ۔ لَیۡضِرَّ بِنْتُ *

۶:- عربی میں تزجمہ کرو:- وہ مرد لکھے۔ وہ عورت نہ لکھے۔ چاہیے کہ تم سب

مرد سٹو۔ تمہیں جانا چاہیے۔ مجھے پڑھنا چاہیے۔ تجھے لکھنا چاہیے۔ تم سب

عورتیں مدد کرو۔ تو ایک عورت جائے *

الدَّرْسُ التَّاسِعُ عَشَرَ

اسم موصول

اسم موصول ایک نام اسم ہے جو اکیلا اپنے پورے معنی نہیں دیتا۔ جیسے
 ۱:- اَکْرِمَ الَّذِیۡ... عَزَّتْ کَرۡجَرۡۡ هُوَ الَّذِیۡ... وہ ہے جس نے
 مندرجہ بالا مثالوں میں اَلَّذِیۡ می ایک ایسا اسم ہے کہ اکیلا اپنے پورے
 معنی نہیں دیتا۔ لیکن جب اس کے ساتھ کوئی جملہ مذکور ہو تو یہ جملہ
 کا پورا حصہ (جزو تام) بن جاتا ہے۔ جیسے :-

۱:- اَکْرِمَ الَّذِیۡ جَاءَکَ عَزَّتْ کَرۡجَرۡۡ پَسِ اَکْرِمَ۔

۲- هُوَ الَّذِیۡ اُرْسَلَ رَسُوْلُهُ وہ ہے جس نے بھیجا اپنا رسول۔

مندرجہ بالا مثالوں میں جَاءَکَ اور اُرْسَلَ رَسُوْلُهُ کے آنے

سے اَلَّذِیۡ اپنے پورے معنی دیتا ہے۔ اُن کو صرف میں وصلہ کہتے ہیں

نوٹ:- جزو تام سے مراد ہے فاعل۔ یا مفعول یا مبتدایا خبر

وغیرہ *

اسمائے موصولہ

جنس	واحد	تثنیہ	جمع
مذکر	(۱) الَّذِي	(۲) الَّذَانِ	(۳) الَّذِينَ
مؤنث	(۴) الَّتِي	(۵) اللَّتَانِ	(۶) اللَّاتِي يَأْتِيْنَ

نوٹ:- نمبر ایک - تین اور چار میں صرف ایک لام لکھنے میں آیا ہے لیکن نمبر ۲-۵ اور ۶ میں دو لام ہیں

مندرجہ بالا اسمائے موصولہ کو سمجھنے کے لئے مندرجہ ذیل مثالوں کو غور سے پڑھو:-

۱:- هُوَ الَّذِي يُصَوِّرُكُمْ فِي الْأَرْحَامِ كَيْفَ يَشَاءُ وَهُوَ رَءُوفٌ رَحِيمٌ

جو صورتیں بناتا ہے تمہاری بیج رحموں کے جیسے چاہتا ہے

۲:- هُمَا اللَّذَانِ ضَرَبَاكَ وَهُمَا دُو جَنُّوْنَ نِيَّحِي مَارَا

۳:- أُولَئِكَ الَّذِينَ جَبَّطْتَ آعْمَالَهُمْ وَهُوَ هِيَ وَهُوَ لَوَّكٌ ضَالَعٌ

اعمال جن کے

۴:- نَذَّهَبَتْ لِمَرْأَةِ الَّتِي جَاءَتْ وَهُوَ عَوْرَتٌ جَوَائِيٌّ حَلِيٌّ

۵:- هُمَا اللَّتَانِ كَتَبْنَا وَهُوَ هِيَ وَهُوَ دُو رَمُوثَ جَنُّوْنَ نِيَّحِي لَكَمَا

۶:- مَا بَالُ النِّسْوَةِ الَّتِي قَطَّعْنَ أَيْدِيَهُنَّ رِيْفًا كَمَا هَلَّ

ہے ان عورتوں کا جنہوں نے کالے رٹے کاٹے اپنے

دیگر اسمائے موصولہ

۱:- مَنْ رَأَى خَيْرَ النَّاسِ مَنْ يَنْفَعُ النَّاسَ النَّاسُ فِي سَبْتِهِ هُوَ

جو ان کو نفع پہنچائے (۲) ذَهَبَ مَنْ جَاءَ - وَهُوَ جَوَائِيٌّ حَلِيٌّ

(۳) مَنْ جَدًّا وَجَدًّا جس نے کوشش کی اس نے پایا
 ۲۔ مَا۔ (۱) فَاَقْضِ مَا اَنْتَ قَاضٍ۔ پس فیصلہ کر جو تو کرتے والا
 ہے یعنی جو چاہتا ہے سزا دے لے (۲) خُذْ مَا تَشَاءُ جو چاہتا
 ہے لے لے

ہدایت۔ یاد رکھو الَّذِي انسان اور چیز دونوں کے لئے آتا ہے
 مَنْ صرف انسان کے لئے آتا ہے اور مَا صرف چیز کے لئے۔ نیز مَنْ
 اور مَا اگرچہ لفظاً مفرد ہیں لیکن معنی جمع کا کام دیتے ہیں
 ۳۔ آئی۔ عَرَفْتُ اَيْهَهُ فِي الدَّارِ میں نے جانا کہ اُن میں
 سے کون گھر میں ہے (۲) اِذَا مَا لَقَيْتَ بَنِي مَالِكٍ فَسَلِّمْ
 عَلٰى اَيْهَهُمْ اَفْضَلُ جب تو بنو مالک کو ملے تو اس کو سلام کرنا
 جو ان میں سے بہتر اچھا ہو

نوٹ:- کبھی اسم موصول محذوف ہوتا ہے جیسے:-
 (۱) مَرَدْتُ بِرَجُلٍ يَنْامُ میں ایک آدمی کے پاس سے گذرا جو
 سویا ہوا تھا

(۲) لَقَيْتُ رَجُلًا خَرَجَ مِنْ بَيْتِي رَدًّا کہ الَّذِي خَرَجَ میں
 ایک آدمی کو ملا جو اپنے گھر سے نکلا تھا

سوالات

- ۱۔ اسم موصول کس اسم کو کہتے ہیں۔ مثالوں سے واضح کرو۔
- ۲۔ مندرجہ ذیل اسماء موصول کو عربی جملوں میں استعمال کرو۔
 الَّذِي۔ اَلَّذِي۔ اَلَّذِيْنَ۔ اَلَّذِيْنَ۔ اَلَّذِيْنَ
- ۳۔ مَنْ اور مَا کے استعمال میں کیا فرق ہے مثالوں سے واضح کرو۔

۳۔ اردو میں ترجمہ کرو۔

(۱) خَيْرُ النَّاسِ مَنْ يَنْفَعُ النَّاسَ وَخَيْرُ الْمَالِ مَا انْفَقَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ :

(۲) مَنْ كَثُرَ كَلَامُهُ كَثُرَ خَطَاؤُهُ - وَمَنْ كَثُرَ خَطَاؤُهُ قَلَّ حَيَاؤُهُ وَمَنْ قَلَّ حَيَاؤُهُ قَلَّ وَرَعُهُ وَمَنْ قَلَّ وَرَعُهُ مَاتَ قَلْبُهُ :

(۳) قَالَ رَسُولُ اللَّهِ (ص) : مَنْ صَلَّى عَلَيَّ مَرَّةً كَتَبَ اللَّهُ لَهُ عَشْرَ حَسَنَاتٍ وَمَحَا عَنْهُ عَشْرَ سَيِّئَاتٍ - وَرَفَعَ لَهُ عَشْرَ دَرَجَاتٍ :

(۴) مَنْ كَتَمَ سِرًّا بَلَغَ مُرَادَهُ :

(۵) شعر
بِقَدْرِ اللَّذَّةِ تَكْتَسِبُ الْمَعَابِي
وَمَنْ طَلَبَ الْعُلَى سَهَرَ اللَّيَالِي

الدَّرْسُ الْعِشْرُونَ

مُشْتَقَّاتٌ كَا بَيَان

اسم مشتق کی تعریف تم پر پڑھ چکے ہو۔ اب اس کے اقسام کا بیان کیا جائے گا۔

۱۔ اسم فاعل :- اسم فاعل کی تعریف لکھنے سے پہلے یہ ضروری معلوم ہوتا ہے کہ تم کو فاعل اور اسم فاعل کا فرق بتا دیا جائے۔ فاعل

تو وہ ہے جس سے فعل صادر ہو مثلاً "زید نے لکھا" اس جملے میں زید فاعل ہے
کیونکہ لکھنے کا فعل اس سے سرزد ہوا ہے۔ ایسا ہی "زید نے مارا" میں زید
فاعل ہے۔ کیونکہ مارنے کا فعل زید سے وقوع میں آیا ہے۔ ان فعل کام
کرنے والے کو فاعل کہتے ہیں ۛ

لیکن کسی فعل کے تعلق سے جو نام لیکر فاعل کو پکاریں اسے اسم فاعل
کہتے ہیں مثلاً "زید نے مارا" میں زید کو مارنے والے کے لفظ سے تعبیر کرتے
ہیں۔ پس "مارنے والا" اسم فاعل ہے۔ ایسا ہی لکھنے والا پڑھنے والا
مدد کرنے والا۔ آنے والا۔ جانے والا اسم فاعل ہیں ۛ

پس یاد رکھو اسم فاعل وہ اسم مشتق ہے جو اس ذات پر دلالت
کریں جس سے فعل صادر ہو ۛ

۱:- عربی میں اسم فاعل ہمیشہ فعل مضارع معروف سے بنتا ہے۔ اگر
سہ حرفی فعل سے اسم فاعل بنانا ہو تو اس کا طریقہ حسب ذیل ہے:-
۱:- علامت مضارع حذف کرو ۛ

۲:- ف اور عین کلمے کے درمیان الف زیادہ کرو ۛ

۳:- ف کلمہ کو زیر۔ عین کلمہ کو زیر اور لام کلمے کو تنوین دو۔

مثلاً يَضْرِبُ سے ضَارِبٌ مارنے والا يَنْصُرُ سے نَاصِرٌ

مدد کرنے والا يَفْتَحُ سے فَاتِحٌ کھولنے والا ۛ

قاعدہ:- سہ حرفی فعل سے اسم فاعل کا صیغہ فاعِل کے

وزن پر آئیگا۔ مثلاً ضَارِبٌ - كَاتِبٌ - نَاصِرٌ - عَالِمٌ - نَاطِقٌ

عَاقِلٌ - غَالِبٌ حَاكِمٌ وغیرہ ۛ

ہدایت:- اسم فاعل کے دیگر اوزان حسب ذیل ہیں اور یہ

صفت مشبہ کے بھی اوزان ہیں مثلاً:-

- ۱:- فَعِيلٌ مثلاً سَبِيحٌ سننے والا ۲:- كَرِيمٌ بخشنے والا ۳:- شَرِيْفٌ (۱) حکیم (۲) شریف
۲:- فَعُولٌ مثلاً ظَلَمُوا ظلم کرنے والا ۲:- كَذُوْبٌ جھوٹ بولنے والا
۳:- صَدُوْقٌ سچ بولنے والا ۱:- سُوْءٌ قطع تعلق کرنے والی۔

فعل ثلاثی مجرد سے اسم فاعل کی گردان

جنس	واحد	ثنیہ	جمع
مذکر	ضَارِبٌ	ضَارِبَانِ	ضَارِبُونَ
مؤنث	ضَارِبَةٌ	ضَارِبَتَانِ	ضَارِبَاتٌ

قاعدہ ۲:- اگر غیر حرفی فعل سے اسم فاعل بنانا ہو تو اس کا طریقہ حسب ذیل ہے:-

۱:- علامت مضارع کو میم مضموم سے بدلو۔ ۲:- آخری سے پہلے حرف کو کسرہ

دو۔ ۳:- آخری حرف کو تینوں دو۔ مثلاً یُخْبِرُ سے مَخْبِرٌ خبر دینے والا۔

اسم فاعل کی دیگر مثالیں ۱) يَتَعَلَّمُ سے مُتَعَلِّمٌ (۲) يُعَلِّمُ سے مُعَلِّمٌ
(۳) يَكْرُمُ سے مُكْرِمٌ :-

یہ آیت:- اَکْرَمُ مَضَارِعٍ میں آخری سے پہلا حرف۔ حرف علت
ہو تو اس سے پہلے حرف کو کسرہ دینے مثلاً مُطِيعٌ (۲) مُسْتَفِيْدٌ :-

اسم بیالغہ

جب فاعل میں مصدری معنی کی زیادتی پائی جائے تو اسے بیالغہ کہتے

ہیں مثلاً حَسَّاسٌ بہت محسوس کرنے والا۔ ضَرَّابٌ بہت مارنے والا
سَرَحِيمٌ بہت رحم کرنے والا :-

اسم بیالغہ کے بہت سے اوزان ہیں لیکن جو مشہور ہیں وہ حسب ذیل ہیں:-

اسم فاعل کے بمبالغہ کے مشہور اوزان

۱۔ فَعَالَ شَاءَ اَرَاكَ سَت كَهَانِ وَالْمَا ۲۔ نَسْرَابٌ سَت پینے والا

۳۔ كَذَّابٌ سَت جھوٹ بولنے والا ۴۔

ہدایت :- یا اور کھو بہت سے الفاظ فَعَالَ کے وزن پر ہیں لیکن

وہ بمبالغہ نہیں ظاہر کرتے۔ مثلاً خِيَاطٌ وَرَزِي - بَوَّازٌ پارچہ فروش -

صَبَّاحٌ رنگینہ پاؤں رکھو۔ اہل حرفہ اور پیشہ کے لئے یہ وزن خاص ہے ۵۔

۲۔ فَعِيلٌ شَاءَ عَلِيْمٌ سَت جَانِنٌ وَالْمَا ۲۔ رَحِيْمٌ سَت رَحْم کرنے والا

۳۔ كَرِيْمٌ سَت بخشنے والا ۴۔

۳۔ فَعِيْلٌ شَاءَ صِدِيْقٌ سَت سِج بولنے والا ۵۔

۴۔ فَاعُوْلٌ شَاءَ فَارُوْقٌ سَت فَرَق کرنے والا ۶۔

۵۔ فُعْلَانٌ شَاءَ سُبْحَانَ سَت پاك ۷۔

۶۔ فَعُوْلٌ شَاءَ شَكُوْرٌ سَت شَكَر کرنے والا ۷۔ اَكُوْلٌ - پيٹ۔

۷۔ فَعُوْلٌ شَاءَ قَيُّوْمٌ سَت قَائِم رہنے والا۔ ہمیشہ قائم رہنے والا ۸۔

۸۔ فَعُوْلٌ شَاءَ قُدُوْسٌ سَت پاك ۹۔

۹۔ فَعَالَتٌ شَاءَ عِلْمَتٌ سَت جَانِنٌ وَالْمَا ۲۔ رَحَالَةٌ سَت سفر

کرنے والا ۱۰۔ فَعِيْلٌ شَاءَ خَدِيْمَةٌ سَت ڈرنے والا ۱۱۔

۱۱۔ مَفْعَالٌ شَاءَ مَضِيْفٌ سَت ضِيَا فِت کرنے والا ۱۲۔

ہدایت باند کے اوزان کے آخر میں بمبالغہ کے لئے یا باند کی تاکید کے لئے

لا زیادہ کی جاتی ہے۔ اسے صرفیوں نے بول ادا کیا ہے رَلِّمِبَالِغَةً یا

لِتَاكِيْدِ الْمِبَالِغَةِ مثلاً عِلْمَةٌ سَت جَانِنٌ وَالْمَا لِيَكِن عِلْمَةٌ سَت

زیادہ جاننے والا (۲) ایسا ہی رَحَالَةٌ سَت سَفَر کرنے والا (۳) فَهَامَةٌ

بہت ہی جلد سمجھنے والا۔ قَوَّالَةٌ بہت ہی زیادہ بولنے والا :

نوٹ یاد رکھو۔ بمالغہ کے اوزان میں تذکیر و تانیث کا کچھ فرق نہیں

ہوتا مثلاً عَدْلًا مَدَّةً کا لفظ مذکر اور مَوْنُوثٌ دو نون کے لئے آتا ہے جیسا کہ

رَجُلٌ عَدْلًا مَدَّةً بہت زیادہ جاننے والا امرؤۃ۔ اِمْرَاةٌ عَدْلًا مَدَّةً بہت زیادہ جاننے والی

مگر یاد رکھو بعض اوقات تذکیر و تانیث میں فرق کرنا لازمی ہوتا ہے

مثلاً جبکہ فَعِيلٌ بمعنی فَاعِلٌ ہو جیسے نَصِيْرٌ کا مطلب ہے نَاصِرٌ

مذکر نے والا۔ ہم کہیں گے :- رَجُلٌ نَصِيْرٌ اور اِمْرَاةٌ نَصِيْرَةٌ

لیکن اگر فَعِيلٌ بمعنی مَفْعُوْلٌ ہو تو تذکیر و تانیث میں فرق نہیں کیا جاتا

مثلاً قَتِيْلٌ کا مطلب ہے مَفْعُوْلٌ ہم کہیں گے :- رَجُلٌ قَتِيْلٌ

اور اِمْرَاةٌ قَتِيْلَةٌ

ہدایت :- اگر لفظ اِمْرَاةٌ نہ ہو تو قَتِيْلَةٌ کہیں گے۔ جیسے

هَذِهِ قَتِيْلَةٌ

نوٹ: ایک اور بات یاد رکھو اگر فَعُوْلٌ بمعنی فَاعِلٌ ہو تو تذکیر و تانیث

میں فرق نہیں ہوتا جیسے رَجُلٌ صَبُوْرٌ وَ تَشْكُوْرٌ یعنی صَابِرٌ وَ شَاكِرٌ

۱۲۱ اِمْرَاةٌ صَبُوْرَةٌ وَ تَشْكُوْرَةٌ لیکن اگر فَعُوْلٌ بمعنی مَفْعُوْلٌ ہو تو تذکیر

و تانیث میں فرق لازمی ہے جیسے رَجُلٌ حَسُوْلٌ اور نَاقَةٌ حَسُوْلَةٌ

۲۔ اسم مفعول :- یاد رکھو۔ جس طرح فاعل اور اسم فاعل میں فرق

ہے اسی طرح مفعول اور اسم مفعول میں فرق ہے۔ اسم مفعول وہ اسم مشتق

ہے جو اس ذات پر دلالت کرے۔ جس پر فعل واقع ہو مثلاً لکھا سُوا

پرٹھا سُوا۔ کھایا سُوا۔ سب اسم مفعول ہیں :

لیکن مفعول وہ ہے جس پر فعل واقع ہو جیسے "بشیر نے نذیر کو مارا"

میں بشیر فاعل ہے اور نذیر مفعول :

۱۔ اسم مفعول بنانے کے بھی دو طریقے ہیں اول یہ کہ سہ حرفی فعل میں :-

۱۔ مضارع مجہول سے علامت مضارع حذف کرو۔ ۲۔ علامت مضارع

کی جگہ میم مفتوحہ لگاؤ۔ ۳۔ عین اور لام کلے کے درمیان واؤ بڑھاؤ

۴۔ واؤ سے پہلے حرف کو مضموم پڑھو۔ ۵۔ آخری حرف کو تنوین دو۔

جیسے :- یَفْعَلُ سے مَفْعُولٌ - يَضْرِبُ سے مَضْرُوبٌ :

قاعدہ - سہ حرفی فعل سے اسم مفعول کا صیغہ مَفْعُولٌ کے

وزن پر آتا ہے۔ مثلاً مَضْرُوبٌ پٹا ہوا مَسْكُوتٌ لکھا ہوا۔ ایسا ہی

مَقْتُولٌ - مَطْلُومٌ - مَقْسُومٌ - مَرْدُودٌ - مَحْسُودٌ سب اسم مفعول ہیں :

فعل ثلاثی مجرد سے اسم مفعول کی گروان

جمع	ثنیہ	واحد	جنس
مَضْرُوبُونَ	مَضْرُوبَانِ	مَضْرُوبٌ	مذکر
مَضْرُوبَاتٌ	مَضْرُوبَتَانِ	مَضْرُوبَةٌ	مؤنث

ہدایت :- کبھی اسم مفعول مندرجہ ذیل اوزان پر آتا ہے :-

۱۔ فَعِيلٌ مثلاً قَتِيلٌ یعنی مَقْتُولٌ ۲۔ فَعُولٌ مثلاً رَسُولٌ

بھیجا ہوا ۳۔ فِعْلٌ مثلاً ذَبْحٌ یعنی مَذْبُوحٌ مثلاً حضرت ابراہیم کے

مقتول فرمایا وَفَدَيْنَاهُ بِذَبْحٍ عَظِيمٍ (پارہ ۲۳) (۴) غیر سہ حرفی فعل سے اسم

فاعل اور اسم مفعول کے صیغے ایک جیسے ہوتے ہیں۔ فرق صرف اتنا

ہے کہ آخری سے پہلا حرف اسم فاعل میں تو کسور ہوتا ہے۔ لیکن

اسم مفعول میں مفتوح ہوتا ہے جیسے مُنْتَظِرٌ (جو انتظار کرے) لیکن

مُنْتَظَرٌ جس کا انتظار کیا جائے اسی واسطے ہم کہتے ہیں مع

کبھی اسے حقیقت منتظر نظر آلباس مجاز میں

ایسا ہی ہم کہیں گے۔ یہ قرآن مترجم ہے یعنی اس کا ترجمہ کیا ہوا ہے
لیکن ہم کہیں گے اس قرآن کا مترجم بہت اچھا ہے یعنی ترجمہ کر نیوالا
ہر اُمت :- مناسب معلوم ہوتا ہے کہ چند الفاظ وئے جائیں جن
کا تلفظ قابل توجہ پیار رکھو۔ مَلَرَمٌ۔ مَعْظَمٌ۔ مَلَرَمٌ۔ مَحْتَرَمٌ
اسم مفعول ہیں۔ لیکن صَوَّجٌ۔ مَتَوَاضِعٌ۔ مَحْسِنٌ۔ مَشْفِقٌ اسم
فاعل ہیں :-

جس طرح اسم فاعل کے مبالغہ کے اوزان ہیں اسی طرح اسم مفعول کے
مبالغہ کے اوزان ہیں۔ جن میں سے چند حسب ذیل ہیں :-

اسم مفعول کے مبالغہ کے مشہور اوزان

۱:- فَعْلَةٌ مَثَلًا فَحْكَةٌ وہ شخص جس پر بہت ہنسی کی گئی ہو۔

۲:- مَشْفِقًا جس سے بہت محبت کی گئی ہو :-

۳:- فَعَالَةٌ مَثَلًا قَرَأَتْ بَسْمًا لَكْرًا کیا ہوا۔ ۴:- قَلَامَةٌ نَاخِنٌ

کے ٹکڑے بہت ریزہ ریزہ کئے ہوئے :-

۳:- فَعَالٌ مَثَلًا دَقَاقٌ بہت ریزہ ریزہ کیا ہوا :-

لَوْطٌ اسم فاعل اور اسم مفعول کے پہلے ہو۔ هُمَا هُمَا هُمَا هُمَا
هُنَّ - أَنْتَ - أَنْتَا - أَنْتُمْ - أَنْتِ - أَنْتَا - أَنْتُنَّ - أَنْتَا - مَنْحَرٌ -

ضمیریں لگنے سے صیغہ کے معنی غَائِبٌ یا غَائِبَةٌ یا مَتَكَلِّفٌ سے
خاص ہو جاتے ہیں۔ مَثَلًا هُوَ عَالِمٌ وہ عالم ہے (۲) أَنْتَ عَالِمٌ تو
عالم ہے :- ایسا ہی هُوَ مَظْلُومٌ وہ مظلوم ہے (۲) أَنْتَ مَظْلُومٌ

تو مظلوم ہے :-

۳۔ صفت مشبہ :- صفت مشبہ وہ اسم مشتق جو اس ذات کو
 تائے جس میں کوئی صفت ثابت اور قائم ہو۔ مثلاً عَلِيمٌ سَمِيعٌ
 یا اور کھواسم فاعل اور صفت مشبہ میں فرق ہے۔ تم پڑھتے ہو اور
 دوسرا شخص سنتا ہے۔ ہم کہیں گے وہ سننے والا ہے یعنی هُوَ سَمِيعٌ
 لیکن جو بغیر سنائے۔ سننے کا وصف اس کی ذات کے ساتھ خاص ہو
 ہمیشہ کے لئے ثابت اور قائم ہو تو ہم کہیں گے هُوَ سَمِيعٌ وہ سننے والا
 ہے۔ صرف خدا ہی کے متعلق ہم کہہ سکتے ہیں کہ وہ سَمِيعٌ ہے :-
 نوٹ لیکن کہیں اس سے یہ نہ سمجھ لینا کہ صفت مشبہ کے لئے ہمیشہ موصوف
 بھی تدریم ہوتا ہے۔ انسان کو ہم سخی بخیل اور حسین کہتے ہیں۔ فرق
 صرف اتنا ہے کہ اسم فاعل میں فعل ایک اختیاری بات ہے لیکن صفت
 مشبہ میں لازم :-

صفت مشبہ کے متعلق ضروری باتیں

۱۔ صفت مشبہ صفت کے دوام پر دلالت کرتی ہے۔ مثلاً عَلِيمٌ خَبِيرٌ
 سَمِيعٌ - نَصِيرٌ وغیرہ :-

۲۔ صفت مشبہ کی گروان اسم فاعل کی طرح ہے۔ مثلاً شَرِيفٌ - شَرِيفَانِ
 شَرِيفُونَ وغیرہ :-

۳۔ صفت مشبہ میں مصدری معنی قائم رہتے ہیں مثلاً كَرِيمٌ سے كَرِيمٌ
 شَرِيفٌ سے شَرِيفٌ وغیرہ :-

۴۔ صفت مشبہ فاعل کے وزن بہت ہی شاذ آتی ہے مثلاً آمِنٌ
 بمعنی آمِنٌ (۲) کا بڑا بزرگ :-

۵: صفت مشبہ عموماً فعل لازم ثلاثی مجرد سے بنتی ہے مثلاً کثر سے کثیر
طائر سے کلوئیل وغیرہ :

۶: صفت مشبہ کو مشبہ اس لئے کہتے ہیں کہ یہ اسم فاعل اور اسم مفعول کے
معنی میں مشابہت رکھتی ہے مثلاً عالم عالمی والا اسم فاعل علیہم کہ جاننے والا صفت
۷: فعل غیر ثلاثی مجرد سے صفت مشبہ عموماً اسم فاعل کے وزن پر آتی
ہے مثلاً مستقیم معتدل

صفت مشبہ کے اوزان

۱: فعل مثلاً صعب سے صعب مشکل :

۲: فعل مثلاً بطل سے بطل بہادر۔ حسن سے حسن خوبصورت :

۳: فعل مثلاً فرح سے فرح خوش : (۲) بجل - تیز۔

۴: فعل مثلاً ندس سے ندس زیرک عقلمند :

۵: فعل مثلاً طفل سے طفل چھوٹا : (۲) صيفر خالی۔

۶: فعل مثلاً صلب سے صلب سخت :

۷: فعل مثلاً جنب سے جنب ناپاک :

۸: فعل مثلاً حطم سے حطم نامہربان :

۹: فعال مثلاً جبن سے جبن بزدل :

۱۰: فعال مثلاً شجاع سے شجاع بہادر :

۱۱: فعل مثلاً بخل سے بخل سنجوس : (۲) گرم سے گرمی :

۱۲: فعل مثلاً سید سرار۔ اصلہ سیود :

۱۳: فعول مثلاً کذب سے کذب جھوٹا : (۲) غیومہ باغیرت۔

۱۴: فعلان مثلاً عطشان سے عطشان پیاسا مرد :

- ۱۵۔ فَعْلَانٌ مُّثَلًّا عَرِيٌّ سَعِيٌّ عَرِيَانٌ بِرَمْنَةٍ مَرُوۃ ۖ
 ۱۶۔ اَفْعَلٌ مُّثَلًّا عَوْرَةٌ سَعِيٌّ عَوْرٌ يَكُ يَشْمُ ۖ (۲۱) اَحْمَرٌ مَرُوۃٌ رَنُجٌ رَنُجٌ

یاد رکھنے والی باتیں

- ۱۔ جس فعل ماضی کا عین کلمہ مکسور ہو اس کی صفت فَعْلٌ کے وزن پر آتی ہے بشرطیکہ اس میں رنگ۔ عیب۔ بھوک۔ پیاس وغیرہ کے معنی نہ ہوں مثلاً فَرِحَ سے فَرِحٌ نَوْشٌ ۖ
 ۲۔ جو فعل رنگ۔ ظاہری عیب۔ یا حَلِيْبٌ (ظاہرہ شکل و شباہت) کے معنی رکھتا ہو اس سے صفت مُثَبِّبَةٌ اَفْعَلٌ کے وزن پر آتی ہے۔ خواہ فعل کسی وزن پر ہو مثلاً ۱۔ اَعْوَرٌ يَكُ يَشْمُ عَوْرَةٌ سَعِيٌّ (عیب)۔
 ۲۔ اَبْلَجٌ وَكُشَاوَةٌ پِشَانِيٌّ وَالْاَبْلَجُ سَعِيٌّ (حلیہ) ایسا ہی اَعْمِيْنٌ (مرد فرخ چشم) ۳۔ اَحْمَرٌ سَرِيحٌ رَنُجٌ وَالْاَبْيَضُ سَفِيْدٌ رَنُجٌ وَالْاَبْيَضُ سَفِيْدٌ رَنُجٌ
 نوٹ:۔ یاد رکھو اَفْعَلٌ عَمُوْمًا فَعِيْلٌ اور کبھی فَعْلٌ سے آتا ہے مثلاً حَقِيْقٌ سَعِيٌّ اور عَوْرَةٌ سَعِيٌّ۔ بَلِيْغٌ سَعِيٌّ۔
 جو صفت مُثَبِّبَةٌ اَفْعَلٌ کے وزن پر ہوگی۔ اس کے آخر میں تنوین نہیں ہوگی۔ نیز اَفْعَلٌ سے مَثُوْنَةٌ کا صیغہ فَعْلًا وُ کے وزن پر آتا ہے نقش ذیل کو غور سے پڑھو:۔

جنس	واحد	ثنیۃ	جمع
مذکر	اَحْمَرٌ	اَحْمَرَانِ	اَحْمَرٌ
مؤنث	اَحْمَرَةٌ	اَحْمَرَاتٍ	اَحْمَرٌ

ہدایت:۔ غور کرنے سے معلوم ہوگا کہ صیغہ مَثُوْنَةٌ کا ہمزہ ثنیۃ بنا

وقت واؤ سے بدل گیا ہے۔ نیز مذکر اور مؤنث دونوں کا جمع کا صیغہ فَعْلُ
کے وزن پر آیا ہے (بتاؤ حَوْرٌ عربی میں واحد ہے یا جمع ؟)

۳:- جو صفات عارضی ہیں مثلاً بھوک پیاس یا ان کی ضد۔ اُن سے صفت
مذکر فَعْلَانُ کے وزن پر آتی ہے۔ اور صفت مؤنث فَعْلَانِی کے
وزن پر جیسا کہ نقشہ سے ظاہر ہے :-

مذکر	مَعَانِ	مؤنث	مذکر	مَعَانِ	مؤنث
عَطْشَانُ	پیاسا	عَطْشَانِی	جَوْعَانُ	بھوکا	جَوْعَانِی
شَبَعَانُ	سیر مرد	شَبَعَانِی	غَضَبَانُ	غصہ میں	غَضَبَانِی

۴:- اسم فاعل اور اسم مفعول کی طرح صفت مشبہ کے پہلے بھی ضمیریں
آتی ہیں مثلاً :- هُوَ اَبْيَضٌ - اَنْتَ اَسْوَدٌ - اَنَا اَحْمَرٌ :-

۴:- اسم تفضیل :- اسم تفضیل وہ اسم مشتق ہے جس سے نسبت
ایک کے دوسرے میں ماخذ کا زیادہ ہونا معلوم ہو۔ یہ اسم اپنے موصوف کی
زیادتی غیر پر بتلاتا ہے مثلاً زَيْدٌ اَكْبَرُ مِنْ بَكْرِ زید بکر سے بڑا
ہے۔ زَيْدٌ اَفْضَلُ مِنْ بَكْرِ زید بکر سے بہتر ہے :-

اسم تفضیل کا وزن مذکر کے لئے اَفْعَلٌ ہے اور مؤنث کے لئے فَعْلَانِی
جیسے اَفْضَلُ مذکر کے لئے اور فُضْلَانِی مؤنث کے لئے :-

ارو میں تم نے پڑھا ہو گا۔ کہ اسم تفضیل کے تین درجے ہیں تفضیل

نفسی - تفضیل بعض اور تفضیل کل۔ لیکن عربی میں صرف دو درجے ہیں۔

تَفْضِيلُ الْبَعْضِ اور تَفْضِيلُ الْكُلِّ۔ جس اسم سے اسم تفضیل بنتا ہے بعض نے

اسے التَفْضِيلُ بِنَفْسِهِ لکھا ہے مثلاً اَحْلُو (میٹھا) اس سے اسم تفضیل اَحْلُو ہے

اسم تفضیل کا صیغہ صرف ثنائی مہرود سے بنایا جاتا ہے مثلاً اَعْدَبُ

یہ تھا) سے اَعْدَابٌ حُلُوٌّ (سٹھا کے اَحْلَى - حَسَنٌ (خوب صورت) اَحْسَنُ کے درجہ
 قَبِيحٌ (برا کے اَقْبَحٌ) :

نوٹ: اَفْعَلٌ کے وزن پر اسم تفضیل کا صیغہ تفضیل بعض اور تفضیل کل دونوں
 کا کام دیتا ہے مثلاً زَيْدٌ اَفْضَلُ مِنْ بَكْرِ زید بکر سے بہتر ہے ۲:- اَفْضَلُ
 اَكْلٌ وہ سب سے افضل ہے :

تَفْضِيلُ الْبَعْضِ

جب کسی خاص شخص پر تفضیل مقصود ہو تو صیغہ اَفْعَلٌ حرفِ مَن کے
 ساتھ استعمال ہوتا ہے۔ مذکر اور مؤنث دونوں کے لئے اَفْعَلٌ کے وزن
 پر صیغہ آئیگا جیسے :-

- ۱:- زَيْدٌ اَفْضَلُ مِنْ بَكْرِ زید بکر سے بہتر ہے
- ۲:- زَيْنَبُ اَجْمَلُ مِنْ اَخْتِهَا زینب اپنی بہن کے زیادہ خوب صورت ہے

تَفْضِيلُ الْكُلِّ

اگر تفضیلِ کُلِّ مقصود ہو تو مذکر کے لئے صیغہ اَفْعَلٌ کے وزن
 پر لاؤ۔ لیکن مؤنث کے لئے فَعْلَى کے وزن پر لاؤ۔ نیز اَلْفِ لَامٌ ساتھ
 لاؤ یا اضافت کے ساتھ استعمال کرو:- مثلاً

- (۱):- زَيْدٌ اَفْضَلُ الْكُلِّ زید سب سے بہتر ہے
 - ۲:- زَيْنَبُ فَضْلَى النِّسَاءِ زینب سب عورتوں سے بہتر ہے
- جب :- "اَل" لگانے سے یوں نیگا :- (۱) زَيْدٌ اَفْضَلُ الْكُلِّ زید سب سے بہتر ہے
 نوٹ :- یا اور کھو یہ جملہ اصل میں یوں تھا۔ زَيْدٌ

الْأَفْضَلُ - رَزِيدٌ نَأَلُ أَفْضَلُ دُنْ أَوْ أَلْ كَاتَلْفِظُ آسَانِيَّةً
 نہیں ہوتا اس لئے ایک چھوٹا سا نون داخل کیا جاتا ہے اسے نُونِ
 قَطْنِي كَتِي هِي - تَلْفِظِيُوں هُو كَا زِيْدُ نِيْلُ أَفْضَلُ ۛ

نکتہ - اسم تفضیل نہ تو ایسے افعال سے آتا ہے جنکی گروان ناممکن ہے مثلاً عَسِي - فِعْو - لَيْس
 اور نہ ہی افعال ناقصہ سے آتا ہے کیونکہ یہ کمی اور زیادتی کو قبول نہیں کرتے یہ صرف ایسے فعل تام سے آتا ہے
 جو کمی اور زیادتی کو قبول کرے۔ لَمَذَمَاتُ اور فَحَاتُ سے بھی نہیں آئیں گے۔ اگرچہ یہ نام ہیں رَزِيدُ النَّاسِ ناممکن

بدرست أَحْمَرُ - أَبْيَضُ - أَسْوَدُ وغیرہ اگرچہ اَنْعَلُ کے وزن
 پر ہیں لیکن یہ اسم تفضیل نہیں ہیں بلکہ صفات مشبہات۔ نہ تو ان سے
 اسم تفضیل کا صیغہ آتا ہے۔ اور نہ غیر ثلاثی اسم سے اسم تفضیل آتا ہے۔ لیکن

۲:- اگر ہم ایسے اسم سے اسم تفضیل بنا نا چاہیں جو رنگ یا ظاہرہ عیب
 ظاہر کرتا ہو یا وہ غیر ثلاثی مجرد ہو۔ تو مصدر منصوب کے پہلے اَشَدُّ یا اَقْلُ یا
 اَكْثَرُ لَانِي هِي۔ لیکن کبھی ایسا ہوتا ہے کہ ثلاثی مجرد میں بھی

مصدر منصوب کے پہلے اَشَدُّ آتا ہے روکیو مثال
 نمبر ۱۳ یہاں اَشَدُّ تَسْوَةً = اَقْسَى :- مثالیں حسب ذیل ہیں :-

۱:- اَشَدُّ حُمْرَةً زِيَادَةً سِرْح - ۲:- اَشَدُّ حَمِيمًا زِيَادَةً بَهْرًا -

۳:- قرآن پاک میں آتا ہے :- ثُمَّ تَسَّتْ قُلُوبُكُمْ مِنْ بَعْدِ ذَلِكَ
 نَهِي كَا رِيْحَادَةً اَوْ اَشَدُّ تَسْوَةً (ترجمہ) پھر سخت ہو گئے دل تمہارے

بعد اس کے - پس وہ مانند پتھروں کے ہیں یا زیادہ از روئے سختی بہ

۴:- اَكْثَرُ اِنْطِلَاقًا دُوسَرُوں كِي نِسْبَتِ زِيَادَةً چلنے والا جیسے هُوَ اَكْثَرُ

اِنْطِلَاقًا دُوسَرُوں كِي نِسْبَتِ زِيَادَةً چلنے والا ۵:- اَشَدُّ تَنْكِيدًا

سخت غراب دینے والا ۶:- اَكْثَرُ اِحْتِنَاءًا بَابِتِ بِنِي وَالا -

اسم بالذات اور اسم تفضیل میں فرق

۳:- اسم بالذات اور اسم تفضیل میں یہ فرق ہے کہ بالذات میں فی نفسہ زیادتی ہوتی ہے۔ لیکن اسم تفضیل میں زیادتی نسبتاً اور مقابلہً ملحوظ ہوتی ہے مثلاً زیدٌ عدلاً مہ زید بہت بڑا عالم ہے۔ یہاں کسی سے مقابلہ نہیں کیا گیا۔ لیکن زیدٌ اعلمٌ من بکرٍ نیکر سے زیادہ جاننے والا ہے۔ یہاں زید اور بکر کی علیت کا مقابلہ کیا گیا ہے۔

۴:- اسم تفضیل عموماً اسم فاعل کے معنی دیتا ہے لیکن کبھی اسم مفعول کے معنوں میں آتا ہے مثلاً:-

- ۱:- اَعْلَمُ زیادہ جاننے والا۔ اَلْصَّرُّ بہت مدد دینے والا (اسم فاعل)
- ۲:- اَشْغَلُ بہت کام میں لگا ہوا (اسم مفعول) ایسا ہی اَشْهُمُ مشہور ہے
- ۵:- اسم تفضیل کی گردان یوں ہوگی:-

جنس	واحد	تثنیہ	جمع سالم	جمع مکسر
مذکر	أَفْضَلُ	أَفْضَلَانِ	أَفْضَلُونَ	يَا أَفْضِلُ
مؤنث	مُفْضِلِي	مُفْضِلِيَانِ	مُفْضِلِيَاتُ	يَا مُفْضِلِي

۶:- جس اسم کو ترجیح دیتے ہیں اس کو مُفَضَّلُ کہتے ہیں اور جس پر ترجیح دیتے ہیں اسے مُفَضَّلٌ عَلَيْهِ کہتے ہیں۔

اگر مُفَضَّلٌ عَلَيْهِ مَعَهُودٌ فِي الدِّهْنِ ہو تو اسم تفضیل تنہا آسکتا ہے۔ مثلاً:- اَللّٰهُ اَكْبَرُ۔ اللہ سب سے بڑا ہے۔ یہاں اَكْبَرُ سے مراد ہے ا۔ اَكْبَرُ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ۔

۱۵:- اسم ظرف:- اسم ظرف وہ اسم مشتق ہے جو فعل کے صادر ہونے کا وقت یا فعل کے صادر ہونے کی جگہ بتائے مثلاً مَقْتَلٌ قَتْلُ سُوَيْدِ بْنِ غَزَالٍ کا وقت یا قتل ہونے کی جگہ ہے۔

قاعدہ ۱۔ اسم طرف کے بنانے کا طریقہ یہ ہے کہ فعل ثلاثی مجرد کے مضارع سے علامت مضارع کو ہم مفتوح سے بدلو۔ اس کے بعد مضارع کے آخری سے پہلے حرف کی حرکت پر غور کرو۔ اگر وہ حرف کسور ہو تو اسم طرف میں بھی کسور رکھو مثلاً بجلیس سے بجلیس۔
يَنْزِلُ سے مَنَزِلٌ نازل ہونے کی جگہ۔

لیکن اگر آخری سے پہلا حرف مفتوح یا مضموم ہو تو دونوں حالتوں میں اسم طرف میں لہجہ ائیر کا جیسے جَمْعُ سے جَمْعٌ ۱۲۔ يَقْتُلُ سے مَقْتُلٌ الغرض یوں یاد رکھو کہ ثلاثی مجرد سے اسم طرف کے دو وزن ہیں :- مَفْعَلٌ (برائے مفتوح العين و مضموم العين و ناقص مثلاً مَفْعَلٌ وَمَنْعَرٌ وَمَرْمَعٌ) ۱۳۔ مَفْعَلٌ (برائے مکمل العين مثلاً مَفْعَلٌ وَمَوْعَلٌ) ۱۴۔

مطابق نہیں آتے۔ قاعدے کے مطابق ان کا آخری سے پہلا حرف مفتوح چاہئے۔ لیکن وہ کسور ہے وہ حسب ذیل میں ان کو یاد کر لو :-

- ۱۔ مَعْرِبٌ سورج چھپنے کی جگہ ۲۔ مَشْرِقٌ سورج نکلنے کی جگہ۔
 - ۳۔ مَسْجِدٌ سجدہ کرنے کی جگہ ۴۔ هَجْرٌ حیوانات کے ذبح کرنے کی جگہ۔
 - ۵۔ مَنَبِتٌ اگنے کی جگہ ۶۔ مَسْقِطٌ گرنے کی جگہ یعنی جائے ولادت۔
 - ۷۔ مَرْفِقٌ ہاتھ کے ٹپکنے کی جگہ یعنی کہنی ۸۔ مَسْكِنٌ رہنے کی جگہ۔
 - ۹۔ مَطْلِعٌ طلوع ہونے کی جگہ ۱۰۔ مَنِيكٌ عبادت کی جگہ۔
 - ۱۱۔ مَفْرِقٌ بالوں کے جدا ہونے کی جگہ یعنی سر کی مانگ ۱۲۔ مَنِيخٌ نتھناہ
- ہدایات :- مَسْكِنٌ - مَطْلِعٌ - مَفْرِقٌ - مَنِيخٌ - مَنِيكٌ میں آخری سے پہلے حرف کو مفتوح پڑھنا بھی جائز ہے۔

بعض صرفیوں نے ان کے علاوہ جو اسباب طرف ہیں ان میں بھی پڑھنے

کی اجازت دی ہے لیکن بہتر یہی ہے کہ کسرہ پڑھا جائے :
لیکن مَغْرِبٌ - مَشْرِقٌ - مَنِبِتٌ - عَجْرٌ رٌ میں ہمیشہ کسرہ پڑھو
نوکتہ :- یاد رکھو مَسْجِدٌ تو عبادت خانہ ہے لیکن مَسْجِدٌ رُجِيمٌ مفتوح
سجدہ گاہ مثلاً لکھا ہے وَ اَمَّا الْمَسْجِدُ فَاِنَّهُ اسْمٌ لِلْبَيْتِ وَلَسْتَ تَرِيْدُ

مَوْضِعَ السُّجُوْدِ وَمَوْضِعَ جَبْصَتَرَاكٍ - لو اردت ذلِكَ لَقَلْتِ مَسْجِدٌ رُكْبَةً
نوکتہ :- بعض صرفیوں نے لکھا ہے کہ فعل مضارع سے اسم ظرف مطلقاً بفتح عین آتا ہے لیکن یہ غلط ہے۔
یاد رکھو مضارع مکور العین سے اسم ظرف بکسر عین آتا ہے مثلاً مَسْجِدٌ رُكْبَةً (محل محل سے) نیز یاد رکھو آت
آئِنَ الْمَقْرَبِ لَفْظٌ مَقْرَبٌ اَزِ يَفْرِئُ اسْمٌ ظَرْفٌ نَهِيَ بَلَدًا مَقْرَبًا مَعْنَى فَرَّادٌ (بھاگنا) ہے (واقعوں)

قاعدہ نمبر ۲ :- فعل غیر تلافی مجرور سے اسم ظرف اس کے اسم مفعول
کے وزن پر آتا ہے۔ مثلاً مَكْرُمٌ جَاءَهُ اَكْرَامٌ رُكْرُمٌ سے) ۲ :- مَخْرَجٌ
جائے اخراج (۳) يُقَامُ سے مُقَامٌ قیام کی جگہ یا زمانہ - بتاؤ مصلیٰ گرام میں کیا ہے؟

نوٹ :- کبھی اسم جاہ سے بھی اسم ظرف آتا ہے مثلاً :-

۱ :- مَسْبَعَةٌ جہاں بہت درندہ سے ہوں - سَبَاعٌ - درندہ -

۲ :- مَاسِدَةٌ جہاں بہت سے شیر ہوں - اَسَدٌ - شیر -

۳ :- مَبْطِحَةٌ جہاں خوب بوزے بہت ہوں - بَطِيْحٌ - خوب بوزہ -

نوٹ :- مندرجہ بالا مثالوں سے ظاہر ہے کہ اسم جاہ سے تمام اسماء ظرف

مَفْعَلَةٌ کے وزن پر آتے ہیں اور یہ سب اسم ہیں کہ ان میں ان کا ماخذ بہت پایا

جاتا ہے نیز مَفْعَلَةٌ کا وزن باعث اور سبب بھی آتا ہے مثلاً هَذَا الطَّامُ مَحْسَنَةٌ

لِلْجِسْمِ یہ کھانا جسم کے لئے خوبی کا باعث ہے :- اسم ظرف کی گردان یوں کر :-

واحد	تثنیہ	جمع
مَجْلِسٌ	مَجْلِسَانِ	مَجَالِسُ
مَنْصَرٌ	مَنْصَرَانِ	مَنْاصِرٌ

۱۴۔ اسم آلہ :- اسم مشتق ہے جو کام کے صادر ہونے کا ذریعہ یا واسطہ ہو۔ مثلاً مِفْتَاحُ تار کھولنے کا آلہ یعنی کنجی ۲ :- مَخِيْطٌ سینے کا ذریعہ یعنی سوئی۔ مِصِيْدٌ شکار کرنے کا ذریعہ یعنی جال۔

یاد رکھو اسم آلہ ہمیشہ فعل تلامی مجرّم متعدی سے بنتا ہے۔ اور کسی فعل سے نہیں بنتا۔ جیسے فَتْحٌ سے مِفْتَاحٌ اور ضَرْبٌ سے مِضْرَبٌ اسم آلہ کے مشہور اوزان تین ہیں :-

۱۔ مِفْعَلٌ مثلاً مِضْرَبٌ ریتی ۲ مِصِيْدٌ جال۔

۲۔ مِفْعَلَةٌ مثلاً مِكْنَسَةٌ جھاڑو۔ مِرْوَحَةٌ پنکھا ۳۔

۳۔ مِفْعَالٌ مثلاً مِفْتَاحٌ چابی اور مِقْرَاضٌ قینچی ۴۔

نوٹ :- بہت کم الفاظ مِفْعَلٌ یا مِفْعَلٌ کے وزن پر آتے ہیں مثلاً مَنخَلٌ یا مَنخَلٌ بمعنی چھاج ۲ :- مَسْعُوطٌ ناک میں دوائی ڈالنے

والا آلہ۔ سَعُوْطٌ کے معنی ہیں ناک میں دوائی ڈالنا ۳۔

اسم آلہ کی گردان یوں ہوگی :-

اوزان	واحد	تثنیہ	جمع
مِفْعَلٌ	مِضْرَبٌ	مِضْرَبَانِ	مِضْرَابٌ
مِفْعَالٌ	مِفْتَاحٌ	مِفْتَاحَانِ	مِفْتَاحٌ
مِفْعَلَةٌ	مِرْوَحَةٌ	مِرْوَحَتَانِ	مِرْوَاخٌ

نوٹ :- مؤنث اور مذکر دونوں کی گردان ایک ہی طریق پر ہوگی ۳۔

سُؤَالَات

۱۔ مندرجہ ذیل اسماء سے بتاؤ کہ ہر ایک اسم اسماے مشتقہ کی کونسی

قسم میں سے ہے اور پھر اپنی طرف سے ہر ایک کی دو دو مثالیں دو :-

مَسْجِدٌ - مِفْتَاحٌ - مَذْكُورٌ - اسْتَحْيَ (پنجاب میٹرک ۱۹۳۴ء)

۲:- اسم فاعل اور اسم مفعول کے درمیان کیا فرق ہے مثالوں سے واضح کرو۔

۳:- اسم آلہ کس کس وزن پر آتا ہے مثالیں دیکر واضح کرو۔
۴:- اسم ظرف کے بنانے کے طریقے بتاؤ۔ نیز جو اسمائے ظرف و فاعلا

قیاس آئے ہیں وہ کون کونسے ہیں؟

۵:- اسم تفضیل اور مبالغہ میں کیا فرق ہے؟

۶:- گروہائیں کرو۔

(ا) اَعْلَمُ اور اَسْمَعُ سے اسم تفضیل کی

(ب) مَضْرُوبٌ اور مَنصُورٌ سے اسم مفعول کی

(ج) ضَارِبٌ اور نَاصِرٌ سے اسم فاعل کی

۷:- عربی میں ترجمہ کرو۔

(ا) ۱- ایک مرد لکھنے والا۔ دو عورتیں لکھنے والیاں۔ سب عورتیں مرد

کرنے والیاں

(ب) ایک عورت پٹی ہوئی۔ دو مرد پٹے ہوئے۔ عورتیں پٹی ہوئیں۔

(ج) بہت فرق کرنے والا۔ بہت جھوٹ بولنے والا۔ بہت سچ بولنے والا

(د) ۱:- چابی۔ تینچی۔ ریتی۔ چھاج۔ جال۔ سوئی

(س) ۱:- تو علم والا ہے۔ وہ استاد ہے۔ تو چاہنے والا ہے

وہ علم والی ہے

(س) ۱:- زینب کلثوم سے بہتر ہے۔ زینب حب عورتوں سے

بہتر ہے۔ بکر زید سے بہتر ہے۔ زینب آمنہ سے زیادہ

تو بصورت ہے۔ یہ سب سے بڑی مصیبت ہے۔ اللہ ہر ایک شے سے بڑا ہے۔

الدَّرْسُ الحَادِي وَالْعِشْرُونَ

فعل ثلاثي مجرد کے ابواب

فعل ثلاثي مجرد کے معنی تم پرٹھ چکے ہو۔ اب لفظ ابواب پر غور کرنا ہے۔ یاد رکھو ابواب جمع ہے باب کی اور باب کہتے ہیں دروازہ کو لیکن علم صرف میں یہ لفظ خاص معنوں میں استعمال کیا گیا ہے۔ نمبر ۱: فعل ثلاثي مجرد کے ماضی اور مضارع کے صیغہ واحد مذکر غائب کے اوزان کو باب کہتے ہیں مثلاً نَصَرَ فعل ثلاثي مجرد صیغہ واحد مذکر غائب ہے۔ اگر پوچھا جائے نَصَرَ کس باب سے ہے تو ہم اس فعل کے ماضی اور مضارع کے صیغہ واحد مذکر غائب کے اوزان بتائیں گے۔ جیسے نَصَرَ کا وزن ہے فَعَلَ اور نَصَرَ سے مضارع صیغہ واحد مذکر غائب ہے يَنْصُرُ اور يَنْصُرُ کا وزن ہے يَفْعَلُ۔ پس نَصَرَ باب فَعَلَ يَفْعَلُ سے ہے۔

نمبر ۲: فعل غیر ثلاثي مجرد میں اس کے مصدر کے وزن کو باب کہتے ہیں۔ مثلاً اگر پوچھا جائے اَدْخَلَ کس باب سے ہے تو ہم کہیں گے باب اَفْعَالُ سے کیونکہ اَدْخَلَ کا مصدر ہے اِدْخَالَ اور اِدْخَالَ کا وزن ہے اَفْعَالُ۔

اسی طرح عَلَّمَ فعل غیر ثلانی مجرور ہے۔ اس کا مصدر ہے تَعَلَّمَ
 اور تَعَلَّمَ کا وزن ہے تَفَعَّلٌ۔ پس معلوم ہوا کہ عَلَّمَ بابِ تَفَعَّلٍ
 سے ہے۔ باب کے لغوی اور اصطلاحی معنی

اب سوال یہ ہے کہ صرفیوں نے جن معنوں میں لفظ باب استعمال
 کیا ہے ان میں اور باب کے لغوی معنوں میں کچھ مناسبت بھی ہے؟
 ہاں ضرور ہے۔ سوچنے سے معلوم ہو گا کہ جس طرح دروازہ میں سے گذر کر
 ہم مکان کے اندرونی حالات معلوم کر سکتے ہیں۔ اسی طرح مصدر معلوم
 ہونے سے کئی ایک الفاظ معلوم کر سکتے ہیں۔ مثلاً عَلَّمَ (جاننا) سے قائلے
 کے مطابق ہم عَالِمٌ، مَعْلُومٌ، عَلَامَةٌ، مَعْلَمٌ، مَتَعَلِّمٌ
 وغیرہ بنا سکتے ہیں۔ ان سب کا بیان تم پڑھ چکے ہو؟

معلوم ہوا کہ باب کے لغوی اور اصطلاحی معنوں میں ضرور مناسبت
 ہے۔ جس طرح دروازے کے بغیر مکان کے اندرونی حالات معلوم کرنے
 ناممکن ہیں اسی طرح مصدر کے بغیر مشتقات کا معلوم کرنا ناممکن ہے۔
 اب تم پوچھو گے کہ تمام مشتقات کی اصل تو مصادر ہیں۔ چاہئے
 تھا کہ ہمیشہ مصادر ہی کو ابواب کہا جاتا۔ پھر کیا وجہ ہے کہ فعل ثلانی
 مجرور کا باب بتانے کے لئے ہم ماضی اور مضارع کے صیغہ واعداد کو
 غائب کے اوزان بتاتے ہیں۔ اور مصدر کا وزن نہیں بتاتے؟ اس کی
 وجہ یہ ہے کہ ثلانی مجرور افعال کے مصادر کئی ایک اوزان پر آتے ہیں
 مثلاً ۱۔ عَلَّمَ جاننا ۲۔ ضَرَبَ مارنا ۳۔ طَلَبَ مانگنا ۴۔ كَعِبَ کھیلنا ۵۔ خَلَبَ
 غالب آنا ۶۔ دَخَلَ داخل ہونا وغیر ان مصادر کا بیان تم پہلے پڑھ چکے ہو۔
 اوزان کی کثرت کی وجہ سے ابواب بہت زیادہ بنتے اور طالب علم کے

لئے مشکل ہوتی۔ دوسری وجہ یہ ہے کہ مصادر میں حروف زوائد ہیں

ان کی وجہ سے قواعد اور بھی پیچیدہ بنتے۔ اس لئے صرفیوں نے
ثلاثی مجرداً افعال کا باب بتانے کے لئے مصدر کے وزن کو مناسبت سمجھا
نوٹ ثلاثی مجرداً افعال کے باب کی تعداد کے لئے صرفیوں نے ماضی اور
مضارع کے عین کلمے کی حرکت کو اصول بنایا جیسا کہ مثالوں سے
ظاہر ہو گا اس نکتہ کو تم یوں سمجھو:-

فعل ثلاثی مجرد میں فعل ماضی کے تین اوزان ہیں فَعَلَ - فَعِلَ اور
فَعُلَ مثلاً:-

۱:- ضَرَبَ - كَتَبَ - نَصَرَ - بَعَثَ - مَنَعَ - فَتَحَ - یہ سب افعال فَعَلَ
کے وزن پر ہیں :

۲:- سَمِعَ - عَلِمَ - كَذَبَ - حَسِبَ - لَبَسَ - یہ سب افعال فَعِلَ
کے وزن پر ہیں :

۳:- كَرُمَ - بَعُدَ - تَرَبَّ - شَرُفَ - حَسُنَ - یہ سب افعال
فَعُلَ کے وزن پر ہیں :

ہر ایک ماضی کے مضارع کے چند اوزان ہیں مثلاً:-

۱:- جو ماضی فَعَلَ کے وزن پر ہو اس کے تین اوزان ہیں یا تو اس کا
مضارع يَفْعَلُ کے وزن پر ہو گا یا يَفْعِلُ کے وزن پر یا يَفْعُلُ
کے وزن پر :

۲:- جو ماضی فَعِلَ کے وزن پر ہو اس کے دو اوزان ہیں یا تو اس کا
مضارع يَفْعَلُ کے وزن پر ہو گا یا يَفْعِلُ کے وزن پر :

۳۔ جو ماضی فَعْل کے وزن پر ہو اس کا مضارع صرف ایک وزن پر آتا ہے یعنی یَفْعَل کے وزن پر ۶

ان تینوں باتوں کو سمجھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقشے پر غور کرو:-

ماضی	وزن ماضی	مضارع	وزن مضارع
(ا) ضَرَبَ	فَعَلَ	يَضْرِبُ	يَفْعَلُ
نَصَرَ	فَعَلَ	يَنْصُرُ	يَفْعَلُ
فَتَحَ	فَعَلَ	يَفْتَحُ	يَفْعَلُ
(ب) سَمِعَ	فَعَلَ	يَسْمَعُ	يَفْعَلُ
حَسِبَ	فَعَلَ	يَحْسِبُ	يَفْعَلُ
(ج) كَرُمَ	فَعَلَ	يَكْرُمُ	يَفْعَلُ

مندرجہ بالا نقشے سے ظاہر ہے کہ فعل ثلاثی مجرد کے ماضی اور مضارع

کے صیغہ واحد مذکر غائب کو ملا کر پڑھیں تو چھ جوڑے ممکن ہیں۔ پس فعل ثلاثی مجرد کے چھ باب ہوئے جو حسب ذیل ہیں:-

(۱)۔ ۱۔ فَعَلَ يَفْعَلُ جیسے نَصَرَ يَنْصُرُ ۶

۲۔ فَعَلَ يَفْعَلُ جیسے ضَرَبَ يَضْرِبُ ۶

۳۔ فَعَلَ يَفْعَلُ جیسے سَمِعَ يَسْمَعُ ۶

(ب) ۴۔ فَعَلَ يَفْعَلُ جیسے فَتَحَ يَفْتَحُ ۶

۵۔ فَعَلَ يَفْعَلُ جیسے كَرُمَ يَكْرُمُ ۶

۶۔ فَعَلَ يَفْعَلُ جیسے حَسِبَ يَحْسِبُ ۶

تم جانتے ہو کہ مندرجہ بالا چھ باب ایک اصول کے ماتحت وضع کئے

گئے ہیں اور وہ یہ ہے کہ ان کی تعداد ماضی اور مضارع کے عین کلمے کی حرکت

کو مد نظر رکھ کر مقرر کی گئی ہے۔ چونکہ پہلے تین ابواب میں ماضی اور مضارع کے عین کلمے کی حرکت مختلف ہے اس لئے ان کو اُمُّ الْاَبْوَابِ کہتے ہیں لفظ اُمُّ یہاں اصول کے معنوں میں استعمال ہوا ہے۔ دوسری وجہ ان کو اُمُّ الْاَبْوَابِ کہنے کی یہ ہے کہ بہت سے افعال انہی ابواب سے آتے ہیں۔ اگر تم نے اُمُّ الْاَصْرَاضِ (قبض) اور اُمُّ الْاَنْجَبَايْتِ (شراب) الفاظ سے ہونگے تو دوسری وجہ کو باسانی سمجھ لو گے۔ کیونکہ یہاں بھی اُمُّ کا لفظ انہی معنوں میں آیا ہے۔ جُزُوبِ کے تین ابواب میں چونکہ ماضی اور مضارع کے عین کلمے کی حرکت متفق ہے۔ اس لئے ان کو فروع کہتے ہیں :

ہدائت ۱: - مندرجہ بالا ابواب کے نقتے میں جو مثالیں دی گئی ہیں مثلاً خَرَبَ بَ - يَضْرِبُ - نَصَرَ يَنْصُرُ وغیرہ ان کو حفظ کر لو۔ کیونکہ صرف کی کتابوں میں یہ کثرت سے آتی ہیں۔ اور ان کو ابواب قرار دیا جاتا ہے مثلاً ہدائت طبرانی میں جو بات بیان کی گئی ہے۔ دیگر کتابوں میں تم اسے یوں پاؤ گے: - فَضِلَ يَفْضُلُ من قبیل تداخل کے ہے یعنی اس کی ماضی باب سَمِعَ يَسْمَعُ سے ہے اور مضارع باب نَصَرَ يَنْصُرُ سے :

ہدائت ۲: - بعض صرفیوں کے نزدیک فعل ثلاثی مجرد کے دو اور باب ہیں مثلاً: - فَعِلَ يَفْعَلُ جیسے فَضِلَ يَفْضُلُ ۲: - فَعَلَ يَفْعَلُ جیسے كَادَ (كُوْدَ) يَكَادُ (يَكُوْدُ) لیکن یاد رکھو ان کو ثابت کہنا غلطی ہے :

نوٹ: تحقیق سے معلوم ہوا ہے کہ ایک ہی فعل کو عرب کے بعض قبائل کسی

طرح ادا کرتے ہیں اور بعض قبائل کسی طرح۔ اُن فعلوں میں سے ایک فعل ہے
فَضِلَّ۔ بعض قبائل اسے یوں ادا کرتے ہیں:۔ فَضِلَّ يَفْضُلُ رِيعِي
باب فَعِلَ يَفْعَلُ کے مطابق اور بعض قبائل یوں ادا کرتے ہیں:۔
فَضِلَّ يَفْضُلُ رِيعِي باب فَعَلَ يَفْعَلُ کے مطابق:۔

صرفیوں نے یوں کیا کہ ایک قبیلے کا ماضی کا صیغہ لے لیا اور دوسرے
قبیلہ کا مضارع کا صیغہ لے لیا اور بنایا فَضِلَّ يَفْضُلُ اور اس کو عربی
وان یوں ادا کرتے ہیں:۔ فَضِلَّ يَفْضُلُ مِنْ قَبِيلِ تَدَاخُلُ
کے ہے۔ یا:۔ فَضِلَّ يَفْضُلُ مِنْ تَدَاخُلُ ہے:۔

”فَضِلَّ يَفْضُلُ مِنْ تَدَاخُلُ ہے۔“ اس کا یہ مطلب ہے کہ اس میں
تَدَاخُلِ لُغَتَيْنِ ہے یعنی دو علاقوں کی زبان کے الفاظ داخل کئے
گئے ہیں جیسا کہ اوپر بیان ہوا۔ لغت کہتے ہیں کسی علاقے کی زبان کو
ایسا ہی تحقیق سے معلوم ہوا ہے کہ کَادَ يَكَادُ بَابُ فَعِلَ يَفْعَلُ
سے ہیں کیونکہ کَادَ اصل میں کَوَدَ تھا اور يَكَادُ اصل میں يَكُوْدُ تھا:۔
نوٹ:۔ تم پوچھو گے کہ کَادَ کیسے اصل میں کَوَدَ تھا۔ یہ واؤ کہاں
سے آگئی۔ اس سوال کا جواب تعلیقات کے بیان میں آئیگا:۔

پہلی بات یاد رکھو کہ فعل ثَلَاثِي مَجْرُودِ کے سب اَفْعَالُ سَمَاعِي ہیں
جس باب سے کوئی فعل بنا گیا ہے وہ اسی سے خاص ہے۔ ضَرَبَ سے
مضارع يَضْرِبُ بنا گیا اور نَصَرَ سے يَنْصُرُ۔ اس میں قیاس کو دخل
نہیں نیز بعض افعال دو بابوں سے نئے گئے اور دونوں سے آتے ہیں مثلاً
وَالْعَكْسُ (چھینکنا) سے دو طرح مضارع آتا ہے:۔ يَعْطَسُ۔

۲۔ يَعْطَسُ:۔

پداشت :- تم ہرگز ہرگز یہ نہ فرض کرو کہ فلاں فعل ماضی یا مضارع کے عین کلمے کی حرکت فلاں ہوگی۔ بلکہ ہمیشہ لغات دیکھو
 تیسرے یہاں عربی کو بے قاعدہ مت کہنا کیونکہ ہر ایک زبان میں ایسی باتیں پائی جاتی ہیں مثلاً انگریزی میں فعل کی تین حالتیں لغات ہی سے معلوم ہوں گی۔ جیسے پہلی حالت seek (تلاش کرنا) دوسری حالت SOUGHT (تلاش کیا)۔ جب تم تحقیق کرو گے تو تمہیں معلوم ہوگا کہ دیگر زبانوں کی نسبت عربی زبان بہت باقاعدہ ہے۔

سَوَالَات

- ۱:- باب کسے کہتے ہیں۔ اس کے لغوی اور اصطلاحی معنی بتاؤ؟
- ۲:- باب کے لغوی اور اصطلاحی معنوں میں کیا مناسبت ہے؟
- ۳:- فعل تلامی مجرّد کسے کہتے ہیں؟ نیز یہ بتاؤ کہ تلامی مجرّد کے کتنے باب ہیں؟ مثالوں سے واضح کرو؟
- ۴:- بعض صرفیوں کے نزدیک فَضِلَ يَفْضُلُ اور كَادَ يَكَادُ فعل تلامی مجرّد کے دو مستقل باب ہیں۔ تمہاری اس کے متعلق کیا رائے ہے؟ کیا تم ان صرفیوں سے اتفاق کرتے ہو؟ تفصیل کے ساتھ بیان کرو؟
- ۵:- فعل تلامی مجرّد کے کون سے ابواب کو اُمُّ الْاَبْوَاب کہتے ہیں؟ اور کیوں؟

الدَّرْسُ الثَّانِي وَالْعِشْرُونَ

فِعْلٌ غَيْرُ مَثَلِيٍّ مَجْرُودٍ كَ الْأَوَابِ

عربی زبان میں فعل بلحاظ حروف کے دو قسم کا ہوتا ہے۔ مَجْرُودٌ اور مَزِيدٌ

فِيهِ۔ فعل مجرود وہ فعل ہے جس میں کوئی حرف زائد نہ ہو۔ عربی میں ہم یوں کہیں گے مَجْرُودٌ عَنِ الزِّيَادَةِ۔ لیکن فعل مزید فیہ وہ فعل ہے جس میں اصلی حروف کے علاوہ زائد حروف بھی ہوں۔ عربی میں ہم یوں کہیں گے

فِعْلٌ مَزِيدٌ فِيهِ وَهُوَ فِعْلٌ جِسْمٌ فِي زِيَادَتِهِ ۞

مَجْرُودٌ اور مَزِيدٌ فیہ کی دو قسمیں ہیں (۱) ثَلَاثِيٌّ مَجْرُودٌ رُبَاعِيٌّ

مَجْرُودٌ (۳) ثَلَاثِيٌّ مَزِيدٌ فِيهِ (۴) رُبَاعِيٌّ مَزِيدٌ فِيهِ۔ بیشتر

اس کے کہ ان چاروں کی تعریفیں دی جائیں ایک بات سمجھ لو ۞

جن پہلے حروف سے کوئی فعل بنتا ہے۔ ان کو اس کے اصلی حروف

یا مادہ کہتے ہیں۔ عربی کا کوئی فعل تین حروف سے کم نہیں ہوتا اور نہ کسی

فعل کے حروف چھ سے زیادہ ہوتے ہیں لیکن فعل کے اصلی حروف زیادہ

سے زیادہ چار ہو سکتے ہیں۔ جو حروف اصلی نہ ہوں ان کو حروف زوائد

کہتے ہیں۔ حروف زوائد یاد رکھنے کے واسطے مندرجہ ذیل میں سے کوئی جملہ

یاد رکھو۔ (۱) سَأَلْتُمُو نِيهَا (۲) أَيُّوْمٌ تَنْسَاهُ (۳) هَوَيْتَ السَّمَاءَ

(۴) أَمَانٌ وَتَسْهِيلٌ ۞

وہ فعل جس میں تین حروف ہوں اسے فِعْلٌ ثَلَاثِيٌّ مَجْرُودٌ کہتے ہیں

مثلاً خَرَجَ۔ نَصَرَ۔ كَتَبَ۔ فَتَحَ۔ ضَرَبَ وغیرہ۔ وہ فعل جس میں تین

اصلی حروف ہوں اور باقی زائد اس کو فعل ثلاثی مزید فیہ کہتے ہیں۔ ثلاثی
اس لئے کہ اس میں تین اصلی حروف ہیں اور مزید فیہ اس لئے کہ اس میں
زائد حروف ہیں۔ مثلاً اَخْرَجَ۔ (ہمزہ زائد) (۲) قَاتَلَ (الف زائد)
(۳) عَلَّمَ (لام زائد) (۴) تَعَلَّمَ (ت اور لام زائد) :

(۲) جس فعل میں چار حروف ہوں اور چاروں اصلی ہوں اُسے رباعی مجرّد کہتے
ہیں۔ مثلاً دَحْرَجَ۔ تَرَجِمَ۔ غَرَّعَرَ۔ زَلْزَلَ۔ وَسَّوَسَ وغیرہ
وہ فعل جس میں چار اصلی حروف ہوں اور باقی زائد اُسے رباعی مزید فیہ
کہتے ہیں مثلاً اَتَدَحْرَجَ۔ تَزَلْزَلَ وغیرہ :

پدائست :- یاد رکھو عربی زبان میں بہت سے افعال ثلاثی ہیں اور
تھوڑے رباعی :

فعل ثلاثی مزید فیہ کے ابواب

حروف زوائد میں سے کبھی ایک حرف کبھی دو حروف اور کبھی تین حروف
فعل ثلاثی مجرّد کے ماضی کے ابتداء یا درمیان میں زیادہ کر کے بارہ قسم کے
افعال بنائے گئے ہیں۔ جن کے مصادر مندرجہ ذیل اوزان پر آتے ہیں۔
اور ان اوزان کو ثلاثی مزید فیہ کے باب کہتے ہیں اور وہ حسب ذیل ہیں :-
(۱) جن کے ماضی میں ایک حرف زائد ہے وہ تین باب ہیں (۱) اِفْعَالُ
(۲) تَفْعِيلُ (۳) مَفَاعَلَةٌ :

(ب) جن کے ماضی میں دو حروف زیادہ ہیں وہ پانچ باب ہیں :- (۱) اِفْتِعَالُ
(۲) اِنْفِعَالُ (۳) اِفْعِلَالُ (۴) تَفْعَلُّ (۵) تَفَاعُلُ :

(ج) جن کے ماضی میں تین حروف زیادہ ہیں وہ چار باب ہیں

اِسْتِفْعَال (۲) اِنْفِعَال (۳) اِنْفِعَال (۴) اِنْفِعَال (۵)
نوٹ: ان ابواب کو تم ایک اور طریق سے بھی یاد رکھ سکتے ہو کہ سات ابواب
باہمزہ وصل ہیں اور پانچ ابواب بے ہمزہ وصل۔ باہمزہ وصل تو وہ ابواب
ہیں جن کے پہلے ہمزہ وصل آتا ہے اور وہ حسب ذیل ہیں:-

(۱) اِنْفِعَال (۲) اِنْفِعَال (۳) اِنْفِعَال (۴) اِسْتِفْعَال (۵) اِنْفِعَال
(۶) اِنْفِعَال (۷) اِنْفِعَال

بے ہمزہ وصل وہ باب ہیں جن کے پہلے ہمزہ وصل نہیں آتا۔ اور وہ
حسب ذیل ہیں:-

(۱) اِنْفِعَال (۲) تَفْعِيل (۳) تَفَاعُل (۴) تَفَعُل (۵) مَفَاعَلہ

ضروری ہدایات

ہر ایک باب کا علیحدہ علیحدہ بیان شروع کرنے سے پیشتر چند ایک ضروری
ہدایات دینا مناسب معلوم ہوتا ہے:-

۱:- جس باب کے فعل ماضی میں کل چار حروف ہوں خواہ سب اصلی
ہوں۔ خواہ اصلی اور زائد دونوں ملا کر چار ہوں۔ اس کے مضارع
معروف کی علامت مضارع (ا۔ ت۔ ی۔ ن) مضموم ہوگی۔ اور ایسا
چار جگہ ہوتا ہے۔ ثلاثی مزید فیہ کے تین ابواب اِنْفِعَال۔ تَفْعِيل اور
مَفَاعَلہ میں اور رباعی مجرؤ کے باب فَعْلَلتہ میں :-

۲:- کتاب کے شروع میں تم کو بتایا گیا تھا کہ ہمزہ دو قسم کا ہوتا ہے
ہَمَزَةٌ اَلْوَصْلِ اور هَمَزَةٌ اَلْقَطْعِ۔ یاد رکھو ہمزہ قطعی صرف باب
اِنْفِعَال میں ہے باقی جس باب میں ہمزہ ہے وہ ہمزہ وصل ہے۔ ہمزہ قطعی

وسط کلام میں ساقط نہیں ہوتا لیکن ہمزہ وصل وسط کلام میں ساقط ہو جاتا ہے۔ ساقط سے یہ مراد نہیں کہ لکھنے میں بھی نہیں آتا۔ لکھنے میں تو آتا ہے۔ لیکن پڑھنے میں نہیں آتا۔ مثلاً اَدْخِلْ باب افعال سے فعل امر ہے اگر یوں ہو فَادْخِلْ یعنی ہمزہ قطعی اگر وسط کلام میں ہو تو ہم اسے ساقط نہیں کر سکتے۔ ہم کہیں گے فَادْخِلْ لیکن اِسْتَغْفِرْ باب اِسْتِفْعَال سے ہے اگر اس کے پہلے کوئی حرف ہو تو ہمزہ ساقط ہو جائے گا۔ مثلاً:-
 وَاسْتَغْفِرْ رَاصِل میں تھا وَاسْتَغْفِرْ، تلفظ یوں ہو گا وَاسْتَغْفِرْ ۛ

۳:- لیکن یاد رکھو۔ جب فعل مضارع بنانے کے لئے علامت مضارع سینہ ماضی کے پہلے لگائی جائیگی تو ہمزہ بالکل ہی گر جائیگی یعنی لکھنے میں بھی نہیں آئیگا خواہ وہ ہمزہ وصل ہو خواہ ہمزہ قطعی مثلاً اَدْخِلْ سے یَدْخِلْ۔ اَکْرَمَ سے یُکْرِمُ (۲) اِسْتَغْفِرْ سے یَسْتَغْفِرُ

نوٹ:- مناسب معلوم ہوتا ہے کہ ہمزہ قطعی کے حذف ہونے کے متعلق کچھ لکھ دیا جائے۔ اصل میں صیغہ واحد متکلم میں ہمزہ دو دفعہ آتا تھا ایک ہمزہ قطعی اور دوسرا ہمزہ علامت مضارع اور صیغہ یوں تھا:- اُکْرِمُ دو ہمزہ کا یہ اجتماع ثقیل تھا۔ اس لئے ہمزہ قطعی حذف کر دیا گیا کیونکہ علامت مضارع کو حذف نہیں کر سکتے ۛ

اب صیغہ واحد متکلم کے اتباع سے مضارع کے صیغوں سے جو اس باب سے ہیں ہمزہ گر ادیا گیا مثلاً بجائے یَاکْرِمُ کے یُکْرِمُ رہ گیا ۛ
 ہدایت: یاد رکھو۔ شعروں میں یَاکْرِمُ بھی دیکھنے میں آیا ہے ۛ

۴:- تم نے اسم آلہ کے بیان میں پڑھا تھا کہ اسم آلہ صرف ثلاثی مجرد افعال سے آتا ہے۔ لیکن اگر غیر ثلاثی افعال سے اسم آلہ کے معنی ادا کرنے

ہوں تو مصدر کے پہلے مَآیِدِہِ لَآؤْ مِثْلًا مَآیِدِہِ اِلَیْجِتْنَابُ رِیْر ہیز کرنے کا ذریعہ ایسا ہی مَآیِدِہِ اِلَیْ سِتَعْمَالُ و غیرہ ۛ

۵:- جس باب کے فعل ماضی میں پہلا حرف **ت** زائد ہو اس کے مضارع معروف کا آخری سے پہلا حرف مفتوح ہوگا۔ دیکھو ابواب تَفَعَّلُ - تَفَاعَلُ اور تَفَعَّلُ ۛ

نوٹ:- باب تَفَعَّلُ رباعی مزید فیہ کا باب ہے ۛ

۶:- سبق خواص ابواب نمبر ۲- میں تم کو ثلانی مزید فیہ اور رباعی مجرد و مزید کے ابواب کے معانی بتائے جائیں گے۔ اس لئے اس سبق میں تمہاری توجہ افعال کی بناوٹ کی طرف ہونی چاہئے ۛ

۱۱، باب افعال

اس باب کے فعل ماضی معروف کا صیغہ واحد مذکر غائب یوں بنتا ہے کہ فعل ماضی ثلانی مجرد کے اسی صیغے کے پہلے ہمزہ قطعی لگا کر پہلے حرف کو ساکن کر دو۔ مثلاً دَخَلَ (وہ داخل ہوا) سے اَدْخَلَ (اس نے داخل کیا) اور ان حسب ذیل ہیں:-

ماضی	مضارع	امر	مصدر
أَفْعَلُ	يُفْعِلُ	أَفْعِلْ	إِفْعَالٌ

ہدایت:- ان اوزان کے مطابق تم کھوڑی سی کوشش سے صیغے بنا سکتے ہو مثلاً اَفْعَلُ کے وزن پر اَدْخَلَ (۲) يُفْعِلُ کے وزن پر یَدْخُلُ (۳) اَفْعِلُ کے وزن پر اَدْخُلْ (نوٹ مضارع میں ہمزہ قطعی حذف ہو گیا ہے) ۛ

(۲) باب تَفْعِيلُ

اس باب کے فعل ماضی معروف کا صیغہ واحد مذکر غائب یوں بنتا ہے کہ فعل ماضی ثلانی مجرد کے دوسرے حرف کو مکرر لایا جائے مثلاً قَطَعَ اس نے کاٹا ہے وَطَّعَ اس نے ٹکڑے ٹکڑے کر کے کیا، حرف ط پر تشدید کی علامت ظاہر کرتی ہے کہ یہ حرف مکرر آیا ہے۔ اوزان حسب ذیل ہیں:-

ماضی	مضارع	امر	مصدر
فَعَّلَ	يَفْعِلُ	فَعِّلْ	تَفْعِيلٌ

ہدایت:- یاد رکھو اس باب کے مصادر اکثر تَفَعَّلْتُ کے وزن پر آتے ہیں مثلاً تَجَرَّبْتُ - تَبَصَّرْتُ - تَفَرَّقْتُ - تَذَكَّرْتُ - تَسَمَّيْتُ - تَجَرَّيْتُ :-

کبھی اس باب کے مصادر کے اوزان تَفَعَّلَ - فَعَّالٌ - تَفَعَّالٌ - فَعَّالٌ اور فَعَّالٌ ہوتے ہیں مثلاً تَكَرَّرٌ - كَلَامٌ - سَلَامٌ - تَلَقَّاءٌ - تَبَيَّانٌ - كَذَّابٌ - كَذَّابٌ :-

(۳) باب مُفَاعَلَةٌ

اس باب کے فعل ماضی معروف کا صیغہ واحد مذکر غائب بنانے کے لئے فعل ماضی ثلانی مجرد کے پہلے حرف کے بعد اَلِفِ زیادہ کیا جاتا ہے مثلاً قَتَلَ سے قَاتَلَ :- اوزان حسب ذیل ہیں:-

ماضی	مضارع	امر	مصدر
فَاعَلَ	يُفَاعِلُ	فَاعِلْ	مُفَاعَلَةٌ

ہدایت:- اس باب کا مصدر عموماً فَعَّالٌ کے وزن پر آتا ہے مثلاً قَاتَلَ لُرَّانًا - ایسا ہی جِدَّالٌ - فِرَاقٌ - اور کبھی فِعَّالٌ کے وزن پر آتا ہے

مثلاً قَبَّلَ بِمَعْنَى قَاتَلَ، یاد رکھو اس باب کے
فعل ماضی معروف کا اَلِفِ ماضی مجہول میں واو سے بدل جاتا ہے مثلاً
قَاتَلَ سے قَوَّيْلَ (۳۲) نَخَاطَبَ سے خُوَّيْلَبَ،

(۳۲) بِاَبِ تَفَعُّلٍ

اس باب سے فعل ماضی معروف کا صیغہ واحد مذکر غائب بنانے
کے لئے فعل ماضی ثلاثی مجرد کے شروع میں ت بڑھائی جاتی ہے
اور فعل ثلاثی مجرد کے دوسرے حرف کو کمر رلاتے ہیں مثلاً عَلِمَ سے
تَعَلَّمَ۔ اوزان حسب ذیل ہیں:-

ماضی	مضارع	امر	مصدر
تَفَعَّلَ	يَتَفَعَّلُ	تَفَعَّلْ	تَفَعُّلٌ

پہلا حرف مفتوح ہوتا ہے مثلاً تَعَلَّمَ سے يَتَعَلَّمُ،

نکتہ:- اس باب کے فعل مضارع معروف کے کسی صیغے میں اگر دو ت جمع ہو جائیں تو ہم ایک کو حذف کر سکتے ہیں مثلاً قرآن پاک میں آتا ہے
تَنَزَّلُ الْمَلَائِكَةُ اترتے ہیں فرشتے اصل میں تَهَا تَنَزَّلُوا،
(۳۲) تَتَقَبَّلُ سے تَقَبَّلُوا (علم الصیغہ صفحہ ۲۵)

بدلتی ہماری توجہ الفاظ کے تلفظ کی طرف خاص ہونی چاہئے۔ بہت
سے طالب علم مندرجہ ذیل الفاظ کا تلفظ کرتے وقت آخری سے پہلے

حرف پر زبر پڑھتے ہیں لیکن پیش پڑھنا چاہئے :-
تَحَمَّلٌ - تَغَايِرٌ - رَكْلٌ - تَعْلَقُ - تَبَسُّمٌ - تَعَجُّبٌ وغیرہ :-

تَسْمِيَةٌ

(۵) بَابُ تَفَاعُلٍ

اس باب سے فعل ماضی معروف کا صیغہ واحد مذکر غائب بنانے کے لئے فعل ثلثی مجرد کے پہلے ت اور پہلے حرف کے بعد الف بڑھانے میں مثلاً قَتَلَ سے تَفَاعَلَ : اور ان حسب ذیل ہیں :-

ماضی	مضارع	امر	مصدر
تَفَاعَلَ	يَتَفَاعَلُ	تَفَاعَلْ	تَفَاعُلٌ

ہدایات :- اس باب کے مضارع معروف کا آخری سے پہلا حرف مفتوح ہوتا ہے۔ مثلاً تَقَابَلَ سے يَتَقَابَلُ :

ماضی مجہول میں الف واؤ سے بدل جاتا ہے مثلاً تَقَاتَلَ سے تَقَوُّتِلُ - تَقَابَلُ سے تَقُوْبِلُ :

نوٹ :- اس باب کے فعل مضارع معروف کے کسی صیغے میں اگر دو ت جمع ہو جائیں تو کبھی ایک کو حذف کر دیتے ہیں مثلاً تَبَاعَدُ جو اصل میں تھا تَبَاعَدُ (۲) تَنْظَاهِرُونَ سے تَظَاهِرُونَ مثلاً تَظَاهِرُونَ عَلَيْهِمْ بِالْإِسْمِ وَالْعُدَّةِ (۱) (پارہ ۱) لوٹ :- ایک ت حذف کرنے سے باب تَفَعَّلُ اور تَفَاعُلُ میں جو صیغے مضارع معروف کے بنتے ہیں ان میں اور باب تَفَعَّلُ اور تَفَاعُلُ کے انہی صیغوں میں طالب علم کو غور سے فرق کرنا چاہئے۔ مثلاً :-

۱:- تَكَسَّرَ راصل میں تھا تَتَكَسَّرُ یہ باب تَفَعَّلُ سے ہے :

۲:- تَكَسَّرَ یہ باب تَفَعَّلُ سے ہے :

فرق :- مثال نمبر ایک میں ت مفتوح ہے اور عین کلمہ (س) بھی

مفتوح ہے لیکن مثال نمبر ۲ میں ت مضموم ہے اور عین کلمہ مکسور ہے :

۱:- تَبَاعَدُ رَاصِلٌ فِي تَتْبَاعِدُ تَهَا، اُو رِيه بِآبِ تَفَاعُلٌ سَهْ هِي هِي
 ۲:- تَبَاعِدُ يَهْ بِآبِ مُفَاعَلَهْ سَهْ هِي هِي

فَرْق:- اِن مِثَالُوں مِيں كِهِي وَهِي فَرْقِ هِي جُو پَهْلِي دُو مِثَالُوں مِيں هِي هِي

(۶) بَابُ اِنْفِعَالِ

اِس بَابِ سَهْ فَعْلٌ مَاضِي مَعْرُوفٌ كَا صِيغَهْ وَاحِدٌ كَرِغَائِبٌ بِنَانِي كِهْ لِي فَعْلٌ
 مَاضِي ثَلَاثِي مَجْرُودِ كِهْ پَهْلِي دُو حُرُوفِ نِكَائِي جَاتِي هِي:- هَمْزَهْ وَصَلٌ اُو رِنُونِ
 سَاكِنِ مِثَالًا قَسَمَ سَهْ اِنْقَسَمَ اُو زَانِ حَسْبِ ذِيْلِ هِي هِي:-

ماضي	مضارع	امر	مصدر
اِنْفَعَلَ	يَنْفَعِلُ	اِنْفَعِلْ	اِنْفِعَالٌ

ہدایات ۱:- وہ افعال جن کے شروع میں ا - و - ی - ر -
 ل - ن ہوں ان سے یہ فعل نہیں آتا مثلاً نَدِمَ سَهْ اِنْدَمِمْ نِهِيں اَسِيگَا
 جُو چند افعال آج کل بولے جاتے ہوں وہ حسب ذیل ہوں اِنْوَلَدَ - اِنْوَجَدَ
 اِنْضَرَ اِنَّاخَذَ :-

۲:- مَاضِي كِهْ پَهْلِي جُو هَمْزَهْ وَصَلِ هِي عَلَامَتِ مِضَارِعِ كِهْ آنے سَهْ هَذِ
 هُو جَاتَا هِي مِثَالًا اِنْفَعَلَ سَهْ يَنْفَعِلُ (۱۲) اِنْقَسَمَ سَهْ يَنْقَسِمُ :-

۳:- اِس بَابِ سَهْ مَجْهُولِ كِهْ صِيغَهْ نِهِيں آتِي - كِيونكِهْ اِس بَابِ كِهْ

صِيغَهْ عَمُوْمًا مَعْنِي مِيں مَجْهُولِ هُو تِي هِي مِثَالًا اِنْقَسَمَ تَقْسِيمِ هُو كِيَا - جَبِ هَمِ
 كَتِي هِي اِنْقَسَمَ الطَّعَامُ كِهَانَا تَقْسِيمِ هُو كِيَا لَوْ ظَاهِرِ هِي كِسي نِي تَقْسِيمِ كِيَا
 هُو كَا - لَهَذَا اِنْقَسَمَ مَعْنِي مَجْهُولِ هِي :-

(۷) بَابُ اِنْفِتْعَالِ

اِس بَابِ سَهْ فَعْلٌ مَاضِي مَعْرُوفٌ كَا صِيغَهْ وَاحِدٌ كَرِغَائِبٌ بِنَانِي كِهْ لِي

فعل ماضی تملاتی مجرد میں دو حرف زیادہ کئے جاتے ہیں یعنی شروع میں ہمزہ و وصل اور فاء کلمے کے بعدت۔ اوزان حسب ذیل ہیں :-

ماضی	مضارع	امر	مصدر
اِفْتَعَلَ	يَفْتَعِلُ	اِفْتَعِلْ	اِفْتِعَالٌ

ہدایات :- اگر اس باب کے فاکلمہ میں ص - ض - ط - ظ - ہو تو اِفْتِعَال کا حرف ت حرف ط سے بدل جاتا ہے مثلاً :-

(۱) اِضْطَرَبَ جو اصل میں اِضْطَرَبَ تھا؛

(۲) اِصْطَحَبَ جو اصل میں اِصْطَحَبَ تھا؛

(۳) اِطَّلَعَ جو کہ اِطَّلَعَ تھا؛

(۴) اِظْلَمَ جو کہ اِظْلَمَ تھا؛

۴ :- اگر فاکلمہ د - ذ - ز ہو تو ت کو د یا ذ یا ز سے تبدیل کیا جاتا ہے مثلاً :-

(۱) اِذْكَرَ سے اِذْكَرَ جو اصل میں اِذْكَرَ تھا؛

(۲) اِذْجَرَ سے اِذْجَرَ جو اصل میں اِذْجَرَ تھا؛

(۳) اِذْخَرَ سے اِذْخَرَ یا اِذْخَرَ جو اصل میں اِذْخَرَ تھا؛

نوٹ :- مثال نمبر ۳ میں دال بھی ہے اور ذال بھی۔ اب سوال یہ ہے

کس کو ترجیح دیں یہ محاورہ پر منحصر ہے۔ مثلاً اِذْخَرَ کی بجائے اِذْخَرَ بہتر ہے (دال بہتر ہے)۔

(۸) بَابِ اِسْتِفْعَالِ

اس باب کے فعل ماضی معروف کا صیغہ واحد مذکر غائب بنانے کے لئے

فعل ماضی تملاتی مجرد کے پہلے "اِسْت" بڑھاتے ہیں مثلاً غَفَرَ سے

اِسْتَفْعَرَ - اوزان حسب ذیل ہیں:-

ماضی	مضارع	امر	مصدر
اِسْتَفْعَلَ	يَسْتَفْعِلُ	اِسْتَفْعِلْ	اِسْتِفْعَالٌ

ہدایات:- باب اِفْعَال اور باب اِسْتِفْعَال کے متعلق یاد رکھو کہ

جب یہ باب اَجْوَف ہوں یعنی جب ان کا عین کلمہ حرف علت ہو تو مصدر

سے عین کلمہ کو حذف کر دیا جاتا ہے اور اس کے عوض آخر میں کآ زیادہ

کی جاتی ہے مثلاً (۱) اِعْوَانٌ سے اِعَاذَةٌ (۲) اِقْوَامٌ سے اِقَامَةٌ

(باب افعال کی مثالیں) باب اِسْتِفْعَال کی مثالیں حسب ذیل ہیں:-

(۱) اِسْتِعْوَانٌ سے اِسْتِعَاذَةٌ (۲) اِسْتِقْوَامٌ سے اِسْتِقَامَةٌ

ضروری نوٹ:- یاد رکھو ثلاثی مزید فیہ کے آٹھ باب بہت مشہور

ہیں۔ ان کا بیان ہو چکا ہے۔ باقی ابواب میں سے باب اِفْعِلَال اسلئے

مشہور ہے کہ رنگ اور عیب کے افعال اس سے بہت آتے ہیں باب

اِفْعِلَال سے بھی رنگ اور عیب کے افعال آتے ہیں

بہتر معلوم ہوتا ہے کہ ان چار ابواب کے اوزان دینے کی بجائے افعال

ہی دئے جائیں کیونکہ ان ابواب کے چند ہی افعال آتے ہیں

(۹) بَابُ اِفْعِلَال

ماضی	مضارع	امر	مصدر
اِحْتَرَّ	يَحْتَرُّ	اِحْتَرِّ	اِحْتِرَاءٌ

(۱۰) بَابُ اِفْعِلَال

ماضی	مضارع	امر	مصدر
اِدْهَمَّ	يَدْهَمُّ	اِدْهَمِّ	اِدْهِيْمَاءٌ

اِدْهَامِيْمٌ

(۱۱) بَابِ اِفْعِيْعَالٍ

ماضی	مضارع	امر	مصدر
اِخْشَوْشَنَ	يَخْشَوْنَ	اِخْشَوْشِيْنِ	اِخْشِيْشَانٌ

(۱۲) بَابِ اِفْعُوَالٍ

ماضی	مضارع	امر	مصدر
اِجْلَوَّذَ	يَجْلَوِّذُ	اِجْلَوِّذْ	اِجْلَوِّاْذٌ

ہدایات :- یاد رکھوان چاروں ابواب کے مجہول کا صیغہ نہیں آتا :

رُبَاعِيٌّ مُجْرَدٌ كَا بَابِ

فعل رُبَاعِيٌّ مُجْرَدٌ كَا صرف ایک باب ہے یعنی فَعْلَلَةٌ نیز اس کا مصدر کبھی فَعْلَلَانٌ کے وزن پر آتا ہے اوزان حسب ذیل ہیں :-

ماضی	مضارع	امر	مصدر
دَحْرَجَ	يُدْحِرْجُ	دَحْرَجْ	دَحْرَجَةٌ

نوٹ :- اس سے مجہول کا صیغہ آتا ہے۔ مثلاً دَحْرَجَ سے دَحْرَجَ :

رُبَاعِيٌّ مَزِيْدِيَّةٌ كَالْوَابِ

رُبَاعِيٌّ مَزِيْدِيَّةٌ كَالْوَابِ کے تین باب ہیں تَفَعَّلٌ - اِفْعِلَالٌ اور اِفْعِلَالٌ - ان میں سے صرف ایک باب یعنی تَفَعَّلٌ مشہور ہے۔ باقیوں سے بہت کم اَفْعَالٌ آتے ہیں :

(۱) باب تَفَعَّلُ

ماضی	مضارع	امر	مصدر
تَدَحَّرَجَ	يَتَدَحَّرَجُ	تَدَحَّرَجْ	تَدَحَّرَجٌ

(۲) باب اِفْعِلَالٌ

ماضی	مضارع	امر	مصدر
اِحْرَنْجَمَ	يَحْرَنْجُمُ	اِحْرَنْجِمْ	اِحْرَنْجَامٌ

(۳) باب اِفْعِلَالٌ

ماضی	مضارع	امر	مصدر
اِقْشَعَرَ	يَقْشَعِرُ	اِقْشَعِرْ	اِقْشَعَارٌ

ہدایت :- یاد رکھو ان ابواب سے مجہول کا صیغہ نہیں آتا :

۲ :- باب تَفَعَّلُ میں ایک حرف آتا ہے اور باقی دو میں دو حرف

زائد ہیں :

صَرَفِ كَبِيرٍ اور صَرَفِ صَغِيرٍ

صَرَفِ یعنی گردان کی دو قسمیں ہیں (۱) صَرَفِ كَبِيرٍ یعنی بڑی گردان

(۲) صَرَفِ صَغِيرٍ یعنی چھوٹی گردان :

صرف کبیر تو ایک فعل کے تمام صیغوں پر مشتمل ہوتی ہے مثلاً ضَرَبَ

ضَرَبَا - ضَرَبُوا وغیرہ..... الخ اسی طرح يَضْرِبُ يَضْرِبَانِ -

يَضْرِبُونَ وغیرہ الخ ایسا ہی فعل امر کی گردان - فعل نہی کی گردان

اسم فاعل کی گردان - اسم مفعول کی گردان وغیرہ وغیرہ میں سے ہر ایک کو

صَرَفِ كَبِيرٍ کہیں گے :

صَرَفِ صَغِيرٍ میں ہر صَرَفِ كَبِيرٍ کے ایک پہلے صیغہ کو لے کر

سب صیغوں کو ایک جا جمع کر کے ایک گردان کی صورت بنا لیا جاتا ہے مثلاً
 نمونہ صَرْفِ صَغِيرٍ

ماضی معروف	مضارع معروف	مصدر معروف	اسم فاعل
ضَرَبَ	يَضْرِبُ	ضَرْبًا رَاثًا	(فَعْوًا) ضَارِبٌ
ماضی مجہول	مضارع مجہول	مصدر مجہول	اسم مفعول
(و) ضَرَبَ	يُضْرَبُ	ضَرْبًا رَاثًا جَانًا	(فَذَاكَ) مَضْرُوبٌ
فعل جحد معروف	فعل جحد مجہول	مضارع منفی معروف	مضارع منفی مجہول
لَمْ يَضْرِبْ	لَمْ يُضْرَبْ	لَا يَضْرِبُ	لَا يُضْرَبُ
مستقبل منفی مؤکد معروف	مستقبل منفی مؤکد مجہول	امر حاضر معروف	امر حاضر مجہول
لَنْ يَضْرِبَ	لَنْ يُضْرَبَ	زَالًا مَرْمِينًا اَضْرِبْ	لِتَضْرَبْ
امر غائب معروف	امر غائب مجہول	نہی حاضر معروف	نہی حاضر مجہول
لِيَضْرِبْ	لِيُضْرَبْ	لَا تَضْرِبْ	لَا تُضْرَبْ
نہی غائب معروف	نہی غائب مجہول	اسم ظرف	اسم ظرف
لَا يَضْرِبْ	لَا يُضْرَبْ	الظرف منه	الظرف منه
مَضْرُوبٌ	مَضْرُوبٌ	الْمَذْكُورِ مِنْهُ	الْمَوْثِقِ مِنْهُ
مَضْرُوبٌ	مَضْرُوبٌ	اَضْرِبْ	ضَرْبِي

اب تم خود ہر ایک باب کی صرف صغیر کو لیکر وہ مندرجہ بالا گردان سے چھوٹی ہو
 اس میں صرف دس صیغے ہوں مثلاً باب فعال کی گردان یوں ہوگی۔

ماضی معروف	مضارع معروف	مصدر معروف	اسم فاعل	ماضی مجہول
اَكْرَمَ	يُكْرِمُ	اِكْرَامًا	مُكْرِمٌ	اُكْرِمُ
مضارع مجہول	مصدر مجہول	اسم مفعول	امر	نہی
يُكْرِمُ	اِكْرَامًا	مُكْرِمٌ	اَكْرِمُ	لَا تُكْرِمُ

سُؤَالَاتُ

- ۱:- فعل ثلاثی مزید فیہ کسے کہتے ہیں اور اس کے کتنے باب ہیں اور کون کون سے؟
- ۲:- فعل باعی مجرد اور مزید فیہ کے کتنے باب ہیں ہر ایک کا نام بتاؤ۔
- ۳:- ایک حرف کی زیادت والے۔ دو حرف کی زیادت والے۔ اور تین حروف کی زیادت والے۔ ثلاثی مزید فیہ کے کون کون سے باب ہیں؟
- ۴:- ثلاثی مزید فیہ کے کون سے باب باہمزہ وصل ہیں اور کونسے بے ہمزہ وصل؟
- ۵:- ثلاثی مزید فیہ کے کن کن بابوں میں فعل مضارع معروف کی علامت مضموم ہوتی ہے اور کس قاعدے سے؟
- ۶:- وہ کون سے باب ہیں جن کے مضارع معروف کا ما قبل آخر ہمیشہ مفتوح ہوتا ہے اور کس قاعدے سے؟
- ۷:- مندرجہ ذیل کیا فعل۔ کیا صیغے اور کس باب سے ہیں؟ :-
 يَدْخُلُ - عَلَّمَ - يَتَعَلَّمُ - قَاتَلَ - اِكْتَسَبَ - تَقَابَلَ -
 تَقَاتَلَ - اُقْتِلَ :-
- ۸:- اِصْطَحَبَ - اِطَّلَعَ - تَنْزَلَ کونسے باب سے ہیں اور کیا صیغے ہیں؟ یہ اصل میں کیا تھے؟ ان سے کونسا حرف گرا اور کس قاعدے سے؟
- ۹:- بَابِ اِفْتِعَالٍ - بَابِ تَفَاعُلٍ اور بَابِ اِسْتِفْعَالٍ سے فعل ماضی معروف کا صیغہ واحد مذکر کیسے بنتا ہے؟

الدَّرْسُ الثَّالِثُ وَالْعِشْرُونَ

ہفت اقسام

اسماء اور افعال صحت اور علت کے رو سے چار قسموں میں تقسیم کئے گئے

ہیں :- (۱) صحیح (۲) معتل (۳) مہموز (۴) مضاعف

صحیح وہ اسم یا فعل ہے جس کا ف یا ع یا ل کلمہ (یعنی کوئی اور حرف) نہ حرف علت ہو۔ نہ ہمزہ ہو اور نہ اس میں ایک جس کے دو حرف

ہوں مثلاً رجل - نصر - ضرب - اجتنب وغیرہ

معتل وہ اسم یا فعل ہے جس کا ف یا ع یا ل کلمہ حرف علت

ہو مثلاً - قال - حی - وجد - نود - وجہ وغیرہ

مہموز وہ اسم یا فعل ہے جس کا ف یا ع یا ل کلمہ ہمزہ ہو

مثلاً امر - آکل - قرأ - ایل - رأس - جزء

مضاعف وہ اسم یا فعل ہے جس کے دو حرف اصلی ایک جنس کے

ہوں۔ مثلاً مد جو اصل میں مد د ہے۔ ضل جو اصل میں ضلل ہے۔

حر جو اصل میں حرر ہے۔ ایسا ہی سبب - صصف (ہموار زمین) اور

زلزل مضاعف ہیں

معتل کے اقسام

معتل کی چار قسمیں ہیں۔ جو حسب ذیل ہیں :-

۱:- معتل القاء :- جس معتل کا ف کلمہ حرف علت ہو اسے معتل

القاء کہتے ہیں۔ مثلاً وعد - وصل - یسر وغیرہ

ہدائت :- یاد رکھو مُعْتَلّ فاء کی بجائے مثال بھی کہتے ہیں۔
 مُعْتَلّ فاء کی وجہ تسمیہ تم سمجھ گئے ہو گے کہ چونکہ ف کلمہ حرف علت ہے اس
 لئے یہ نام دیا گیا۔

مثال اس لئے کہتے ہیں کہ فعل مُعْتَلّ کا ماضی کا صیغہ فعل صحیح کے
 مثل ہوتا ہے مثلاً وَعَدَ - يَسَّرَ - وَصَلَ وغیرہ نیز اس کی گروان بھی مثل صحیح
 کے ہوتی ہے۔ مثلاً وَعَدَا وَعَدَا وَعَدُوا الخ

۲ :- مُعْتَلّ الْعَيْنِ :- جس مُعْتَلّ کا عین کلمہ حرف علت ہو اسے

مُعْتَلّ الْعَيْنِ کہتے ہیں مثلاً قَالَ - قَوْلٌ - بَيْعٌ - لَيْلٌ - نَوْرٌ وغیرہ

ہدائت :- مُعْتَلّ عین کا دوسرا نام ہے اَجْوَفٌ اور اَجْوَفٌ کے

معنی ہیں "کھوکھلا"۔ اَجْوَفٌ اس لئے کہتے ہیں کہ اس کے پیٹ میں (درمیان میں)

کوئی حرف صحیح نہیں "جو ف یعنی شکم او خالی است از حرف صحیح" (روستور المبتدی)

۳ :- مُعْتَلّ اللَّامِ :- جس مُعْتَلّ کا لام کلمہ حرف علت ہو اسے مُعْتَلّ

لام کہتے ہیں مثلاً دَعَا - سَعَى - رَحَى وغیرہ

ہدائت :- مُعْتَلّ لام کا دوسرا نام ہے نَاقِصٌ اور ناقص اس واسطے

کہتے ہیں کہ اس کے آخر میں حرف علت کا ہونا اس کے نقص کا باعث ہے یعنی

آخر سے ادھورا ہے۔

۴ :- لَيْفٌ يَأْمَعْتَلُّ بِدُو حَرْفٍ :- جس مُعْتَلّ میں دو حرف علت ہوں

اسے لَيْفٌ يَأْمَعْتَلُّ بِدُو حَرْفٍ کہتے ہیں۔ مثلاً وَلى - وَحى - وِيلٌ وغیرہ

اس کی دو قسمیں ہیں (۱) لَيْفٌ مَفْرُوقٌ (۲) لَيْفٌ مَقْرُونٌ

ہدائت :- اگر فاء کلمہ اور لام کلمہ حرف علت ہوں تو اسے لَيْفٌ

مَفْرُوقٌ کہتے ہیں کیونکہ عین کلمہ میں جو حرف صحیح ہوتا ہے وہ دونوں حروف

علت میں فرق کر دیتا ہے ان کو جدا کر دیتا ہے مثلاً دَاقی۔ وکی در میان حرف قاف اور لام حرف صحیح ہیں ۰

اگر فاء کلمہ اور عین کلمہ یا عین کلمہ اور لام کلمہ حرف علت ہو تو اسے لَفِيفٌ مَقْرُونٌ کہتے ہیں مثلاً وِیلٌ۔ طوی۔ شوی وغیرہ۔ اس کو لَفِيفٌ مَقْرُونٌ اس لئے کہتے ہیں کہ اس میں حرف علت نزدیک کئے گئے ہیں۔ مَقْرُونٌ کا لفظ قَرَن سے ہے۔ جس کا مطلب ہے۔ ساتھ ملانا۔ جوڑنا۔ نزدیک نزدیک کرنا۔ اور لَفِيفٌ کے معنی ہیں ”ڈھانپنا ہٹوا“ چونکہ اس میں حرف علت کی کثرت ہے یا یوں کہو کہ یہ فعل حرف علت سے گھرا یا ڈھانپنا ہٹوا ہے اس لئے اسے لَفِيفٌ کہتے ہیں ۰

(۱) امثال کی دو قسمیں ہیں :-

۱۔ امثال واوی :- جبکہ فاء کلمہ واو ہو جیسے وَعَدَ۔ وَصَلَ ۰

۲۔ امثال یائی :- جبکہ فاء کلمہ یا ہو جیسے یَسَرَ۔ یَتِمَّ۔

ہدائت :- یاد رکھو تیسری قسم نہیں ہو سکتی کیونکہ الف ساکن ہوتا ہے

اور وہ فاء کلمہ میں نہیں آ سکتا۔ لہذا امثال آلفی ناممکن ہے۔ کتاب کے شروع

میں تم نے الف اور ہمزہ میں جو فرق پڑھا تھا اسے دہراؤ۔ پھر تم یہ نکتہ سمجھ

جاؤ گے ۰

(۲) اجوف کی دو قسمیں ہیں :-

۱۔ اجوف واوی :- جبکہ عین کلمہ واو ہو مثلاً قَالَ (جو اصل میں قَوْل تھا)

۲۔ اجوف یائی :- جبکہ عین کلمہ یا ہو مثلاً بَاعَ (جو اصل میں بَيْع تھا)

(۳) ناقص کی دو قسمیں ہیں :-

۱۔ ناقص واوی مثلاً عَادَ (جو اصل میں دَعَوَ تھا) ۰

۲۔ ناقص یا ئی :- مثلاً رَحِي (اصل میں رَمَحِي تھا)

(مہموز کے تین اقسام ہیں :-

۱۔ مَهْمُوزُ الْفَاءِ :- جبکہ فاء کلمہ ہمزہ ہو جیسے اَعْرَبَ اِبْنٌ وَغَيْرُهُ :

۲۔ مَهْمُوزُ الْعَيْنِ :- جبکہ عین کلمہ ہمزہ ہو جیسے رَأْسٌ سَأَلَ وَغَيْرُهُ :

۳۔ مَهْمُوزُ اللَّامِ :- جبکہ لام کلمہ ہمزہ ہو جیسے تَسْرَعُ بَحْرُنَا وَغَيْرُهُ :

(۵) مُضَاعَفٌ کی دو قسمیں ہیں :-

۱۔ ثَلَاثِي مُضَاعَفٌ :- جبکہ عین اور لام کلمہ یا فاء اور عین کلمہ یا

فاء اور لام کلمہ ایک جنس سے ہو مثلاً :-

۱:- تَسْرَعُ رَعَيْنٌ اور لَامٌ كَلِمَةٌ اِيكٌ جِنْسٍ) :-

۲:- دَدَنٌ (فاء اور عین کلمہ ایک جنس) :-

۳:- قَلَقَ (فاء اور لام کلمہ ایک جنس) :-

۲۔ رُبَاعِي مُضَاعَفٌ :- یہ وہ فعل ہے جس کا فاء کلمہ اور لام کلمہ اول

ایک جنس سے ہو اور عین کلمہ اور لام ثانی ایک جنس سے ہو مثلاً زَلَزَلَ (ہلایا)

ذَبَذَبَ (رنجیدہ کیا) صَفَصَفَ (ہموار زمین) :-

صَحِيحٌ - مثال - مُضَاعَفٌ - لَفِيفٌ - نَاقِصٌ - مَهْمُوزٌ اور

أَجْوَفٌ کو صرفیوں نے ہفت اقسام (سات قسمیں) کا نام دیا ہے - اور

ان کو شعر میں یوں بیان کیا جاتا ہے :-

صَحِيحٌ اسْتِ وَمِثَالٌ اسْتِ وَمُضَاعَفٌ

لَفِيفٌ وَنَاقِصٌ وَمَهْمُوزٌ وَأَجْوَفٌ

ہدایت :- آئندہ سبقوں میں ان اصطلاحات کو تحریر میں لایا جائیگا

جن کو اس سبق میں بیان کر دیا گیا ہے اس لئے ان کو اچھی طرح سمجھ لو تاکہ

دوسرے سبقوں کے سمجھنے میں دقت نہ ہو:

سُؤَالَات

- ۱:- فعل صحیح اور فعل مُعتَل سے تم کیا سمجھتے ہو مثالوں سے واضح کرو۔
- ۲:- مندرجہ ذیل اصطلاحات کو مثالوں سے واضح کرو:-
مُضَاعَفٌ - مَهْمُوزٌ - مِثَالٌ - اَجْوَفٌ - نَاقِصٌ - كَيْفٌ :-
- ۳:- ہفت اقسام سے صرف میں کیا مراد ہے مثالوں سے واضح کرو :-
- ۴:- كَيْفٌ مَفْرُوقٌ اور كَيْفٌ مَقْرُونٌ میں کیا فرق ہے مثالوں سے سمجھاؤ :-
- ۵:- مِثَالٌ وادی اور مِثَالٌ یائی سے تم کیا سمجھتے ہو؟ ایسا ہی اَجْوَفٌ وادی اور اَجْوَفٌ یائی نیز ناقص وادی اور ناقص یائی سے کیا مراد ہے؟ مثالیں دیکر سمجھاؤ :-
- ۶:- مَهْمُوزٌ کی کتنی قسمیں ہیں۔ ہر ایک کی مثال دو :-

الدَّرْسُ الرَّابِعُ وَالْعِشْرُونَ

خَوَاصُّ الْأَبْوَابِ (مِثَالٌ)

خَوَاصُّ جمع ہے خاصہ کی اور خاصہ کہتے ہیں کسی شے کی خاص صفت یا خاصیت کو۔ لیکن صرفیوں کی اصطلاح میں کسی باب کے خواص سے مراد اس باب کے معانی ہیں :-

یاد رکھو۔

اہل لغت خاصہ کی تعریف یوں کرتے ہیں۔ خَاصَّةُ الشَّيْءِ مَا يُوجَدُ فِيهِ وَلَا يُوجَدُ فِي غَيْرِهِ

۱۱) بابِ فَعَلٍ يَفْعَلُ مُثَلًّا تَصَرُّ يَنْصُرُ

۱:- اس باب کا مشہور خاصہ مُغَالِبَةٌ ہے۔ مُغَالِبَةٌ کی تعریف کئی طریقوں سے کی گئی ہے مثلاً:- (۱) مُغَالِبَةٌ کہتے ہیں ایک فعل کا کسی صیغہ بابِ مَفَاعَلَةٍ کے بعد واسطے اظہارِ غلبہ أَحَدُ الطَّرْفَيْنِ کے ذکر کرنا (۲) مُغَالِبَةٌ کے معنی یہ ہیں کہ ایک فعل شخص غالب کے اظہارِ غلبہ کے واسطے بابِ مَفَاعَلَةٍ کے بعد لائیں۔

اسی قسم کی اور تعریفیں ہیں لیکن تم اس بات کو یوں سمجھو:-

دو شخص ایک کام میں شریک تھے۔ ہر ایک یہی کوشش کر رہا تھا۔ کہ میں دوسرے پر غالب آ جاؤں۔ دونوں کا مقابلہ ہو رہا تھا۔ ایک ان میں سے دوسرے پر غالب آ جاتا ہے۔ وہ اب اس بات کو تانا چاہتا ہے وہ اسے یوں بیان کریگا:-
۱:- خَا صَمْنِي زَيْدٌ فَخَصَمْتُهُ - زید اور میں آپس میں جھگڑے پس میں جھگڑے

میں اس پر غالب آیا۔

۲:- يَخَا صَمْنِي زَيْدٌ فَأَخَصَمْتُهُ زید اور میں آپس میں جھگڑتے ہیں

مگر میں جھگڑے میں اس پر غالب آتا ہوں۔

نوٹ:- مغالبتہ کی تعریف میں بابِ مَفَاعَلَةٍ کا ذکر تھا۔ ان

مثالوں سے ظاہر ہے کہ خَا صَمْنِي اور يَخَا صَمْنِي بابِ مَفَاعَلَةٍ سے ہیں۔

ان کے بعد جو صیغے آئے ہیں یعنی خَصَمْتُ اور أَخَصَمْتُ یہ بابِ فَعَلٍ

يَفْعَلُ کے صیغوں کے مطابق ہیں۔ فَعَلٌ سے واحد متکلم کا صیغہ فَعَلْتُ ہے

اور اس کے وزن پر خَصَمْتُ ہے۔ ایسا ہی يَفْعَلُ سے واحد متکلم کا صیغہ

أَفْعَلُ ہے اور اس کے وزن پر أَخَصَمْتُ ہے۔

اب تم سمجھ گئے ہو گے کہ کس طرح ایک فعل بابِ مَفَاعَلَةٍ کے بعد

اظہارِ غلبہ کے واسطے لایا جاتا ہے اور کیسے اس کا وزن باب فَعَلَ يَفْعُلُ
کے مطابق ہوتا ہے :

نوٹ:۔ اچھی طرح یاد رکھو کہ باب مَفَاعَلَدَ کے صیغے کے بعد جو بھی فعل
اظہارِ غلبہ کے واسطے مندرجہ بالا مثالوں کے مطابق لاؤ۔ اس کا وزن باب
فَعَلَ يَفْعُلُ کے صیغوں کے مطابق لاؤ۔ خواہ وہ فعل باب فَعَلَ يَفْعُلُ
سے نہ بھی ہو۔ لیکن ایک بات کا خیال رکھو کہ وہ فعل یا تو صحیح ہو یا
أَجُوفٌ وَاوِي ہو یا ناقص وَاوِي ہو مثلاً:

۱۱ اِيضَارِ بِنِي زَيْدٍ فَأَضْرِبُهُ زِيدٌ میں اور مجھ میں مار کٹائی ہوتی
ہے مگر میں مار کٹائی میں غالب آتا ہوں :

نوٹ:۔ تم سمجھ گئے ہو گے کہ ضَرَبَ سے مضارع صيغة واحد متکلم تو
أَضْرِبُ ہے حرف مہم کسور ہے۔ لیکن اس مثال میں یہ حرف مفہوم ہے۔
کیونکہ أَفْعُلُ کے وزن پر آنا لازمی ہے :

۱۲) كَارَمَنِي فَكَرَمْتُهُ۔ اس نے مجھ سے بخشش میں مقابلہ کیا اور
میں نے اس سے کیا مگر میں بخشش میں اس پر غالب آیا :

نوٹ:۔ یہاں اصلی فعل كَسَمَ تھا چاہئے تھا كَسَمْتُ مگر صہارز ہر ہے
۱۳) قَاوَلْنِي فَكَلَّمْتُهُ میں نے اور اس نے گفتگو کی پس میں گفتگو

میں غالب آیا : (أَجُوفٌ وَاوِي) :

۱۴) غَاذَانِي فَغَضَّيْتُهُ میں نے اور اس نے جنگ کی پس میں جنگ میں

غالب آیا : (رِاقِصٌ وَاوِي) :

نوٹ:۔ قَالَ اَصْلٌ فِي تَوَلَّى تَهَارًا غَرًا اَصْلٌ فِي غَرَوْتَهَا :

پہلے :۔ مندرجہ بالا نکتے کو (جسے یقیناً تم سمجھ گئے ہونگے) صرفیوں یوں بیان کیا ہے :

جو فعل مفاعلہ کے بعد غلبہ کے معنی دے وہ خواہ فعل یفعل سے نہ

بھی ہو تو بھی وہ فعل یفعل ہی سے لایا جائیگا۔

اور اس فعل کو وہ کہتے ہیں فعل الدال علی الغلبۃ یعنی وہ فعل

جو غلبہ پر ولالت کرتا ہے۔ اس باب کے دیگر خواص حسب ذیل ہیں:-

۲۔ العمل۔ مثلاً جدار دیوار بنائی، اس کا ماخذ ہے جدار (دیوار)

۳۔ البلوغ۔ یعنی ماخذ کے اندر پہنچنا۔ مثلاً غرض (نشانہ کے اندر پہنچ

گیا) غرض (نشانہ) اس کا ماخذ ہے۔

۴۔ الاخذ۔ مثلاً ثلث (تہائی لی) خمس (پانچواں حصہ لیا)۔

پہلی بات:- یاد رکھو باب فعل یفعل کے افعال عموماً لازم ہوتے ہیں

بالخصوص اس وقت جبکہ ان کا مصدر فعول کے وزن پر ہو مثلاً دخول

داخل ہونا۔ خروج نکلنا۔

فہرست افعال

تم جانتے ہو کہ فعل ماضی اور مضارع کے عین کلمہ کی حرکت لغت ہی سے

معلوم ہو سکتی ہے اور طالب علم اس بات کو گوارا نہیں کرتا کہ ہر ایک فعل کے

لئے وہ لغت دیکھے اس لئے میں مناسب سمجھتا ہوں کہ ہر ایک باب کے آخر

میں چند ایک افعال دئے جائیں تاکہ آپ کو غریبی سیکھنے میں سہولت ہو۔

فہرست میں فعل ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب دیا جائیگا۔ مضارع کا

صیغہ تم خود بنا سکتے ہو مثلاً باب فعل یفعل کی فہرست میں اگر دخل

دیا جائے تو اس کا یہ مطلب ہوگا کہ اس کا مضارع یدخل ہے۔

معانی کے متعلق یاد رکھو کہ صیغہ تو ماضی کا ہوگا لیکن معنی مصدر کے دئے

جائیں گے مثلاً دخل کا ترجمہ ہے (داخل ہوا وہ ایک مرد) لیکن فہرست میں

دیا ہوگا (داخل ہونا) یہ محض اختصار کے لئے کیا جائیگا :

- (۱) نصر مدد کرنا (۲) خرَج نکلنا (۳) دَخَلَ داخل ہونا (۴) قَعَدَ بیٹھنا
(۵) بَلَغَ پہنچنا (۶) طَلَبَ مانگنا (۷) تَرَكَ چھوڑنا (۸) سَجَدَ سجدہ کرنا (۹) اشْكُرَ شکر کرنا (۱۰) صَدَقَ سچ بولنا (۱۱) قَتَلَ قتل کرنا (۱۲) اَكَلَ کھانا (۱۳) كَتَبَ لکھنا

(۲) بَابُ فَعَلٍ يَفْعِلُ مِثْلًا ضَرَبَ يَضْرِبُ

۱:- اس باب کا خاص بھی مغالبہ ہے مگر جبکہ اجوف یا ئی مثال اور ناقص یا ئی ہو مثلاً:-

(۱) يَا يَاعْنِي زَيْدًا فَاَبَيْعُهُ زَيْدٌ مجھ سے خرید و فروخت میں مقابلہ کرتا ہے

اور میں اس سے مگر میں خرید و فروخت میں اس پر غالب آتا ہوں :

(۲) يَا اَمِيْنِي فَاَرْمِيْهِ وَهٌ مجھ سے تیرا اندازی میں مقابلہ کرتا ہے۔ میں

اُس سے کرتا ہوں۔ مگر میں اس پر تیرا اندازی میں غالب آتا ہوں :

(۳) وَاَعْدَتِيْ فَوَعَدْتُهٗ میں نے اور اس نے باہم وعدہ کیا پس میں وعدہ

میں غالب آیا :

(۴) يَا سَرِيْ فَيَسَّرْتُهٗ میں نے اور اس نے باہم مل کر ایک دوسرے کو

فرما بھر دار بنانا چاہا۔ پس میں اس کام میں غالب آیا :

۲:- اَلَا عَطَا عِبْدِيْ يَعْنِي مَا خَذَ كَاوِيْنَا مِثْلًا خَبَزَ كَاوِيْنَا اس کو روٹی ڈوی انھیں

روٹی (ماخذ ہے) :

۳:- اَلْمَطَاوَعَةُ:- اس کا یہ مطلب ہے کہ کسی خاص فعل کے بعد ایک

اور فعل اسی باب سے لائیں تاکہ اس سے یہ معلوم ہو کہ مفعول نے فاعل کا اثر قبول

کر لیا۔ مثلاً كَسَبَتْ زَيْدًا مَالًا فَلَسِبَتْهُ فِي زَيْدٍ كَمَا لَمَّوْا يَأْتِيْنَ اس کو کہا گیا

۴۔ اَلَسَّلْبُ یعنی دور کرنا یا یوں یاد رکھو ازالہ ماخذ یعنی ماخذ کو دور کرنا

مثلاً خفا کا اس نے ابہام کو دور کیا، یعنی اس نے ایک بات کو واضح کیا۔

۵۔ اَلتَّصْيِيرُ۔ کسی چیز کو صاحب ماخذ بنانا۔ مثلاً

(۱) ثَلَاثَتَيْمِيسِرًا دومی دو میں جا ملا اور ان کو تین کر دیا۔

(۲) رَبْعٌ چوتھا آدمی تین میں جا ملا اور ان کو چار کر دیا۔

فہرستِ افعال

(۱) ضَرَبَ مارنا (۲) غَدَبَ غالب آنا (۳) كَذَبَ جھوٹ بولنا (۴) كَتَبَ

لکھنا (۵) قَصَدَ ارادہ کرنا (۶) غَفَرَ بخشا (۷) كَسَرَ ٹوڑنا (۸) جَلَسَ بیٹھنا

(۹) صَبَرَ صبر کرنا (۱۰) عَرَفَ پہچاننا (۱۱) عَزَلَ کاٹنا (۱۲) عَصَرَ پھونکنا۔

(۱۳) حَمَلَ اٹھانا (۱۴) عَسَلَ دوھونا (۱۵) سَرَقَ چرانا (۱۶) عَدَلَ

انصاف کرنا (۱۷) نَزَلَ اترنا۔

(۳) بَابُ فِعْلِ يَفْعَلُ مِثْلًا سَمِعَ يَسْمَعُ

۱۔ اس باب کا مشہور خاصہ یہ ہے کہ عموماً اس سے ایسے الفاظ آتے ہیں جو

رنج۔ خوشی۔ بیماری۔ رنگ۔ عیوب اور جلیہ جسمانی کے متعلق ہوں مثلاً:-

افعال

(۱) سَقِمَ بیمار ہوا (۲) فَرِحَ خوش ہوا (۳) سَوِيَ یک چشم ہوا (۴) بَلَغَ

کشاہدہ ابرو ہوا۔ (۵) عَيْنٌ خوبصورت آنکھ والا ہوا (۶) كَبِدٌ رگدلا ہوا

(۷) شَهَبَ سفید سیاہی مائل ہوا (۸) عَجَفَ لاغر ہوا (۹) حَمِقَ پتوق

ہوا (۱۰) اَدِمَ گندم گوں ہوا (۱۱) حَزِنَ غمگین ہوا۔

(ب) اس باب سے دیگر افعال:- (۱) شَرِبَ پینا (۲) رَكِبَ سوار ہونا

(۳) حَبَدًا تَعْرِيفُ كَرْنًا (۴) شَهِيدًا كَوَاهِي دِينَارًا (۵) فَحِيكَ هِنَا.

(۶) عَلِمَ جَانًا (۷) عَشِيقٌ مَحْتٌ كَرْنًا (۸) كَيْسٌ پَهْتًا ۛ

۲:- **الْكَثْرَةُ** :- (ماخذ کا بہت ہونا) مثلاً **كَلَيْتٌ اَرْضُ** زمین میں گھاس بہت ہو گئی ہے۔ **كَلَّ** گھاس ماخذ ہے ۛ

۳:- **الْكُرُوبَةُ** :- (ماخذ کا دیکھنا) مثلاً **بَقِرَ الْكَلْبُ** کتے نے گائے

دیکھی۔ **بَقِرَ** گائے اس کا ماخذ ہے ۛ

۴:- **الْمَبَاثِلَةُ** :- (ماخذ کی مانند ہو جانا) مثلاً **ذَيْبٌ بَهْرَةٌ** کی

مانند ہو گیا۔ **ذَيْبٌ** بھڑیا اس کا ماخذ ہے ۛ **كَلِبٌ** کتے کی مانند ہو گیا **كَلِبٌ** ماخذ

۵:- **التَّخْرُفُ** (ماخذ سے ڈرنا) مثلاً **اَسَدٌ شِرٌّ** سے ڈر گیا۔

اَسَدٌ شیر اس کا ماخذ ہے ۛ

(۴) **باب فَعَلَ يَفْعَلُ مَثَلًا فَتَحَّ يَفْتَحُ**

۱:- یاد رکھو کہ ہر کلمہ صحیح جو اس باب سے آئے اسکا عین یا لام کلمہ حروف حلقی میں سے

ضرور ہوتا ہے۔ حروف حلقی۔ کو یوں یاد رکھو

(۱) حروف حلقی شش بولے **نُورَعَيْنِ هَنْزَهَ - هَاءٌ وِجَاءٌ وِخَاءٌ وِعَيْنِ وَغَيْرِ**

حُرُوفُ الْحَلْقِ

تم سمجھ گئے ہو گے کہ حروف حلقی چھ ہیں **ع - ه - ح - خ - ع - غ** ۛ

نوٹ:- یاد رکھو جس فعل کا عین یا لام کلمہ حروف حلقی میں سے ہو یہ

ضرور نہیں کہ وہ ہمیشہ **باب فَعَلَ يَفْعَلُ** ہی سے ہو (ہاں عموماً ایسا ہوتا ہے)

لیکن جو فعل اس باب سے ہو گا یہ ضرور ہے کہ اس کا عین یا لام کلمہ حروف

حلقی میں سے ہو گا جیسا کہ وضو نماز کی شرط ہے لہذا جب وضو نہ ہو نماز نہیں ہوتی

لیکن یہ نہیں کہ جب وضو ہو نماز بھی ہو۔ وہ تو وقت پر ہی پڑھی جائے گی۔

افعال (۵) رَفَعَ أَكْطَانًا (۶) دَفَعَ دُورًا كَرْنَادًا، رَحَّكَدًا انكار کرنا

(۸) زَرَعَ كَهَيْتِي كَرْنَادًا (۹) قَطَعَ كَاثِنًا (۱۰) جَعَلَ كَرْنَادًا (۱۱) طَبَخَ پَكَنًا

(۱۲) سَأَلَ پوچھنا (۱۳) شَاءَ چاہنا (۱۴) قَرَأَ پڑھنا

یہ سب افعال چونکہ باب فَتْحِ يَفْتَحُ سے ہیں اس لئے ان کا عین

یا لام کلمہ حروف حلقہ میں سے ہے ہاں چند افعال شاذ ... ہیں مثلاً:-

(۱) رَكَنَ يَرْكُنُ (۲) ابى يَأْبى

نوٹ:- بعض صرفیوں کے نزدیک یأبى کی جگہ یأبى بھی درست

ہے۔ اور ان کے نزدیک رَكَنَ يَرْكُنُ میں تَدَاخُلُ ہے یعنی رَكَنَ

يَرْكُنُ اور رَكَنَ يَرْكُنُ میں سے ایک ایک فعل لیکر رَكَنَ يَرْكُنُ بنایا ہے

ایسی مثالیں جن کا عین یا لام کلمہ اگرچہ حروف حلقہ میں سے ہے

لیکن وہ باب نَعَلَ يَفْعَلُ سے نہیں ہیں وہ حسب ذیل ہیں۔ مثلاً:-

(۱) دَخَلَ يَدْخُلُ (۲) رَجَعَ يَرْجِعُ ۳:- وَعَدَّ يَعْدُو غَيْرُ

۴:- اَلصَّيْرُورَةُ (صاحب ماخذ ہونا) مثلاً كَلَّأَ الْوَادِيَّ وَادِيَّ

گھاس والی ہو گئی كَلَّأَ رُكَّاسًا اس کا ماخذ ہے :-

۳:- اَلْاَعْطَاءُ (ماخذ کا دینا) مثلاً كَحَمَهُ اس کو گوشت دیا۔

كَحَمَ گوشت اس کا ماخذ ہے :-

۴:- اَلْعَمَلُ (ماخذ سے کوئی کام کرنا) مثلاً رَحَّحَهُ اُس نے اُسکو نیند

سے مارا رُحَّحَ (نیزہ) اس کا ماخذ ہے :-

۵:- اَلْكَسِيُّ (ماخذ کا توڑ ڈالنا) مثلاً تَغَرَّكَتُهُ میں نے اس کے

دانت توڑ ڈالے۔ تَغَرَّكَتُهُ (دانت) اس کا ماخذ ہے :-

(۵) باب فَعْلٌ يَفْعَلُ مَثَلًا كَرِيمًا يَكْرُمُ

۱:- اس باب کا مشہور خاصہ یہ ہے کہ جن الفاظ میں طبعی اوصاف کے معنی پائے جائیں خواہ وہ اوصاف حقیقی ہوں یا حکمی عموماً وہ اسی باب سے آتے ہیں۔ حکمی سے مراد یہ ہے کہ وہ اوصاف جو تجربہ اور مشق سے طبعی اوصاف کی مانند ہو گئے ہوں :-

حقیقی اوصاف :- حَسَنٌ خوب صورت ہوا (۲) صَغِيرٌ چھوٹا ہوا

(۳) كَرِيمٌ بڑا ہوا

حکمی اوصاف :- فَقِيهٌ علمی مسائل میں دانا ہوا (۴) اَدَبٌ باادب ہوا

(۵) خَطْبٌ خطیب ہوا۔ (۶) شَجَرٌ شجر ہوا :-

نوٹ :- یاد رکھو اوصاف خلقی اور عوارض نفسانی باب فَعْلٌ يَفْعَلُ سے بھی آتے ہیں۔ اور فَعْلٌ يَفْعَلُ سے بھی لیکن ان میں کچھ فرق ہے اور وہ حسب ذیل ہے :-

۱:- جو اوصاف دوام پر دلالت کرتے ہیں وہ باب فَعْلٌ يَفْعَلُ سے آتے

ہیں مثلاً حَسِينٌ - كَرِيمٌ - شَرِيفٌ وغیرہ یہ سب فَعْلٌ يَفْعَلُ کے وزن پر ہیں

۲:- وہ اوصاف جو زمانہ قبیل کے لئے ہیں اکثر باب فَعْلٌ يَفْعَلُ سے آتے

ہیں مثلاً فَرِحَ خوش ہوا۔ حَزِنَ غمگین ہوا۔ غمی یا خوشی عارضی ہوتی ہے

أَفْعَالٌ :- (۱) تَرَبُّبٌ نزدیک ہونا (۲) بَعْدٌ دور ہونا (۳) كَثْرٌ زیادہ ہونا

(۴) كَرَمٌ بزرگ ہونا (۵) ضَعْفٌ کمزور ہونا (۶) صَعْبٌ مشکل ہونا۔

(۷) شَرَفٌ بزرگ ہونا (۸) عَظَمٌ بزرگ ہونا

پہلا نکتہ :- یاد رکھو کہ جو الفاظ اس باب سے آتے ہیں وہ معنی صدوقی

پر دلالت نہیں کرتے بلکہ معنی ثبوتی پر دلالت کرتے ہیں اس لئے اس باب

سے اسم فاعل اور اسم مفعول نہیں آتا ہے بلکہ ان کی بجائے صفت مشبہ
فِعْلٌ کے وزن پر آتی ہے مثلاً كَرِيمٌ - شَرِيفٌ - حَسِيْبٌ -
ضَعِيْفٌ - خَجِيْفٌ - قَبِيْحٌ وغیرہ ۛ

میرا خیال ہے تم معنی ثبوتی اور معنی صدوقی کو سمجھ گئے ہو گے۔ کیونکہ حد

کا لفظ تم نے اس سے پہلے پڑھا تھا ۛ

یوں سمجھو کہ كَتَبَ - جَلَسَ وغیرہ سے تو اسم کا تَبُّ اور جَالِسٌ بنا سکتے
ہیں لیکن كَرُمٌ سے كَارِمٌ نہیں آئیگا بلکہ صفت مشبہ كَرِيْمٌ آئے گی ۛ

(۶) بَابُ فِعْلٍ يَفْعَلُ مَثَلًا حَسِبَ يَحْسِبُ

اس باب کے متعلق صرف یہ یاد رکھو کہ اس کی خاصیت لفظی ہے۔ تمام

عربی زبان میں اس باب سے صرف اٹھارہ افعال آتے ہیں۔ جن میں سے
ایک صحیح ہے اور باقی مثال :-

أَفْعَالٌ (۱) صحیح فعل ہے = حَسِبَ يَحْسِبُ

۲۔ مثال کے افعال حسب ذیل ہیں :- (۱) وَرِعَ (۲) وَرِمَ (۳) وَرِيَ

(۴) وَرِيَ (۵) وَرِثَالَا (۶) وَغَيْرَ (۷) وَجِرَ (۸) وَوَلِيَ (۹) وَهَلَّ

(۱۰) وَفِيقَ (۱۱) وَوَتِيقَ (۱۲) وَوَتِيقَ (۱۳) وَوَمِيقَ (۱۴) وَوَطِيقَ (۱۵) وَوَعِمَ

(۱۶) يَكِيْسُ (۱۷) يَكِيْسُ ۛ

نوٹ :- ۱۔ کبھی بجائے يَحْسِبُ کے يَحْسِبُ رہیں مفتوح ابھی آتا ہے۔ مثلاً

يَحْسِبُ أَنَّ مَالَهُ أَخْلَدَ كَأَنَّ ۛ ۲۔ بعض نے حَضَرَ بورد نَعِمَ کو بھی اس باب کے لکھا

ہے لیکن یہ غلط ہے یاد رکھو حَضَرَ دراصل نَصَرَ اور سَمِعَ سے ہے (قاموس) اور نَعِمَ

الوَاب سَمِعَ - نَصَرَ - ضَرَبَ اور كَرُمٌ سے آتا ہے لیکن باب حَسِبَ سے شافعی (قاموس)

سُؤَالَات

۱۔ باب فَعَلَ يَفْعُلُ۔ بَابُ فَعَلَ يَفْعُلُ اور بَابُ فَعَلَ يَفْعُلُ کے

خواص بتاؤ؟

۲۔ باب فَعَلَ يَفْعُلُ کے خواص مثالوں سے واضح کرو؟

۳۔ اوصافِ حَلَقِيّی بَابُ فَعَلَ يَفْعُلُ سے بھی آتے ہیں اور بَابُ فَعَلَ يَفْعُلُ

سے بھی۔ ان میں کیا فرق ہے مثالوں سے سمجھاؤ؟

۴۔ کیا وجہ ہے کہ بَابُ فَعَلَ يَفْعُلُ سے اسمِ فاعِل اور اسمِ مفعول نہیں آتا؟

۵۔ کیا یہ ضروری ہے کہ جس فعل کا عین یا لام کلمہ حروفِ حَلَقِيّی میں سے

ہو گا وہ ضرور بَابُ فَعَلَ يَفْعُلُ سے ہو گا؟

۶۔ مندرجہ ذیل فعال کس کس باب سے ہیں؟ :-

فَرَّخَ - بَعُدَ - جَلَسَ - كَتَبَ - سَأَلَ - وَرِمَ - يَبِسَ

الدَّرْسُ الْخَامِسُ وَالْعِشْرُونَ

خَوَاصُّ الْأَبْوَابِ (نمبر ۲)

(۱) بَابُ تَفَعَّلَ

۱۔ الْمَبَالِغَةُ :- مَثَلًا قَطَعَ اس نے کاٹا۔ لیکن قَطَعَ اس نے کھڑے ٹکڑے

کرویا۔ (۲) ضَرَبَ اس نے مارا لیکن ضَرَبَ اس نے بہت مارا۔

(۳) حَمَدَ اس نے بہت تعریف کی (۴) صَرَخَ الشَّرُّ لَطْفًا بہت

کھل گئی (۵) مَوَّتَ الْإِبِلُ بہت اونٹ مرے؟

۲۔ التَّعَدِيَّةُ :- یعنی لازم کو متعدی بنانا اور متعدی میں ایک اور
مفعول کی زیادت کرنا، مثلاً فَرَحَ خوش ہونا لیکن فَرَحَ خوش کرنا جیسے
(۱) فَرَحَ زَيْدٌ زید خوش ہوا (لازم) (۲) فَرَحَتْ زَيْدًا - میں نے
زید کو خوش کیا؛

(۲) عَلِمَ (جاننا) فعل متعدی ہے۔ اس سے عَلَّمَ (سکھانا) متعدی بدو مفعول ہے
مثلاً وَعَلَّمَ آدَمَ الْأَسْمَاءَ كُلَّهَا اور سیکھائے آدم کو نام سارے؛
۳۔ السَّلْبُ :- کسی چیز سے ماخذ کو دور کرنا، (۱) اتَّوَدَّتْ الْبَعِيرُ
میں نے اونٹ کی چھڑیاں دور کیں۔ تُرَادُ (چھڑی) اس کا ماخذ ہے؛

(۲) جَدَّتْ الْبَعِيرُ میں نے اونٹ کی کھال اتار دی؛
۴۔ التَّوَجُّهُ :- ماخذ کی طرف جانا مثلاً (۱) تَشَرَّقَ مَشْرِقًا كَوْنًا -
(۳) غَرَبَ مَغْرِبًا كَوْنًا؛

۵۔ اَرَادَ حِتْصَارًا :- مثلاً

(۱) هَلَّلَ یعنی اس نے لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کہا؛

(۲) رَجَعَ یعنی اُس نے إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ کہا؛

(۳) سَبَّحَ یعنی اس نے سُبْحَانَ اللَّهِ کہا؛

(۴) حَمِدَ یعنی اس نے الْحَمْدُ لِلَّهِ کہا؛

۶۔ اَلْبُلُوغُ :- پہنچنا ماخذ میں، مثلاً خِيَمَ خَيْمَةً خَيْمَةً سے پہنچا (۲) اَعْتَقَ

عَمَقَ - تک پہنچا؛

۷۔ اَلْإِطْعَامُ :- کھلانا، مثلاً عَظَمْتُ زَيْدًا میں نے زید کو ہڈی کھلا

دی عَظَمْتُ (ہڈی) اس کا ماخذ ہے۔ ایسا ہی ضَبَبْتُ زَيْدًا میں نے

زید کو سوساڑ کھلا دی۔ ضَبَبْتُ (سوساڑ)؛

۸:- **الرِّعَاءُ** :- (ماخذ دینا) مثلاً **عَمَلَتِكَ** میں نے تم کو مزدوری دی
عَمَالَهُ (مزدوری) (۲) **شَوَّيْتُهُ** میں نے اس کو بھنا ہوا گوشت
 دیا۔ **شَوِي** (بھنا ہوا گوشت) :-

۹:- **الموافق** :- (مجرؤ کے ہم معنی ہونا) مثلاً **قَدَّرَ** اس نے قدر کی
 اس کا وہی مطلب ہے جو **قَدَّرَ** کا :-

۱۰:- **الصَّيْرُورَةُ** :- (صاحبِ ماخذ ہونا) مثلاً **وَرَقَّ الغصن**

شاخ تپوں وار ہو گئی (۲) **نَوَّرَ الشَّجَرَ** رخت کلیوں وار ہو گیا :-

۱۱:- **التَّوْقِيْتُ** :- (کوئی کام ماخذ کے وقت کرنا) مثلاً **هَجَرَ دُوْپَر**
 کے وقت گیا۔ **هَاجَرَ** (دوپر کا وقت) (۲) **مَشَى شام** کے وقت گیا۔

مَسَار شام (۳) **عَلَسَ** آخر شب کے وقت گیا۔ **عَلَسَ** (تاریکی آخر شب) :-

۱۲:- **التَّصْيِيرُ** :- (کسی چیز کو صاحبِ ماخذ بنانا) مثلاً **وَتَرَّتْ القوس**
 میں نے کمان کو چلے والا بنایا) **وَتَرَّتْ** ماخذ ہے :-

۱۳:- **التَّسْمِيَةُ** :- (کسی کو ماخذ کی طرف منسوب کرنا) مثلاً **كَفَرْتَهُ**

میں نے اس کو کافر کہا یعنی نسبتِ بکفر کی۔ **كَفَرْتَهُ** (۲) **فَسَقَتْ**

زَيْدًا میں نے زید کو فسق کی طرف منسوب کیا۔ **فَسَقَتْ** ماخذ ہے :-

۱۴:- **الدُّعَاءُ** (دعا خواہ اچھی ہو خواہ بُری) مثلاً **سَقَيْتُهُ** میں نے اس

کو کہا خدا تجھے سیراب کرے (۲) **جَدَّ عُنْتَهُ** میں نے اسے کہا خدا تیری

ناک کاٹے۔ **جَدَّ عُنْتَهُ** ناک کاٹنا :-

۱۵:- **التَّحْوِيلُ** :- (کسی چیز کو ماخذ یا ماخذ کی مانند بنالینا) مثلاً **انصرتَهُ**

میں نے اس کو نصرانی بنالیا۔ **انصرتَهُ** (۲) **رَدَّيْتُ الثَّوْبَ**

میں نے کپڑے کی چادر بنالی۔ **رَدَّيْتُ** (چادر) ماخذ ہے :-

۱۶:- **الْاِبْتِدَاءُ**:- کسی فعل کا ابتداء اس باب سے آنا یعنی برخلاف معنی مجرد کے اس سے کوئی معنی ظاہر ہوں، مثلاً **كَلَّمْتُهُ** میں نے اس سے کلام کیا، **كَلَّمَ** کا مادہ مجرد ہے۔ **كَلَّمَ** یعنی زخمی کرنا، تم سمجھ گئے ہو گئے کہ ایک ہی مادہ سے دو فعل بنے ہیں۔ لیکن جو فعل باب **تَفْعِيلٍ** سے آیا ہے۔ اس کے معنی بالکل مختلف ہیں۔

اس بات کو تم یوں سمجھو کہ **قَطَعَ** اُس نے کاٹا لیکن **قَطَعَ** اس نے ٹکڑے ٹکڑے کر دیا۔ یہاں **قَطَعَ** ابتداءً نہیں آیا ہے کیونکہ اس کا مادہ ہے **قَطَعَ** کاٹنا۔ ہاں جب **قَطَعَ** کو باب **تَفْعِيلٍ** میں لائے تو معنوں میں کچھ فرق پڑ گیا بالکل ابتدائی معنی نہیں پیدا ہوئے۔ جیسے کہ **كَلَّمْتُهُ** میں ہے۔

۱۷:- **الْاِلْبَاسُ**:- کسی چیز کو ماخذ پینانا، مثلاً **جَلَّتُ الْفَرَسَ** میں نے گھوڑے کو جھول پینائی۔ **جَلُّ** ماخذ ہے۔

۱۸:- **الْتَحْوِيلُ**:- کسی چیز کا عین ماخذ بن جانا، **رَوْضَ الْمَكَانِ** باغ بن گیا۔ **رَوْضَهُ** (باغ) اس کا ماخذ ہے، **الْمَرْدُ الْمَرْدُ** مرد کا بن گیا یعنی کبڑا ہو گیا ہے۔

نوٹ:- ہر ایک باب کے خواص بتانے کے لئے عربی الفاظ لانے ہی پڑھتے ہیں اس لئے تم کو چاہئے کہ ان کو اسی باب کے خواص سے سمجھ لو۔ بارہ بار معنی اردو میں نہیں دئے جائیں گے۔

۲:- باب افعال

۱:- **التَّعْدِيَّةُ**:- یاد رکھو۔ اس باب کا سب سے بڑا خاصہ یہ ہے کہ فعل لازم کو متعدی بنانا۔ اور جو فعل متعدی بیک مفعول ہو گا اس کو متعدی بدو مفعول کر دیگا اور جو متعدی بدو مفعول ہو گا اس کو یہ باب متعدی

بِسْمِ مَفْعُولِ كَرُوْعٍ كَا - مَثَلًا :-

(۱) ذَهَبَ زَيْدٌ زَيْدًا كَمَا كَانَتْ زَيْدٌ زَيْدًا (فعل لازم) جب باب افعال میں لائیں گے تو کہیں گے

أَذْهَبْتُ زَيْدًا فِي زَيْدٍ كَمَا كَانَتْ زَيْدٌ زَيْدًا (فعل متعدی بن گیا) ہے

(۲) أَحْفَرْتُ زَيْدًا نَهْرًا زَيْدٌ نَهْرًا كَمَا كَانَتْ زَيْدٌ نَهْرًا (فعل متعدی جس کا ایک مفعول ہے)

جب باب افعال کا صیغہ لائیں گے تو یوں ہوگا :-

أَحْفَرْتُ زَيْدًا نَهْرًا فِي زَيْدٍ نَهْرًا كَمَا كَانَتْ زَيْدٌ نَهْرًا (فعل متعدی بن گیا) ہے

(۳) عَلِمْتُ زَيْدًا بَكْرًا فَاضِلًا زَيْدٌ بَكْرٌ كَمَا كَانَتْ زَيْدٌ بَكْرًا (فعل متعدی بن گیا) ہے

جب باب افعال میں لائیں گے تو ہوگا :-

أَعْلَمْتُ زَيْدًا بَكْرًا فَاضِلًا فِي زَيْدٍ بَكْرًا كَمَا كَانَتْ زَيْدٌ بَكْرًا (فعل متعدی بن گیا) ہے

نوٹ :- اس مثال میں تین مفعول ہیں زید، بکر اور فاضل ہے

۴- التَّصْيِيرُ :- کسی شے کو صاحب ماخذ بنانا (مثلاً أَقْبَلْتُ لِنَعْلٍ

میں نے جوئی کو قبیل دار بنایا اور قبائل کہتے ہیں ستم کو :-

۵- التَّعْرِيفُ :- (مفعول کو محل ماخذ میں لے جانا) مثلاً أَبْعَثُ الْفَرَسَ

میں گھوڑے کو محل بیع رہنے کی جگہ لے گیا (۲) أَقْتَلْتَهُ فِي أَسْرِ كَمَا كَانَتْ

محل قتل و قتل کی جگہ میں لے گیا :-

۶- الْأَعْيَانُ :- (مدد کرنا) مثلاً أَحْلَيْتُ زَيْدًا فِي زَيْدٍ كَمَا كَانَتْ زَيْدٌ زَيْدًا

میں نے زید کو دودھ دیا :- حَلَبْتُ تَارَةً دَوْدًا - حَلَبْتُ اس نے دودھ دیا :-

۷- الْمُبَالَغَةُ :- (مبالغہ) مثلاً اسْفَرَ الصَّبْحُ صَبْحًا بَدِيًّا كَمَا كَانَتْ

۸- الْوَجْدَانُ :- (ماخذ کا پانا یا کسی چیز کو ماخذ کے ساتھ متصف پانا)

مثلاً :- (۱) أَتَى زَيْدٌ فِي زَيْدٍ كَمَا كَانَتْ زَيْدٌ زَيْدًا (۲) أَتَى زَيْدٌ فِي زَيْدٍ كَمَا كَانَتْ

اس کو بخل سے متصف پایا - یعنی مجید پایا :- اس کا ماخذ بخل ہے :-

۷:- **الْبُلُوغُ** :- مثلاً اصبح زيدٌ صباحاً (۲) یعنی پھنچا (۲) آحرم
وہ حرم میں پہنچا۔ اس کا ماخذ حرم ہے (۳) اعشر القوم لوگ دس
کو پینچے یعنی دس ہو گئے ہ

۸:- **الشُّكْبُ** :- (ماخذ کا زائل کرنا) مثلاً جب شکی زیداً زید نے شکوہ
کیا تو باب افعال میں لائیں تو یوں ہو گا:-

(۱) اشکی زیداً زید نے شکوہ کو زائل کر دیا ہ

(۲) شکی زیداً واشکیئہ زید نے شکایت کی۔ میں اسکی شکایت کو دور کر دیا

۹:- **التَّسْمِيَةُ** :- مثلاً آفرقتہ میں نے اس کو کفر کی طرف منسوب کیا ہ

۱۰:- **اللياقة** :- (ماخذ کے قابل ہونا) مثلاً (۲) ألام الترعغ - سردار

لامت کے قابل ہوا ہ (۲) ألام زید لامت کے قابل ہوا ہ

۱۱:- **الصَّيْرُ وَرَدَةٌ** :- کسی شے کا صاحب ماخذ ہونا، مثلاً:-

(۱) ألبن البقر گائے دووہ دینے والی ہو گئی۔ لبن دووہ (ماخذ ہے

(۲) أعشب المكان مکان گھاس والا ہو گیا۔ عشب گھاس ہ

(۳) (ماخذ میں کسی چیز کا پیدا ہونا) مثلاً آخر قت الشاة بکری نے بکرم

خریف میں بچہ دیا۔ خریف اس کا ماخذ ہے ہ

۱۲:- **أرأ عطاءً** :- مثلاً اتعرت زیداً میں نے زید کو کھجوریں دیں۔

تعس (کھجور) ماخذ ہے ہ

(۲) آشویت زیداً میں نے زید کو بھنا ہوا گوشت دیا۔ شوائی بھنا ہوا گوشت

۱۳:- **أحینونہ** :- (ماخذ کے وقت کر پھنچا) مثلاً:-

أحصد الترعغ (کھیتی کاٹنے کا وقت آ گیا یعنی کھیتی کاٹنے کے وقت

کو پہنچی) حصاد کھیتی کاٹنے کا وقت ماخذ ہے ہ

۱۴۔ اَلْاِبْتِدَاءُ۔ اَشْفَقَ زَيْدٌ زَيْدٌ ڈر گیا لیکن تلامی مجروح میں شَفَقَ کا مطلب ہے رہ رہ بانی کی ۔

۱۵۔ اَلْمَطَاوَعَةُ۔ (مطاولعت فَعَلٌ يَفْعَلُ یعنی اس باب کے صیغہ کا فَعَلٌ يَفْعَلُ کے بعد اس غرض سے آنا کہ مفعول نے فاعل کا اثر قبول کر لیا، مثلاً بَشَرَكَ تَهْ فَا بَشَرَ يَسْ فِي نِي اس کو خوش شجری دی پس وہ خوش ہوا اور اَلْمَطَاوَعَةُ الرِّيحِ اَلْسَحَابَ فَا تَشَعَّحَ ہوانے ابر کو چھانٹ دیا پس وہ چھنٹ گیا ۔)

۳۔ بَابُ مُفَاعَلَةٍ

۱۔ اَلْمُشَارَكَةُ۔ یعنی دو شخصوں کا ملکر کسی کام کو کرنا کہ ہر ایک ان میں سے فاعل بھی ہو اور مفعول بھی یعنی فاعل اور مفعول۔ دونوں کا فاعلیت اور مفعولیت میں شریک ہونا، مثلاً:-

(۱) حَارَبَ زَيْدٌ بَكْرًا۔ زید اور بکر آپس میں لڑے ۔

ہدائت:- یاد رکھو اس باب کا سب سے بڑا خاصہ مشارکت ہے۔

بیز جملے کو دیکھ کر شبہ پڑتا ہے کہ زید چونکہ مرفوع ہے اس لئے فاعل ہوگا اور بکر مفعول۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ ہر ایک اس فعل کا فاعل بھی ہے اور مفعول بھی کیونکہ اگر زید نے بکر پر وار کیا تو اس وقت زید فاعل اور بکر مفعول ہوگا۔ لیکن اگر بکر نے زید پر وار کیا تو اس وقت بکر فاعل اور زید مفعول ہوگا اور لڑائی میں ایسا ہوتا ہی ہے کہ کبھی کوئی وار کرتا ہے اور کبھی کوئی ۔

(۲) چونکہ اس باب کا خاصہ مشارکت ہے اس لئے اگر کوئی فعل لازم ہوگا

تو اس باب میں آکر متعدی ہو جائیگا اور جو ایسا فعل متعدی بیک مفعول ہوگا کہ اس کا مفعول مشارکت کی صلاحیت نہ رکھتا ہوگا تو وہ فعل متعدی بدو^(۳)

مفعول کیا جائیگا تاکہ ایک ایسا مفعول آجائے تو جو مشارکت کی صلاحیت رکھتا ہو۔ مثال نمبر ۲ میں ثَوْبٌ بے جان ہونے کی وجہ سے آدمی کو نہیں کھینچ سکتا

یعنی مشارکت کی صلاحیت نہیں رکھتا اس لئے زَيْدٌ اَلَا نَا پڑا ہے۔
 (۱) كَارَمٌ زَيْدٌ بَكَرًا زَيْدًا اور بکر نے ایک سرے کی عزت کی (مجرد اس کا
 كَرْمٌ لازم ہے)۔

(۲) جَذَبْتُ ثَوْبًا میں نے کپڑا کھینچا۔ (متعدی بیک مفعول) جب
 بَابٌ مَفَاعَلَةٍ میں آئیگا تو کہیں گے۔

جَذَبْتُ زَيْدًا اَلَا ثَوْبًا میں نے اور زید نے کپڑے کی کھینچ تانی کی۔
 ۲۔ اَلْمُؤَافَقَةُ۔۔۔۔۔ مثلاً سَافِرٌ زَيْدٌ زَيْدٌ

سفر کیا۔ یہاں سَافِرٌ بمعنی سَفَرَ ہے۔

(۲) کبھی اَفْعَلٌ کے معنوں میں آتا ہے مثلاً بَاعَدَ یعنی اَبْعَدَ دور کیا
 ہم دونوں طرح کہہ سکتے ہیں (۱) بَاعَدْتُ زَيْدًا میں نے زید کو دور کیا
 یا (۲) اَبْعَدْتُ زَيْدًا میں نے زید کو دور کیا

(۳) کبھی فَعَلٌ کے معنوں میں مثلاً ضَاعَفْتُ الشَّيْءَ یعنی ضَعَفْتُهُ

میں نے اس کو دو چند کیا ہے

۳۔ اَلِابْتِدَاءُ۔ مثلاً قَاسَى اس نے رنج اٹھایا ہے قَاسَى سے جو مجرد

ہے، اس میں رنج اٹھانا کے معنی نہیں پائے جاتے۔ اس سے مجرد ہے

قَسْوَةٌ رول کا سخت ہونا۔ قرآن میں آتا ہے اَسَدٌ قَسْوَةٌ۔

(۲) خَالَيْتُهُ میں نے اس کو چھوڑ دیا۔ اس کا مجرد بھی چھوڑنا کے

معنوں میں نہیں آتا۔

(۴) بَابُ تَفَعَّلَ

۱۔ اَلْمَطَاوَعَةُ :- یعنی فَعَّلَ کی مطاوعت مثلاً قَطَعَهُ فَنَقَطَهُ

میں نے اس کو پارہ پارہ کیا اور وہ پارہ پارہ ہوا (۲) عَلِمْتَهُ فَعَلِمَهُ

میں نے اس کو سکھلایا پس وہ سیکر گیا (۳) اَدْبَيْتُهُ فَنَادَبَ :-

۲۔ اَلتَّكَلُّفُ :- ماخذ میں تَصَنَعُ ظاہر کرنا۔ یا یوں یاد رکھو کہ فاعل

کا حصول ماخذ میں بناوٹ کرنا مثلاً :-

(۱) تَجَرَّعَ اپنے آپ کو بہ تکلف بھوکا بنایا :- جُرِعَ بھوک ماخذ ہے :-

(۲) تَكَوَّفَ اپنے آپ کو کوئی ظاہر کیا حالانکہ کوئی نہ تھا :- كُوفِيَ ماخذ ہے

(۳) تَشَجَّعَ بہ تکلف بہادر بنا۔ حالانکہ بہادر نہ تھا :- شَجَاعَتٌ ماخذ ہے

۳۔ اَلتَّجَنُّبُ :- ماخذ سے پرہیز کرنا

(۱) تَنَاجَى زَيْدٌ زَيْدًا غَنَاهُ سے بچا :- اِنْتَهَرَ ماخذ ہے

(۲) تَحَوَّبَ بَكْرٌ بَكْرًا بَكَرًا سے پرہیز کیا :- حُوبٌ ماخذ ہے

۴۔ اَللِّبْسُ :- ماخذ کا پہننا (۱) تَخَتَّمَ زَيْدٌ زَيْدًا لَبَسَ لَبِيئَةً

خاتمہ ماخذ ہے (۲) تَقَبَّصَ زَيْدٌ زَيْدًا قَبِصًا قَبِصًا

(۳) تَعَبَّدَ زَيْدٌ زَيْدًا عَمَامَةً بَانِدَهَا

۵۔ اَلتَّعَمُّلُ :- ماخذ کو کام میں لانا مثلاً :-

(۱) تَتَرَّسَ زَيْدٌ زَيْدًا وَهَالًا كَوَامًا مِّنْ لَّيَا - تَرَسٌ (دو حال) ماخذ ہے

(۲) تَدَهَّنَ زَيْدٌ زَيْدًا زَيْدًا مِّنْ لَّيَا يَعْنِي زَيْدًا مِّنْ تَيْلٍ رَّكَيَا -

دُهْنٌ رَّيْلٌ ماخذ ہے (۳) تَخْتَمُّ الْكُتُبُ كَوَامًا مِّنْ لَّيَا يَعْنِي تَهْرُكًا

۶۔ اَلتَّذَرُّجُ :- کسی کام کو آہستہ آہستہ کرنا مثلاً :-

(۱) تَجَرَّعَ زَيْدٌ زَيْدًا كَهَوْنًا كَهَوْنًا كَهَوْنًا كَهَوْنًا

(۲) تَحْفَظُ زَيْدٌ زید نے آہستہ آہستہ یاد کیا ہے حفظ ماخذ ہے :

۷۔ اَلْاِتِّخَاذُ :- کسی چیز کو ماخذ بنانا یا ماخذ میں لینا، مثلاً :-

(۱) تَوَسَّطَ الْحَجْرُ زَيْدٌ زید نے پتھر کو تکیہ بنایا۔ وَسَادَةَ تَكِيَةٍ (ماخذ ہے)

(۲) تَأْتِي الشُّوبَ اس نے کپڑے کو بغل میں لیا (ابط) ماخذ ہے :

۸۔ اَلتَّحْوِيلُ :- کسی چیز کا عین ماخذ یا ماخذ کے مثل ہونا، مثلاً :-

(۱) تَنَصَّرَ زَيْدٌ زید نصرانی ہو گیا ہے نصرانی ماخذ ہے :

(۲) تَهَوَّدَ بَكْرٌ بکر یہودی ہو گیا ہے (۳) تَرَجَّجَتِ الْمَرْءُ اَلْاَعْمُورَ

نے مردانہ کام کیا (۴) تَحَسَّرَ زَيْدٌ زید علم کا سندہ بن گیا ۔

۹۔ اَلصِّيْرُوْدَةُ :- (صاحب ماخذ ہونا) مثلاً تَمَوَّلَ زَيْدٌ زید

مالدار ہو گیا (مَال) ماخذ ہے :

۱۰۔ اَلْاِبْتِدَاءُ :- مثلاً تَرَكَمَّ زَيْدٌ زید نے بات کی پہ کلمہ مجروح کرنا

مادہ مجروح ہے :

۱۱۔ اَلْمُوَافَقَةُ :- (۱) مثلاً تَقَبَّلَ بِمَعْنَى قَبِلَ (قبول کیا) :-

۱۲۔ اَلطَّلِبُ :- (یعنی ماخذ طلب کرنا) مثلاً تَحَوَّجَ (حاجت طلب کی)

(۲) تَبَيَّنُوا (بیان کی طلب کرو) قرآن پاک میں آتا ہے :-

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِن جَاءَكُمْ فَاسِقٌ بِنَبَأٍ فَتَبَيَّنُوا

اے مومنو اگر تمہارے پاس کوئی فاسق خبر لائے تو اس سے اس کا بیان طلب یعنی تحقیق کرو

(۵) بَابُ تَفَاعُلٍ

۱۔ اَلشُّارِكُ :- (یعنی صدور فعل اور تعلق فعل میں دو شخصوں کی شرکت

یعنی ہر ایک سے فعل صادر ہو کر دوسرے سے متعلق ہوتا ہے) رِیَایوں یا

دیکھو دو شخصوں کا مل کر کسی کام کو کرنا کہ ہر ایک ان میں سے فاعل

بھی ہو اور مفعول بھی مثلاً:-

(۱) تَضَارَبَ زَيْدٌ وَبَكْرٌ زید اور بکر نے آپس میں مار کھائی کی ۛ

(۲) تَشَاتَمَ زَيْدٌ وَبَكْرٌ زید اور بکر نے گالی گلوچ کیا ۛ

(۳) تَقَاتَلَ زَيْدٌ وَبَكْرٌ زید اور بکر آپس میں لڑے ۛ

(۴) لَا تَنَاصَرُونَ تم ایک دوسرے کی مدد نہیں کرتے ۛ

نوٹ:- (۱) یاد رکھو بابِ مُفَاعَلَةٍ اور بابِ تَفَاعُلٍ دونوں اکثر اشتراک

کے واسطے آتے ہیں۔ لیکن ان میں کچھ فرق ہے۔ معنی تو کچھ فرق نہیں

یعنی دونوں بابوں میں ہر دو شخص ایک دوسرے کے فاعل اور مفعول ہوتے

ہیں لیکن لفظاً جو فرق ہے وہ یہ ہے کہ بابِ مُفَاعَلَةٍ میں ایک اسم

بصورتِ فاعل اور دوسرا اسم بصورتِ مفعول ہوتا ہے مثلاً قَاتَلَ

زَيْدٌ بَكْرًا زید اور بکر نے باہم لڑائی کی ۛ زید مرفوع ہے۔ معلوم

ہوا کہ یہ بصورتِ فاعل ہے۔ لیکن بکر منصوب ہے معلوم ہوا کہ یہ بصورتِ

مفعول ہے۔ نوٹ:- یاد رکھو بابِ مُفَاعَلَةٍ میں مشارکتِ کامل ہے۔ لیکن شرکتِ تفاعل ناقص ہے

بابِ تَفَاعُلٍ میں سب شرکاء بصورتِ فاعل ہوتے ہیں مثلاً:-

تَقَاتَلَ زَيْدٌ وَبَكْرٌ زید اور بکر نے باہم لڑائی کی ۛ

(۲) اگر تم اس بات کو سمجھ گئے ہو تو تمہیں معلوم ہو جانا چاہئے کہ جو فعل بابِ

مُفَاعَلَةٍ میں دو مفعول چاہتا ہے وہ اس باب میں آکر صرف ایک

ہی مفعول کو جائیگا مثلاً:-

(۱) اجازت زیداً ثوباً (بابِ مُفَاعَلَةٍ سے ہے) زید اور ثوب

دو مفعول ہیں (میں نے اور زید نے کپڑے کی کھینچ تانی کی)

(۲) تجادباً ثوباً دو مردوں نے مل کر ایک کپڑے کی کھینچ تانی کی۔ (باب

تفاعُل سے پندرہ :- باب مفاعلہ میں مشارکت صرف دو شخصوں میں ہو سکتی ہے لیکن باب تفاعل میں متعدد

شخصوں میں بھی ہو سکتی ہے نیز یہ فعل متعدی ہی مفعول ہو گا وہ لازم ہو جائیگا مثلاً تقاتل زید

و بکر زید اور بکر نے باہم لڑائی کی (تقاتل فعل لازم باب تفاعل سے)

۲ :- الموافقۃ :- مثلاً فعل مجرور ہے علی (بلند ہوا) اور باب تفاعل

سے آئیگا۔ تعالیٰ بلند ہوا دونوں کے معنی موافق ہیں :-

۳ :- ارا بتداء :- مثلاً بَرَكَ فعل مجرور ہے اس کا مطلب ہے (اونٹ

بیٹھا) یا رابر بسا، مثلاً بَرَكَتِ السَّمَاءُ ابر بیوستہ برسا لیکن جب

باب تفاعل میں آتا ہے تو یوں استعمال ہوتا ہے تَبَارَكَ یعنی بہت بابرکت

ہے ہم روز کہتے ہیں تَبَارَكَ اللهُ خدا بہت بابرکت ہے۔ معلوم ہوا

کہ تَبَارَكَ اِبْتِدَاءً اس باب سے آیا ہے :-

۴ :- التَّخْيِيلُ :- دوسرے کو دکھانا کہ ماخذ مجھ میں حاصل ہے مگر واقع

میں غلط ہو، مثلاً تَمَارَضَ زَيْدٌ زید نے اپنے آپ کو بیمار دکھایا

اور واقع میں وہ تندرست تھا :- تَجَاهَلَ زَيْدٌ زید بہ تکلف جاہل بنا۔

۵ :- الْمُطَاوَعَةُ :- یعنی مُطَاوَعَةٌ فَاعِلٌ بِمَعْنَى اَفْعَلٍ (نَاوَلْتُهُ

فَتَنَاوَلَ میں نے اس کو چیز دی۔ پس اس نے لے لی (۲) بَاعَدْتُهُ

فَتَبَاعَدَ دور کیا میں نے اس کو پس وہ دور ہوا (۳) ضَا حَكَتُهُ

فَتَضَا حَكَتْ - میں نے اس کو ہنسیا پس وہ ہنس پڑا :-

نوٹ :- تم نے باب تَفَعَّلٌ کی ایک خاصیت، تَكَلَّفٌ اور باب تفاعل

کی ایک خاصیت تَخَيَّلٌ پر بھی ہے ان میں جو فرق ہے وہ یاد رکھو

تَكَلَّفٌ میں ماخذ فعل - مَرْتَبٌ اور مَطْلُوبٌ ہوتا ہے حاصل کرنے کی فکر ہوتی

مثلاً تَشَجَّعَ زَيْدٌ زید بہ تکلف بہادر بنا۔ (شجاعت) ماخذ ہے۔

یہ چیز مرغوب اور مطلوب ہے۔ لیکن تَخْبِیْلٌ میں صرف دوسرے کو دھوکا دینا مطلب ہوتا ہے۔ ورنہ فعل کا ماخذ طبعاً کروہ ہوتا ہے یعنی ناپسندیدہ ہوتا ہے مثلاً تَمَارَضٌ زَیْدٌ نے اپنے آپ کو بیمار دکھایا۔ مَحْضٌ دھوکا دینے کے لئے ہے اس کا ماخذ (مَرَضٌ) ہے جو کہ ناپسندیدہ ہے۔

۱۱۱) بَابُ اِقْتِعَالِ

۱- اَلْاِتِّخَاذُ :- کسی چیز کو ماخذ بنانا یا ماخذ میں لینا، مثلاً :-

۱۱) اِجْتَمَعَ اَلْفُقَرَاءُ :- جوہے نے بل بنایا۔ مَحْسَرٌ رِبْلٌ ماخذ ہے

۱۲) اِجْتَنَبَ زَیْدٌ :- زید نے کنارہ پکڑا (علمی اختیار کی)

۱۳) اِغْتَنَى اللَّحْمَ :- اس نے گوشت کو غذا بنایا ہے

۱۴) اِجْتَجَرَ :- اُس نے اس کو اپنی گود میں لیا۔ حَجْرٌ - گود ہے

۲- اَلتَّخْيِرُ :- دفاعل کا اپنے لئے فِعْلٌ کرنا، مثلاً اِكْتَالَ الشَّعِيرَ

اس نے اپنے لئے جوٹا لے۔ (کیل) ماخذ ہے

۳- اَلْاِجْتِهَادُ :- (تَخْصِيْلٌ ماخذ میں کوشش کرنا) مثلاً اِكْتَسَبَ

اَلْعِلْمَ اس نے بڑی کوشش سے علم حاصل کیا ہے (۲) لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا

مَا كُتِبَتْ :- آیت کو سمجھنے اور فوات باری کا کرم ملاحظہ فرمائے

۴- اَلْمُطَاوَعَةُ :- (یعنی فَعْلٌ کی مطاوعت) مثلاً حَمَلْتُ

فَاَحْتَمَلُ میں نے اس پر بوجھ لادا تو اُس نے لادیا (۲) غَمَمْتُ

فَاَغْتَمَّ میں نے اس کو غمناک کیا پس وہ غمناک ہو گیا ہے

۵- اَلْاِیْتِدَاءُ :- مثلاً اِسْتَلَمَ اس نے حجر اسود کو بوسہ دیا، اس کا

ماخذ ہے۔ سَلَمٌ محفوظ ہونا :- اَلْمُؤَافَقَةُ مثلاً اِجْتَذَبَ

یعنی جذب ہے :- اَلسَّلْبُ :- یعنی سلب ماخذ مثلاً اِخْتَفَاهُ اس نے اس کو ظاہر کر دیا ہے

(۱) بَابُ اِنْفِعَالٍ

۱۔ اَللَزُومُ وَالْعِلَاجُ :- (لزوم سے تو یہ مطلب ہے کہ جو فعل اس باب سے آئیگا وہ لازم ہوگا اور علاج سے یہ مراد ہے کہ جو فعل اس باب کے آئے وہ ہاتھ پاؤں وغیرہ اعضاء ظاہری کا کام ہوگا۔ لہذا جو فعل عقل سے مختص ہے وہ اس باب سے نہیں آتا مثلاً :-

(۱) كَسَرْتُهُ فَاَنْكَسَرَ - میں نے اس کو توڑا پس وہ ٹوٹ گیا

(۲) اِنشَقَّ اَلْقَمَرُ چاند بھٹ گیا (فعل لازم ہے)

(۳) قَلْبَتُهُ فَاَنْقَلَبَ - میں نے اس کو الٹ دیا پس وہ الٹ گیا

۲۔ اَلْمَطَاوَعَةُ :- (اکثر مطاوعت فَعَلَ اور کبھی اَفْعَلَ) مثلاً :-

(۱) اِنقَطَعَتْ فَاَنْقَطَعَ - میں نے اس کو کاٹا پس وہ کٹ گیا

(۲) اِنغَلَقَتِ اَلْبَابُ - فَاَنْغَلَقَ - میں نے دروازہ بند کیا پس وہ بند ہو گیا

۳۔ اَلْاِبْتِدَاءُ - مثلاً اِنطَلَقَ وہ گیا اس سے فعل مجزوع ہے (طَلَقَ) یعنی

لبے لبے قدم رکھ کر چلنا

۴۔ اس باب کے فاء کلمہ میں نہ تَوْنٌ - رَلٌ - عٌ - تَحِيٌّ سے کوئی

حرف ہوتا ہے اور نہ مَرٌ فِ لَیْنٍ ہی آتا ہے

نوٹ :- مجھے صرف ایک مثال ایسی ملتی ہے جس کے شروع میں ن ہے

مثلاً اِنتمَسَّ راصل میں تھا اِنتمَسَّ چھپ کر بیٹھنا، لیکن بعض صرفیوں

کے نزدیک یہ فعل اصل میں اِنتمَسَّ (باب اِنْفِعَالٍ سے) ہے

۵۔ اگر فعل ثلاثی مجزوع میں فاء کلمہ ہو تو بجائے ن اور م کے م لا یعنی مثلاً

(۱) اِنحَقَّ سے اِنمَحَقَّ کی بجائے اِنحَقَّ ہوگا (۲) اِنحَمَّ سے اِنمَحَمَّ کی بجائے اِنحَمَّ ہوگا

تکنہ :- ہر وہ لفظ جس کا فاء کلمہ تَوْنٌ ہو باب اِنْفِعَالٍ سے نہیں آتا لیکن اگر اِنْفِعَالٍ کے معنی ادا کرنے

ہوں تو بار بار انھوں سے لایا جاتا ہے۔ مثلاً اِنْتَلَسَ سُرُكُوں ہوا ہے

(۸) بَابِ اسْتِفْعَالِ

۱:- اَلطَّلَبُ یعنی ماخذ طلب کرنا، مثلاً اِسْتَقْفَرَ زَيْدٌ زَيْدٌ نے گناہ کی معافی مانگی۔ اس کا ماخذ غفر ہے (۲) اِسْتَطْعَمْتُهُ میں نے اس سے

کھانا مانگا۔ (طعام) ماخذ ہے۔ (۳) اِسْتَعِينُ بِهِ میں اس سے اعانت

مانگتا ہوں۔ (۴) حَتَّىٰ اِذَا اَتَيْتَ اَهْلَ قَرْيَةٍ نِ اِسْتَطْعَمَ اَهْلُهَا (۵)

۲:- اَلْاِخْتَاذُ مثلاً اِسْتَوَطِنَ الْقَرْيَةَ اس نے گاؤں کو اپنا وطن بنایا

(۲) اِسْتَوَطِنَ الْهِنْدَ اس نے ہندوستان کو اپنا وطن بنایا۔ ماخذ وطن ہے

۳:- اَللِّيَاقَةُ مثلاً اِسْتَرْقَعَ الثَّوْبَ کیرا پیوند کے قابل ہو گیا۔ ماخذ رَقَعَةٌ

۴:- اَلْوَجْدَانُ مثلاً اِسْتَكْرَمْتُهُ میں نے اس کو کریم پایا۔ ماخذ کَرَمٌ ہے

۵:- اَلْحُسْنَانُ کسی شے کو موصوف بہ ماخذ لَمَّانٌ کرنا، مثلاً:-

(۱) اِسْتَحْسَنْتُهُ میں نے اس کو اچھا خیال کیا۔ ماخذ حُسْنٌ ہے

(۲) اِسْتَحَلَّ اس نے اس کو حلال خیال کیا۔ حَلٌّ۔ جائز یا حلال ہونا ہے

(۳) اِسْتَوْجِبَ اس نے اس کو واجب (ضروری) خیال کیا۔ وَجِبٌ ماخذ ہے

۶:- اَلْحَوِيلُ مثلاً اِسْتَحْرَمَ الطَّيْنَ سٹی پتھر ہو گئی۔ حَجْرٌ ماخذ ہے

(۲) اِسْتَبَوَقَ الْجَمَلُ اُونٹ ناقہ بن گیا۔ ناقہ ماخذ ہے

۷:- اَلْحَيْثُونَةُ اِسْتَحْصَدَ الذَّرْعُ کھیتی کاٹنے کا وقت آگیا

حِصَادٌ کھیتی کاٹنا، اس کا ماخذ ہے

۸:- اَلْاِخْتِصَارُ مثلاً اِسْتَرْجَعَ یعنی وَاِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُونَ کہا

۹:- اَلْمَطَاوَعَةُ یعنی اَفْعَلَ كِي مُطَاوَعْتُ، مثلاً اَقْبَمْتُهُ فَاِسْتَفَامَ

تکثر:- اِسْتَطَاعَ كَيْسَطِطِيعٌ میں تاء الاستفعال کا حذف کرنا جائز ہے مثلاً فَمَا اِسْطَاعُوا اِمَّا كَيْسَطِطِيعٌ

(قرآن مجید)

(۹) بَابِ اِفْعَوَالٍ

۱:- الْمُبَالَغَةُ: - مَثَلًا اِجْلَوْدَ خُوب دُورًا ۛ

نوٹ:۔ اس باب سے بہت کم الفاظ آتے ہیں۔ قرآن پاک میں کوئی

لفظ اس باب سے نہیں آیا نیز یہ وزن مقتضب ہے یعنی اس کا مجرد نہیں آیا ۛ

۲:- اس باب کے افعال تقریباً ہمیشہ لازم ہوتے ہیں مَثَلًا اِجْلَوْدَ خُوب

دُورًا (۲) اَعْلَوْدَ بہت بھاری ہوا (۳) اِخْرَوْدَ اس نے جلدی سفر کیا ۛ

کبھی کبھی فعل متعدی بھی اس باب سے آتا ہے مَثَلًا اِعْلَوْدَ طِنِي وَهَجَّوْ

جَہَا گیا (۴) اِعْلَوْدَ اَلْبَعِيْرَ وَهَوْدَ اَوْنَتْ پَر چڑھا گیا ۛ

۳:- اَلْقِصَابُ: - یعنی جس کا مثیل اور اصل مادہ بجز وبالکل نہ ہو ۛ

مَثَلًا اِعْلَوْدَ اَلْبَعِيْرَ اس نے اونٹ کی گردن میں ہاتھ ڈالا اور سوار ہو گیا ۛ

(۱۰) (۱۱) بَابِ اِفْعِلَالٍ اور اِفْعِلَالٍ

۱:- الْمُبَالَغَةُ: - ان دونوں بابوں سے جو افعال آتے ہیں وہ لازم آکر

مبالغہ کے معنی دیتے ہیں اور اکثر رنگ یا عیب کیلئے آتے ہیں مَثَلًا: -

(۱) اِحْمَرَّ بہت سرخ ہوا (۲) اِصْفَرَ بہت زرد ہوا (۳) اِحْوَلَّ

بہت کچ چشم یعنی بھینگا ہوا ۛ (یہ باب اِفْعِلَالٍ سے ہیں) ۛ

(۱) اِدْهَمَّ نہایت سیاہ ہوا (۲) اِحْمَارَّ نہایت سرخ ہوا -

(۳) اِحْوَالَ بہت کچ چشم ہوا ۛ (یہ باب اِفْعِلَالٍ سے ہیں) ۛ

۲:- اَلْبِدَاءُ: - مَثَلًا اِظْهَرَ لَبَنَاتُ كَهَا س خَشَكٌ ہو گئی ۛ

نوٹ:۔ بعض صرفیوں کے نزدیک جو رنگ اور عیب کے الفاظ بابِ

اِفْعِلَالٍ سے آتے ہیں وہ دوام پر دلالت کرتے ہیں مَثَلًا اِحْمَرَّ لیکن جو

الفاظ بابِ اِفْعِلَالٍ سے آتے ہیں وہ زمانہ و قلیل کے واسطے ہوتے ہیں مَثَلًا: -

جَعَلَ يَحْمَارٌ تَارَةً وَيَصْفَارٌ آخِرَىٰ يَكْبَهُ سِرْخٌ هُوَ نَعْلٌ لِّكَأُورٍ كَبَهُ زُرٌّ

(۱۲) بَابُ اِفْعِيْعَالٍ

۱:- الْمِبَالِغَةُ:- اس باب کے افعال لازم مستعمل ہو کر مبالغہ کے معنی دیتے

ہیں مثلاً اِخْشَوْشَنَّ خُوبٌ كَهْرٌ دَرَايَا سَمْتٌ هُوَ اَبٌ (۱۲) اِغْدَ وَدَانَ الشَّعْرُ

بال بہت گھنے اور لمبے ہو گئے (۱۳) اِغْدَ وَدَانَ النَّبَاتِ كَمَا سَبَتِ

لمبی ہوئی، کبھی متعدی بھی آتا ہے مثلاً اِحْلَوْلَيْتُهُ میں نے اسکو شیریں پاپا:

۲:- الْمَطَاوَعَةُ:- مثلاً ثَنَيْتُهُ فَا ثَنَوْنِي میں نے اسکو بڑھا

(دہرا کیا) پس وہ بڑ گیا: رطاوعت مجروح ہے)؛

۳:- الْمُوَافَقَةُ:- مثلاً اِحْلَوْلِي رَشِيرِيں هُوَ اِسْتَحْلَوِي رَشِيرِيں هُوَ

کے معنوں میں آیا ہے (۲) اِحْشَوْشَنَّ بِمَعْنَى تَخَشَّنَ كَهْرٌ دَرَايَا هُوَ

۴:- الْاِقْتِصَابُ مثلاً اِدْلُوْنِي اِسْنِيْ بَهْتِ جَلْدِي كِي:

(۱۱) بَابُ فَعْلَلَةٍ رُبَاعِيٍّ مَجْرُودِ كَابَابٍ

۱:- الْاِخْتِصَارُ:- مثلاً بِسْمَلٍ يَعْنِي بِسْمِ اللّٰهِ كَمَا

(۲) حَمْدًا لِّ يَعْنِي الْحَمْدُ لِلّٰهِ كَمَا:

۲:- الْمُبَاثَلَةُ:- عَمَّرَتِ الْخَيْطُ اس نے تاکہ کو۔ کچھو کی مانند پٹا۔

۳:- الْعَمَلُ وَالْبُلُوغُ:- رَاخَذَ بِنَانَا يَا مَاضِيْ فِيْ بِنِيْنَا (۱) قَرَّمَاصَ

اس نے قرماص بنایا (ریا) اس میں جا گھسا: قَرَّمَاصٌ اِيْكَ سُوْرَانِ

کوکتے ہیں جو عرب کو تر پیرانے کو کھودتے ہیں؛

۴:- الْاِتِّخَاذُ:- مثلاً عَسَّكَرَ اس نے لشکر تیار کیا (۲) قَطَّرَ اس نے

پل بنایا:

۵:- جَوْ اَفْعَالٍ اس باب کے آئے ہیں ان میں سے اکثر صحیح یا مضاعف ہی آئے

ہیں اور بہت کم مہوز۔ نیز اکثر ان میں سے لازم ہیں :-
 (۱) عَسَكَرًا و رَقَنْطَرًا (صحیح افعال) (۲) نَزَلَ لِرَکْزَلٍ اور عَسَرَ عَسَرَ (مضاعف)

(۳) بَاتًا و مَهْزُورًا (بابا کہنا)

۴:- الْإِعْطَاءُ :- مثلاً عَزَّجْتُهُ میں نے اسکو شاخ خرما دی :- عَزَّجُونِ بِأَعْيُنِهِ

(۲) تَفَعَّلَ (رباعی مزید فیہ)

۱:- الْمَطَاوَعَةُ :- (یعنی فَعَّلَ کی مطاوعت) وَ حَرَجْتُهُ

فَتَدَّ حَرَجَ پس میں نے اس کو گھمایا پس وہ گھوما

۲:- التَّعَمُّلُ :- مثلاً تَبَرَّعَتْ اس عورت نے برقعہ پہنا

۳:- التَّحْوِيلُ :- مثلاً تَزَيَّدَ قَ زَيْدٌ زَيْدٌ بے دین ہو گیا

۴:- الْمَبَالِغَةُ :- مثلاً تَعَشَّكَ النَّخْلُ کھجور کا درخت بہت تختے لایا

۵:- إِزْلَاقِضَابُ :- مثلاً تَهَبَّرَسَ وہ نازکے ساتھ چلا

(۳) بَابُ اِفْعِلَالٍ

۱:- اس کی تین خاصیتیں (۱) مَبَالِغَةُ (۲) لَزُومٌ (۳) مُوَافَقَةُ فَعْلَلٍ

مندرجہ ذیل مثال میں پائی جاتی ہیں مثلاً تَجَرَّكْتُهَا فَتَجَجَّرَ

میں نے اس کو بہایا پس وہ زور سے بہ گیا

۲:- إِزْلَاقِضَابُ :- مثلاً اِعْرَنُفَطَ وہ نقبض ہو گیا

(۴) بَابُ اِفْعِلَالٍ

۱:- الْمَبَالِغَةُ :- مثلاً إِزْلَعَبَتِ السَّيْلُ سیلاب نے بڑی شدت کی

۲:- إِزْلَاقِضَابُ :- مثلاً إِشْرَأَبَا وہ نہایت چوکتا ہوا

۳:- اس باب سے کوئی فعل متعدی نہیں آیا

امتحان سوال

کبھی ایسا ہوتا ہے کہ امتحان میں صرف یہ سوال ہوتا ہے کہ خواص الایجاب سے تم کیا سمجھتے ہو؟

اس سوال کا جواب دینے وقت تم اپنے جواب کے تین حصے کرو۔ پہلے حصے میں خواص کے لغوی اور اصطلاحی معنی بتاؤ۔ دوسرے حصے میں فعل ثلاثی مجرد کے ابواب کے مثالیں دیکر بتاؤ۔ کہ فلاں باب کی یہ خاصیت ہے مثلاً کہو کہ وہ الفاظ جو بیماری یا غمی یا خوشی وغیرہ ظاہر کرتے ہیں۔ وہ بابِ فِعْلٍ یَفْعَلُ سے آتے ہیں۔ جیسا کہ مَرِضٌ - فَرِحَ - حَزِنَ وغیرہ تیسرے حصے میں یہ بتاؤ کہ فِعْلٌ ثَلَاثِيٌّ مُجَرَّدٌ کو جب ثَلَاثِيٌّ مَزِيدٌ میں لے جاتے ہیں تو اس کے اصلی معنوں میں کیا تغیر ہوتا ہے۔ مثلاً:-

(۱) نَصَرَ (اس نے مدد کی) ثَلَاثِيٌّ مُجَرَّدٌ ہے۔ اب اس کو ثَلَاثِيٌّ مَزِيدٌ میں

لے جاتے ہیں لے جانے سے مندرجہ ذیل تغیر ہوتا ہے:-

(۱) ذَصَّرْتُهُ۔ میں نے اس کو نصرانی بنایا (بابِ تَفْعِيلِ)؛

(۲) تَنَصَّرَ زَيْدٌ۔ زید نصرانی ہو گیا (بابِ تَفَعُّلِ)؛

(۳) مَا لَكُمْ رَدْتَنَا صَرُونَ۔ تمہیں کیا ہوا کہ تم ایک دوسرے کی مدد

نہیں کرتے۔ (بابِ تَفَاعُلِ)؛

(۴) اسْتَنْصَرْتُہُ میں نے اس سے مدد مانگی؛ (بابِ اسْتِفْعَالِ) وغیرہ؛

سوال:- خواص الایجاب سے تم کیا سمجھتے ہو؟ زبان عربی میں ابواب کس

مطلب کے لئے ہیں؟ (پی۔ اے پنجاب یونیورسٹی ۱۹۳۶ء)؛

شناخت ابواب کے متعلق ضروری ہدایات

نوٹ: بہت سے طلبہ ابواب کے نہ جاننے سے تلفظ میں مکروہ غلطیاں کرتے ہیں۔ مثلاً

لفظ مُشَاعِرہ کو مُشَاعِرہ بولتے ہیں۔ اس لئے ابواب پڑھ لینے کے بعد تلفظ میں غلطی نہیں ہونی چاہئے۔

۱:- بابِ اِفْتِعَالِ اور اِنْفِعَالِ کے متعلق ایک بات یاد رکھو تاکہ ان کے

پہچاننے میں مغالطہ نہ لگے۔ اگر تیسرا حرف ت زائدہ ہو تو بابِ اِفْتِعَالِ

ہوگا۔ اور اگر دوسرا حرف ن ساکن زائدہ ہو تو بابِ اِنْفِعَالِ ہوگا۔

(۲) اِفْعِلَالِ - اِفْعِيْعَالِ - اِفْعِنْدَالِ اور اِفْعِلَالِ میں بھی مغالطہ لگ

جاتا ہے کیونکہ یہ چاروں مصادر ملتے جلتے ہم شکل سے ہیں۔ اگر مندرجہ ذیل

باتیں یاد رکھو گے تو مغالطہ نہیں لگیگا :-

(۱) اگر اصلی تین حروف ہوں۔ اور لام کلمہ مکرر ہو تو بابِ اِفْعِلَالِ

ہوگا مثلاً اِدْهِمَامٌ (۲) اگر اصلی تین حروف ہوں اور عین کلمہ مکرر ہو

تو بابِ اِفْعِيْعَالِ ہوگا جیسے اِخْشِيْشَانٌ جو اِفْعِيْعَالِ کے وزن پر ہے

(۳) اگر چار حروف اصلی ہوں۔ اور عین کلمہ کے بعد نون زائدہ ہو تو باب

اِفْعِنْدَالِ ہوگا جیسے اِحْرَجَامٌ جو اِفْعِنْدَالِ کے وزن پر ہے (۴) اگر

چار حروف اصلی کے سوا لام کلمہ مکرر ہو تو بابِ اِفْعِلَالِ ہوگا مثلاً

اِقْسِرَارٌ جو اِفْعِلَالِ کے وزن پر ہے :-

حروفِ اصلیہ اور زوائد کی شناخت

پیشتر اس کے کہ حروفِ اصلیہ اور زوائد کی شناخت کا معیار بتایا جائے

ایک بات بتادینا ضروری ہے وہ یہ کہ حروف زوائد کو ہمیشہ زائد ہی مت تصور کرو مثلاً سَأَلَ میں ہمزہ زائد نہیں ہے بلکہ حرف اصلی ہے۔ حروف زوائد کہنے سے یہ مطلب ہے کہ جو حرف زائد ہو گا وہ انہی میں سے ہو گا۔ نیز حروف زوائد کو یاد رکھنے کے لئے تم یہ شعر یاد رکھو:

سَأَلْتُ الْحُرُوفَ النَّاقِدَاتِ عَنْ إِسْمَاهَا
فَقَالَتْ وَلَمْ يَنْجُلْ أَمَانٌ وَشَهِيلٌ

صرفیوں نے یہ دیکھنے کے لئے کہ فلاں کلمہ میں کون سے حروف اصلی ہیں اور کون سے زائد تین میزان (ترازو) مقرر کئے ہیں مثلاً:-

(۱) تُلَاتِي كَيْ لَيْ ف - ع - ل (۲) رُبَاعِي كَيْ لَيْ ف - ع - ل - ل

(۳) خُبَاسِي كَيْ لَيْ ف - ع - ل - ل - ل

جو حرف ف - ع - ل کے عین مقابل ہو گا اسے اصلی کہیں گے۔

اور جو کسی دوسرے حرف کے سامنے ہو گا اسے زائد کہیں گے جیسا کہ مندرجہ ذیل مثالوں سے ظاہر ہے:-

کلمہ	وزن	قسم	شناخت
خَرَجَ	فَعَلَ	تُلَاتِي مُجَرَّد	خَ سَ جَ فَ عَ لَ
أَخْرَجَ	أَفْعَلَ	تُلَاتِي مُزِيدٌ	أَ خَ سَ جَ أَ فَ عَ لَ
دَخَرَجَ	فَعْدَلٌ	رُبَاعِي مُجَرَّد	دَ خَ سَ جَ فَ عَ لَ لَ
تَدَخَّرَجَ	تَفْعَدَلٌ	رُبَاعِي مُزِيدٌ	تَ دَ خَ سَ جَ تَ فَ عَ لَ لَ

نوٹ مندرجہ بالا طریقہ پر حروف اصلی معلوم کرنے کی خوب مشق کرو کیونکہ لغت سے الفاظ معلوم کرنے کے لئے اصلی حروف کا جاننا ضروری ہے :

امتحانی سوالات

- ۱:- باب اِنْفِعَال اور اِنْفِعَال کے چیدہ چیدہ اہم خواص لکھو اور ان کی مثالیں دیکر مطلب واضح کرو۔ ۱۰ نمبر (پنجاب میٹرک ۱۹۳۲ء)
- ۲:- باب تَفْعِيل - مُفَاعَلَةٌ - تَفَاعُلٌ اور اِسْتِفْعَال کے خواص لکھو اور ان میں سے ہر ایک کا استعمال مثال دیکر واضح کیجئے : ۱۰ (پنجاب میٹرک ۱۹۳۳ء)
- ۳:- (ا) وزن فَعَلٌ (یعنی باب تَفْعِيل) کے خواص بتاؤ اور ہر ایک ایک ایک مثال دو : ۱۰ (پنجاب بی۔ اے ۱۹۳۵ء)
- (ب) خواصُّ اَلْاَبْوَابِ سے تم کیا سمجھتے ہو۔ زبان عربی میں ان کا کیا فائدہ ہے ؟ (پنجاب بی۔ اے ۱۹۳۶ء)
- ۴:- عربی مصاور کے بعض اوزان نیچے درج ہیں ان میں سے کسی تین کی دو دو مثالیں دو :-

تَفَعَّلٌ - تَفْعِيلٌ - اِفْعَالٌ - اِفْتِعَالٌ - اِسْتِفْعَالٌ

(پنجاب میٹرک ۱۹۳۶ء پرچہ فارسی)

۵:- مندرجہ ذیل میں جو فرق ہے وہ واضح کرو :-

- (ا) كَسَبٌ اور اِكْتِسَابٌ (ب) دَخَلَ اور اَدْخَلَ (ج) عَمِلَ اور اِسْتَعْمَلَ (د) عِلْمٌ عَلْمٌ تَعَلَّمَ (ر) حَرَجٌ اَخْرَجٌ اَسْتَخْرَجَ (س) اَطْعَمَ - اِسْتَطْعَمَ (ش) قَبِلَ اَقْبَلَ - قَبَّلَ - تَقَبَّلَ - اِسْتَقْبَلَ (ص) قَتَلَ - قَاتَلَ - تَقَاتَلَ +

۶:- مندرجہ ذیل اصل میں کیا تھے؟ کون سا حرف بدلا گیا ہے؟

اِصْطَحَبَ - اِطَّلَعَ - اِدَّخَرْتُ - اِزْدَدَهُمْ :

۷:- فعل رباعی مجرّم اور رباعی مزید فیہ سے تم کیا سمجھتے ہو۔ مثالوں سے واضح کرو۔ اور ہر ایک کے خواص بتاؤ۔

۸:- اردو میں ترجمہ کرو۔

(د) ۱:- اَقْلِلْ كَلَامَكَ ۲:- مَنْ أَخْبَرَكَ بِسِرِّ الْكِرْمِ وَالِدَاكَ
۳:- أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ ۵:- أَغْلِقِ الْبَابَ
وَافْتَحِ الشُّبَّاكَ :

(ب) ۱:- عَظِمَ مَعْلَمُكَ ۲:- سَلِمَتْ عَلَيْهَا ۳:- سَلِمَ أَمْرُكَ
إِلَى اللَّهِ ۴:- بَلَغَ سَلَامِي ۵:- هُوَ هَلَلٌ ۶:- أَلْعَلُّ
يَزْدَادُ بِالْتَّعْدِيمِ وَالتَّكْرِيسِ :

(ج) ۱:- اسْتَغْفِرُ وَاللَّهُ ۲:- اسْتَغْفِرُ اللَّهُ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ -
۳:- أَيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ ۴:- مَنْ اسْتَحَلَّ
الْحَرَامَ فَقَدْ كَفَرَ ۵:- حَضَرْتُ عِنْدَهُ لِإِسْتِفَادَةٍ -
۶:- هُوَ يَسْتَدْعِي مِنْكَ رُحْصَةً يَوْمَيْنِ :

(د) ۱:- انْتَضِرُوا لِي قَلِيلًا ۲:- اجْتَمَعُوا فِي الْمَجْلِسِ ۳:- أَنَا
إِمْتَحَنْتُ فِي الْعَرَبِيَّةِ ۴:- سَافَرْتُ إِذْ كَتَبْتُ الْعُلُومَ
فِي الْبِلَادِ ۵:- إِزْدَحَمَ النَّاسُ عَلَيْنَا فِي السُّوقِ :

۹:- عربی میں ترجمہ کرو۔

(۱) زید سکرایا۔ اپنے اساتذہ کی عزت کرو۔ علم حاصل کرو۔ براہ مہربانی

ذرا ٹھہریں۔ بڑوں کا ادب کرو۔ وہ میرے ساتھ ہو لیا۔ میں نے

تم کو اطلاع کر دی۔ اپنے بچوں کو پڑھاؤ۔ اس نے اپنے بھائی کے لئے پانی مانگا۔ بشیر بیار بن بیٹھا۔ نذیر اور بشیر آپس میں لڑے۔ ان سب نے بھاگنے کی کوشش کی :

(ب) وہ جماعت سے علیحدہ ہو گیا۔ اس نے شراب سے پرہیز کیا۔ میں نے اس کو باہر نکالا۔ انہوں نے ہماری آیات کو جھٹلایا۔ اے اللہ ہماری دعا قبول فرما۔ اے اللہ مجھے بخش۔ اے اللہ میرے والدین کو سلامت رکھیو!

۱۰۔ تِلَاثِيٍّ مَزِيدٍ فِيهِ كِتَابِيٌّ بَابٌ هِيَ مَشْهُورٌ أَطْلُبُ الْوَابِ كَيْ نَامَ تَأْوُؤًا وَرَبْرًا يَكُ دُودٌ خَوَاصُّ تَأْوُؤًا :

الدَّرْسُ السَّادِسُ وَالْعِشْرُونَ

إِصْطِلَاحَاتٌ ضَرُورِيَّةٌ

سبق نمبر ۲۳ میں تم پڑھ چکے ہو کہ فعل کی چار قسمیں ہیں صحیح۔ معتل۔ مہزوز اور مضاعف۔ اب یاد رکھیے کہ کلمات میں حروف علت۔ ہمزہ اور ایک جنس کے دو حرف آئے سے الفاظ میں ایک قسم کا نقل (بوجھ) واقع ہو جاتا ہے جو مختل فصاحت ہوتا ہے (اور جس کا دور کرنا لازمی ہوتا ہے) لہذا اس کو دور کرنے کے واسطے صرفیوں نے چند قواعد مقرر کئے ہیں :-

۱۔ حذف۔ یعنی حرف کا گرا دینا۔ مثلاً يُوعِدُ سے يَعِدُ۔ واؤ کو حذف کر دیا گیا ہے۔ جو حرف حذف کر دیا جائے اسے محذوف کہتے ہیں۔

حروف حذف کا مجموعہ یہ ہے :- هُوَ حَفِيٌّ بِخَائِنَةٍ :

۲:- اِسْكَان :- اِسْكَانَ کہتے ہیں حرف سے حرکت کے گرا دینے کو مثلاً
يَدُ عُوٍّ سے يَدُ عُوٍّ - واو کی حرکت گرا دی گئی۔ اسی طرح يَرْحِيُّ سے
يَرْحِيُّ ایسا ہی يَقُولُ سے يَقُولُ :

۳:- تَحْرِيْكَ :- تَحْرِيْكَ کہتے ہیں دو ساکنوں میں سے ایک کو حرکت
دینا مثلاً يَا يَحْيَىٰ اخذ الكتاب بقوة۔ اصل میں تھا خذ الكتاب

۴:- اِبْدَال :- ایک حرف کو بجائے دوسرے حرف کے رکھنے کا نام
ابدال ہے مثلاً رَأْسٌ کہ اصل میں رَأْسٌ تھا۔ بجائے ہمزہ کے اِفْ آیا
نوٹ :- اِفْ اور ہمزہ میں جو فرق تم نے پڑھا تھا اُسے دہراؤ
نیز یاد رکھو حروف ابدال کا مجموعہ ہے اَجِدُ مِنْ وَطِيْهَا :

۵:- اِدْغَام :- دو ہجنس حروف میں سے ایک کو دوسرے کے ساتھ
ملا کر پڑھنا مثلاً شَدَّ کہ اصل میں شَدَّ د تھا۔ ایسا ہی مَدَّ کہ
اصل میں مَدَّ د تھا :

نوٹ :- حروف ادغام مندرجہ ذیل ہیں :- ت - ث - د - ذ -

س - سر - ص - ش - ض - ط - ظ - ن :

۶:- قَلْب :- کلمہ کے بعض حرف کو بعض پر مقدم موخر کرنا مثلاً :-

(۱) اِثْسٌ جو کہ اصل میں يَثْسٌ تھا :

(۲) جَاهٌ جو کہ اصل میں وَجْهُ تھا اور قَلْبٌ کے بعد "جوه" بنا لیکن

ایک قاعدے کے مطابق جس کا بیان تم دوسرے سبق میں پڑھو گے

جَاهٌ ہو گیا :

۷:- زِيَادَةٌ :- دو ہمزوں کے درمیان الف کا بڑھانا مثلاً اَنْتَ سے اَنْتَ

ضروری ہدایت

یاد رکھو حروف علت ابتدائے کلمہ میں تو حرکات کی برداشت کر سکتے ہیں۔ لیکن کلمہ کے درمیان یا آخر میں وہ ان کے ثقل کے ہرگز متحمل نہیں ہو سکتے لہذا اس کا ازالہ لازمی ہوتا ہے اور یہ بھی اِسْکَان کبھی حذف اور بھی ابدال سے کیا جاتا ہے اس طرح حرفِ علت میں تصرف کر کے مُعْتَلّ لفظ کی ثقالت کو دور کر دینے کا نام **تَعْلِیل** ہے :

ایسا ہی ہمزہ کے متعلق یاد رکھو کہ اگرچہ یہ حرف صحیح ہے تاہم جب یہ کلمہ کے درمیان میں آجاتا ہے تو ایک گونہ ثقل کا موجب ہو جاتا ہے اس لئے اس کا ازالہ بھی لازمی ہوتا ہے اور یہ کبھی ابدال کبھی زیادت اور کبھی حذف وغیرہ سے کیا جاتا ہے۔ اس طرح جو تصرف مہموز میں ہوتا ہے اُسے **تَخْفِيف** یا **تَخْفِيف** ہمزہ کہتے ہیں :

اسی طرح جب دو جنس یا ثَرْيِبُ المَخْرَج حروف کے جمع ہو جانے سے کلمہ میں ثقل واقع ہو جاتا ہے تو اس کا ازالہ بھی لازمی ہوتا ہے۔ اور یہ کبھی اِسْکَان۔ کبھی ابدال اور کبھی تحریک سے کیا جاتا ہے۔ اس طرح جو تصرف مُضَاعَف میں ہوتا ہے اسے **اِدْغَام** کہتے ہیں :

سُؤَالَات

۱:- مندرجہ ذیل اصطلاحات سے تم کیا سمجھتے ہو مثالوں سے واضح کرو:-

حذف۔ اِسْکَان۔ اِبْدَال۔ تَحْرِیْک۔ قلب۔ اِدْغَام۔

۲:- مُعْتَلّ۔ مہموز اور مُضَاعَف میں جو تصرف ہوتا ہے اسے صرف یہ کہتے ہیں؟

۳:- حروفِ علت۔ ہمزہ اور ایک جنس کے دو حروف آنے سے الفاظ میں جو ثقل واقع

ہوتا ہے اسے دور کرنے کے واسطے صرفیوں نے کتنے قاعدے مقرر کئے ہیں۔ ہر ایک

الدَّرْسُ السَّابِعُ وَالْعِشْرُونَ

تَعْلِيْلَات

سبق نمبر ۲۳ میں تم پر لہ چکے کہ فعل مُعْتَلِّ کی تین قسمیں ہیں مثال۔
أَجْوَفٌ اور نَاقِضٌ اب ہم ہر ایک کا بیان علیحدہ علیحدہ پر لہیں گے :

مثال کی بحث

مثال کی تعریف۔ وجہ تسمیہ اور قسمیں سبق نمبر ۲۳ میں تم پر لہ چکے ہواب
وہ قواعد بتائے جائینگے جو تعلیلاتِ مثال سے متعلق ہیں :

یاد رکھو فعل ثلانی مجرد سے مثال کی ماضی کی گردان فعل صحیح ہی
کی طرح ہوتی ہے کیونکہ حرفِ علت ابتدائے کلمہ میں حرفِ صحیح کا حکم رکھتا
ہے۔ مثلاً وَعَدَ - وَعَدَا - وَعَدُوا... الخ تم خود گردان کو پورا کرو :

مثال واہی ثلانی مجرد کے پانچ بابوں سے آتی ہے :-

- ۱:- باب ضَرِبَ يَضْرِبُ مَثَلًا وَعَدَ يَعِدُ :
- ۲:- باب فَتَحَ يَفْتَحُ مَثَلًا وَهَبَ يَهَبُ :
- ۳:- باب سَمِعَ يَسْمَعُ مَثَلًا وَجَلَّ يُوَجِّلُ :
- ۴:- باب كَرَّمَ يَكْرُمُ مَثَلًا وَسَمَّ يُوَسِّمُ :
- ۵:- باب حَسِبَ يَحْسِبُ مَثَلًا وَرِمَ يَرِمُ :

مثال یانی چار بابوں سے آتی ہے :-

- ۱:- بَابُ ضَرَبَ يَضْرِبُ مَثَلًا يَسْرَ يَسِرُ (الْيَسْرُ آسان ہونا)
 ۲:- بَابُ فَتَحَ يَفْتَحُ مَثَلًا يَنْعَ يَنْعُ (الْيَنْعُ میوے کا پکنا)
 ۳:- بَابُ سَمِعَ يَسْمَعُ مَثَلًا يَتِمُّ يَتِمُّ (الْيَتِمُّ یتیم ہونا)
 ۴:- بَابُ كَرُمَ يَكْرُمُ مَثَلًا يَقْطُ يَقْطُ (الْيَقْطُ جاگنا)

قواعد تعلیلاتِ مثال

۱:- جبکہ مثال واومی ثلاثی مجرد کا مضارع یکسور العین (یعنی بروزن یَفْعِلُ) ہو تو اس کا واؤ مضارع کے سب صیغوں سے حذف ہو جاتا ہے۔ یا یوں سمجھو کہ ہر واؤ جو علامت مضارع مفتوحہ اور کسرۃ عین کے درمیان واقع ہو حذف ہو جاتا ہے۔ مثلاً رَا یُوْعِدُ سے یَعِدُ ہو گا اور ماضی تھا وَاوَعَدَ۔ اسی طرح جب گردان کرو گے تو بجائے یُوْعِدَانِ کے یَعِدَانِ ہو گا۔ اور یُوْعِدُونَ کی بجائے یَعِدُونَ ہو گا وغیرہ وغیرہ:

اسی طرح یُوْجِبُ سے یَجِبُ ہو گا اور یُلْتَقُ سے یَلْتَقُ ہو گا۔

تعلیلاتِ مثال

نوٹ:- وَاوَعَدَ کا مضارع ہے یُوْجِلُ اس سے واؤ نہیں گریگا۔ کیونکہ یہ مضارع یکسور العین نہیں ہے بلکہ مفتوح العین ہے چند مثالیں تم کو ایسی ملیں گی کہ سرسری نظر سے دیکھنے سے ایسا معلوم ہو گا کہ وہ مفتوح العین ہیں اور واؤ محذوف ہے مگر یاد رکھو وہ بھی دراصل یکسور العین ہیں بات یہ ہے کہ واؤ گربانے کے بعد کبھی کبھی "اُن افعال کو جن کا عین کلمہ یا لام کلمہ حرف حلق ہو بَابُ فَتَحَ يَفْتَحُ میں لے جا کر عین کلمہ کو مفتوح پڑھتے ہیں مثلاً وَضَعَ سے مضارع ہے يُوْضِعُ

اور مندرجہ بالا قاعدے کے مطابق جب واؤ کو گرایا تو بنا یَضَعُ لیکن چونکہ لام کلمہ حلق ہے اس لئے ہم پڑھیں گے یَضَعُ (ضاد مفتوح) کیونکہ تم نے باب فَتْحُ يَفْتَحُ کے خواص میں یہ پڑھا ہے کہ جس فعل کا عین یا لام کلمہ حلق ہو وہ عموماً اس باب سے آتا ہے یعنی جس مضارع معروف کا عین یا لام کلمہ حلق ہو وہ عموماً مفتوح العین ہوتا ہے۔ مثلاً يَفْعُ - يَهَبُ - يَدْعُ یہ اصل میں يُوَفِّعُ - يُوَهِّبُ اور يُوَدِّعُ تھے۔

نوٹ :- غالباً تم لفظ کبھی کبھی "جو میں نے مندرجہ بالا نکتے میں استعمال کیا ہے" کو سمجھ گئے ہو گے کیونکہ تم پڑھ چکے ہو کہ يُوَفِّعُ سے يَعِدُ ہے نہ کہ يَعِدُ حالانکہ اس فعل کا عین کلمہ بھی حلق ہے۔

پہلا نکتہ :- یاد رکھو کہ چونکہ مضارع سے حرف واؤ گرایا ہے اس لئے امر سے بھی گرایا جائیگا۔ نیز واؤ کے ساتھ ہمزہ بھی گرایا جائیگا مثلاً قَاعِ کے مطابق وَعَدَ سے امر کا صیغہ اِدْعِدْ لیکن واؤ اور ہمزہ حذف ہو جائیں گے اور بنے گا عِدْ ایسا ہی زِنْ جو کہ اصل میں اِزِنْ تھا اور صِفْ جو کہ اَوْصِفْ تھا۔

۲ :- جو واؤ مصدر کے ف کلمہ میں واقع ہو اور اس کے فعل مضارع سے وہ حذف ہو گیا ہو تو مصدر کے اول سے بھی واؤ کو حذف کر کے اُس کے آخر میں ت ت بڑھاتے ہیں (اگر پہلے سے موجود نہ ہو) مثلاً (۱) وَعَدَ سے عِدَاً (۲) وَسَعَةً سے سَعَةً (۳) وَصَلْتُ سے صِلَةٌ :-

۳ :- جو واؤ ساکن ہو اور اس کا ناقص مکسور ہو تو اس واؤ کو می سے بدل دو۔ مثلاً مِيزَانٌ کہ اصل میں مِيزَانٌ تھا (۲) اِيْحَابٌ کہ اصل میں

اَوْجَابٌ تَقَا (۳) مَبْعَادٌ كَمَا صِلَ فِي مَوْعَادٍ تَقَا :

۴ :- جوی ساکن ہو اور اس کا با قبل مفہوم ہو تو اس می کو واؤ سے بدل دو

مثلاً مَبْقِنٌ سے مَوْقِنٌ اور مُبْسِیٌّ سے یوسِیٌّ : نیز اَلِفِ ضَمَّةً کے بعد واؤ کسرہ کے بعد ہی ہو جائیگا مثلاً

قَوْلٌ اور عَادِیْبٌ : ہدائِیٌّ :- قاعدہ نمبر ۳ اور چارہ میں یہ ضروری ہے کہ حرف واؤ اور یاء

غَیْرَ مَدٍّ غَمٌّ ہوں۔ لفظ اِدْ غَمٌّ تم پر پڑھے چکے ہو اور یاد رکھو مَدٌّ غَمٌّ

وہ حرف ہے جو اپنے ہم جنس کے ساتھ ایک کر دیا گیا ہو۔ نیز واؤ اور

یاء کے ساتھ غَیْرَ مَدٍّ غَمٌّ کی قید اس لئے لگائی تاکہ اِجْلُوْا ذٌ و غیرہ اس

قاعدے سے نکل جائیں۔ کیونکہ احترار از مثل اِجْلُوْا ذٌ زیرا کہ واؤ بسبب ادغام قوتِ حرف

صحیح بہرسانیدہ (عَلِمُ الصَّیغَةُ) اَفْعَلٌ اور فَعْلًا کی جو جمع فَعْلٌ کے وزن پر ہو یا

جو صفت مشبہ فَعْلٌ کے وزن پر ہو وہ اس قاعدے سے مستثنیٰ ہے۔

یعنی اگر اس کے عین کلمہ میں ہی واقع ہو تو باوجود ضمہ کے بعد واقع ہونے

کے واؤ سے نہیں بدلے گی۔ بلکہ ضمہ کسرے سے بدل جائیگا مثلاً

(۱) اَبِیضٌ اور بَبِیضًا سے جمع بیضی بَبِیضٌ لیکن ہم ہی کو واؤ سے

نہیں بدلیں گے بلکہ بَبِیضٌ کے ضمہ کو کسرہ سے بدل کر بیضٌ کہیں گے :

(۲) حَبِیطٌ جو کہ اصل میں حَبِیطٌ تھا :

۵ :- بَابِ اِفْتِعَالِ کے ف کلمہ میں جو واؤ یا یاء ہو اور وہ ہمزہ کے عوض

میں نہ ہو تو اس کو ت سے وَجُوْماً لازمی طور پر بدلتے ہیں اور ت

کو ت میں اِدْ غَمٌّ کرنے میں مثلاً اِتَّقَدَّ کہ اصل میں اَوْتَقَدَّ تھا :

(۳) اَتَعَطَّ کہ اصل میں اَوْتَعَطَّ تھا۔ (۳) اَتَفَقَّ جو کہ اَوْتَفَقَّ تھا۔

(۴) اِتَّخَذَ جو کہ اَوْتَّخَذَ تھا : (۵) اِنْتَسَرَ جو کہ اِنْتَسَبَ تھا۔

نوٹ :- قاعدہ ہمزہ میں لکھا گیا ہے کہ ہمزہ کے عوض میں نہ ہو اس

کی تشریح ضروری معلوم ہوتی ہے۔ ایک فعل ہے اِءْتَزَرَ۔ قاعدے کے مطابق
ہمزہ کو یاء سے بدل دیا تو بنا اِئْتَزَرَ اب اِئْتَزَرَ میں حرف یاء اصلی نہیں
بلکہ ہمزہ کے عوض میں ہے، اس لئے اس یاء کو فت سے نہیں بدلین گے یعنی
اِئْتَزَرَ کو اِئْتَزَرَ نہیں پڑھیں گے۔

لیکن یاد رکھو اِتَّخَذَ خلاف قیاس آیا ہے یہ پہلے تھا اِءْتَخَذَ
پھر بنا اِئْتَخَذَ اگرچہ حرف یاء ہمزہ کے عوض ہے لیکن پھر بھی ہم کہیں گے اِتَّخَذَ
نوٹ اگر تم قاعدہ نمبر ۳ کو سمجھ گئے ہو تو تمہیں معلوم ہونا چاہئے کہ باب اِئْتَالَ
اور باب اِسْتَفْعَالَ کا واؤ کسرہ کے بعد واقع ہونے کے سبب سے ہی
بدل جاتا ہے مثلاً (۱) اِئْتَقَادُ کہ اصل میں اِوَقَادُ تھا (۲) اِسْتِئْقَادُ کہ اصل
میں اِسْتِوَقَادُ تھا۔

نوٹ اگر تم قاعدہ نمبر ۴ کو سمجھ گئے ہو تو تمہیں معلوم ہونا چاہئے کہ باب اِئْتَالَ
کے مضارع۔ اسم فاعل اور اسم مفعول کے فت کلمہ کی یاء ضمہ کے بعد واقع ہونے
کے سبب سے واؤ سے بدل جاتی ہے مثلاً (۱) یُوَسِّرُ جو کہ یُسِّرُ تھا (۲) مُوَسِّرُ
جو کہ مُسِّرُ تھا (۳) مُوَسَّرُ جو کہ مُسَّرُ تھا۔ یُوَسِّرُ مضارع ہے اِیْسَرَ
کا۔ اور مُوَسِّرُ اسم فاعل اور مُوَسَّرُ اسم مفعول ہے۔

۶ :- جب کسی کلمے کے اول میں دو واؤ متحرک ہوں تو پہلے واؤ کو ہمزہ سے وجوباً
بدل دو مثلاً (۱) اِوَاصِلُ جو کہ وَاَصِلُ تھا (۲) اِدْوِیْصِلُ جو کہ وَوِیْصِلُ تھا
بدلتے :- اِوَاصِلُ (بال گوندنے والی عورتیں) جمع ہے وَاَصِلَةٌ کی دو وِیْصِلُ تصغیر ہے اِصِلُ
نوٹ اگر دوسری واؤ الف فاعل سے بدل کی ہوئی ہو تو ابال واجب نہ ہوگا جیسے
وَوِیْصِلُ مہول ہے وافی راجح کہنا) کا۔

۷ :- جو واؤ فت کلمہ یا عین کلمہ میں ہو اور وہ ضمہ لازم نہ کہ عارض) سے

مضموم ہو تو اس کو ہمزہ سے بدل سکتے ہیں مثلاً اَجْوَةٌ جو کہ وِجْوَةٌ تھا۔
 (۲) اَلتَّوْبُ جو کہ اَتَّوْبُ تھا۔

نوٹ: علامہ مفتی عنایت احمد صاحب کے نزدیک نفاکمہ کی واؤ مکسورہ کو بھی ہمزہ سے بدلنا جائز ہے مثلاً: (۱) اِسْتَاخُ جو کہ اِسْتَاخُ تھا (۲) اِسَادَةٌ جو کہ اِسَادَةٌ تھا۔ لیکن واؤ مفتوحہ کا ہمزہ سے بدلنا شاذ ہے مثلاً اَحَدٌ جو کہ وَاَحَدٌ تھا اور

اَنَاةٌ جو کہ وَنَاةٌ تھا، اَجْوَفُ کی بحث

اَجْوَفُ واوی عموماً دو بابوں سے آتا ہے:-

(۱) باب نَصَرَ يَنْصُرُ مثلاً قَالَ يَقُولُ

(۲) باب سَمِعَ يَسْمَعُ مثلاً خَافَ يَخَافُ مگر کبھی باب ضَرَبَ

يَضْرِبُ اور کبھی باب كَرَّمَ يَكْرُمُ سے بھی آتا ہے مثلاً:-

(۱) باب ضَرَبَ يَضْرِبُ مثلاً طَاحَ كَطَيْحٍ اَلطَّوْحُ ہلاک کرنا

(۲) باب كَرَّمَ يَكْرُمُ مثلاً طَالَ يَطْوُلُ

اَجْوَفُ یا جَوَفُ عموماً دو بابوں سے آتا ہے:-

(۱) باب ضَرَبَ يَضْرِبُ مثلاً بَاعَ يَبِيعُ (۲) باب سَمِعَ يَسْمَعُ

مثلاً نَالَ يَنَالُ مگر کبھی اجوف یا جَوَفُ باب نَصَرَ يَنْصُرُ سے بھی

آتا ہے مثلاً بَادَ يَبُودُ (اَلْبَيْوَدُ ہلاک ہونا)

چونکہ اَجْوَفُ کے ماضی مضارع اور امر سب میں تعلیلات کا وقوع

بیشتر ہے۔ اس لئے پہلے گردائیں لکھ کر پھر ساتھ ساتھ قواعد تعلیلات بتائے جائیں گے۔

—————

(۱) گروان ماضی معروف

رماضی معروف اجوف وادی باب نصر ینصر

قَالَ	قَالَ	قَالُوا	قَالَتْ	قَالْنَا	قُلْنَ
قُلْتُ	قُلْتُمَا	قُلْتُمْ	قُلْتِ	قُلْتُمَا	قُلْتُنَّ
قُلْتُ	قُلْنَا				

(۲) رماضی معروف اجوف وادی باب سبغ ینسبع

خَافَ	خَافَا	خَافُوا	خَافَتْ	خَافْنَا	خَفْنَ
خِفْتُ	خِفْتُمَا	خِفْتُمْ	خِفْتِ	خِفْتُمَا	خِفْتُنَّ
خِفْتُ	خِفْنَا				

(۳) رماضی معروف اجوف یائی باب ضرب ینضرب

بَاعَ	بَاعَا	بَاعُوا	بَاعَتْ	بَاعْنَا	بَعْنَ
بِعْتُ	بِعْتُمَا	بِعْتُمْ	بِعْتِ	بِعْتُمَا	بِعْتُنَّ
بِعْتُ	بِعْنَا				

قواعد تعلیلات اجوف

قاعدہ ۸۔ جو و اوری متحرک ہو اور اس کا ما قبل مفتوح ہو تو اس واؤ اور

یاء کو آلف سے بدل دیا جاتا ہے۔ مثلاً:-

(۱) الْقَوْلُ ربات کرنا سے فعل ماضی صیغہ واحد مذکر غائب قَوْلٌ (بروزن نصر)

ہے لیکن چونکہ واؤ متحرک ہے اور قاف مفتوح ہے۔ اس لئے قَوْلٌ

سے بنے گا قَالَ

(۲) الْخَوْفُ (ڈرنا) سے فعل ماضی صیغہ واحد مذکر غائب خَوْفٌ (بروزن سبغ)

ہے لیکن مندرجہ بالا قاعدے کے مطابق بنا خَافٌ

(۳) اَلْبَيْعُ رِبْحًا ہے ماضی تھا۔ بَيْعٌ لیکن مندرجہ قاعدے کے مطابق بنا بَاعَ

ہدایت ۱:- یہ تعلیلِ قَال سے قَالَتَا تک اور خَاف سے خَافَتَا تک اور

بَاع سے بَاعَتَا تک جاری رہے گی :

ہدایت ۲:- مندرجہ بالا قاعدے میں مندرجہ ذیل شرائط کا لحاظ ضروری ہے

۱:- وَاوْرِي اَلِفٌ تَثْبِيهٌ کے پہلے نہ ہو مثلاً (۱) دَعَوَا (۲) رَمِيَا :

۲:- يَاءٌ مُشَدَّدَةٌ اور وُؤن تَاكِيْدٌ کے پہلے نہ ہو مثلاً (۱) عَصِيوِيٌّ (۲) اِحْتَشِيْنٌ :

۳:- جس کلمہ میں یہ واقع ہوں وہ فَعْلَانٌ۔ فَعَلِيٌّ اور فَعْلَةٌ کے وزن پر نہ ہو

مثلاً (۱) سَيَلَانٌ (۲) صَوْرِيٌّ (۳) حَوَاكَةٌ :

۴:- وہ کلمہ اس کلمہ کا ہم معنی نہ ہو جس میں تعلیل نہیں ہوتی مثلاً (۱) عَوْرٌ بَعِيْنِي

اِعْوَرٌّ ہے (۲) اِحْتَوَرٌّ بَعْنِي تَجَاوَرٌّ ہا، ہم ہمسائیگی اختیار کی ان دونوں

میں واؤ کے ماقبل کا فتح سکون کے حکم میں ہے۔ اور یہ مانع تعلیل ہے :

۵:- ذہ زائوہ کے پہلے نہ ہوں مثلاً (۱) كَوِيْلٌ (۲) عِيُوْرٌ :

۶:- عَيْنٌ لَفِيْفٌ نہ ہو مثلاً (۱) حَيِيٌّ۔ كَوِيْلٌ۔

۷:- اس کلمہ میں اضطراب کے معنی نہ ہوں مثلاً اِحْتَجَانٌ (ہر اَلْبَيْتِجَلِيٌّ) طَوَفَاتٌ (کعبہ کے گرد گزیرنا)

۸:- وہ واؤ اور یاء فاء کلمہ میں واقع نہ ہوں مثلاً (۱) فَوَعَدَ (۲) تَيْسَرَ

۹:- بَعْنِي لَوْنٌ اور عَيْبٌ نہ ہو مثلاً عَوْرٌ وَصِيْدٌ :

ہدایت نمبر ۳:- حرکت دو طرح کی ہوتی ہے لازمی اور عارضی۔ اگر

دوسرے حرف کی حرکت نقل کر کے کسی حرف کو دی جائے تو اسے عارضی حرکت

کہتے ہیں۔ مندرجہ بالا قاعدے کے لئے ضروری ہے کہ حرکت لازمی ہو عارضی

نہ ہو مثلاً جَيْلٌ اور جَوْنَةٌ میں بدل نہیں ہوگا۔ کیونکہ ہمزہ کی حرکت نقل

کر کے ماقبل کو دی گئی ہے۔ بَيْعٌ اصل میں جَيْلٌ تھا اور جَوْنَةٌ اصل میں

جَوَانَةٌ تَحَا:

قاعدہ ۹ :- اجتماع ساکنین (یعنی دو ساکن حروف کا اکٹھا ہونا) تقریباً کبھی کبھی جائز نہیں۔ جب کسی تعلیل کے بعد دو ساکن حرف اکٹھے ہو جائیں اور ان میں سے ایک حرف علت ہو تو حرف علت کو گرا دیا جاتا ہے :

قاعدہ ۱۰ :- جب ماہی ثلثی مجرد کا عین کلمہ اجتماع ساکنین کی وجہ سے گرجائے۔ تو اس کے فاء کلمہ کو صیغہ جمع ثنوث غائب سے آخر تک واوی مفتوح العین و مضموم العین میں ضمہ آئے گا مثلاً قُلْنَ و طَلْنَ لیکن یائی اور یکسور العین میں کسرہ مثلاً یَعْنَ و تعلیلات :- قُلْنَ اصل میں قَوْلُن تھا (۲) قاعدہ نمبر ۹ کے مطابق قَوْلُن سے قَالْنَ بنا یعنی واو الف ہو گیا (۳) قاعدہ نمبر ۹ کے مطابق قَالْنَ ہوا یعنی الف گر گیا (۴) قاعدہ نمبر ۱۰ کے مطابق قَالْنَ سے قُلْنَ بنا یعنی قاف کے فتحہ کو ضمہ سے تبدیل کر دیا :

خِصْنَ دراصل خَوْضْنَ تھا قاعدہ نمبر ۹ سے "و" کو الف سے بدلا یعنی خَافْنَ بنا۔ اب بوجہ اجتماع ساکنین الف گر گیا اور خِصْنَ بنا اور پھر قاعدہ ۱۰ سے خِصْنَ بنا یَعْنَ دراصل یَعْنَ تھا۔ یا الف سے بدل کر گئی۔ اور ب کو کسرہ کر دیا ہدائت :- قُلْنَ میں قاف کو اس لئے مضموم کیا گیا ہے کہ ولالت کرے اس بات پر کہ واو حذف ہوئی ہے۔ یَعْنَ میں ب اس لئے کسور ہے کہ ولالت کرے اس بات پر کہ تی حذف ہوئی ہے وغیرہ :

لَوْضَط :- مندرجہ بالا تعلیل قُلْنَ سے قُلْنَا اور خِصْنَ سے خِصْنَا اور یَعْنَ سے یَعْنَا تک ہوگی :

(۱) گردان ماضی مجہول اجوف واوی

قِيلَ	قِيلُوا	قِيئْتُ	قِيئْتَا	قُلْنَ
قُلْتُ	قُلْتُمْ	قُلْتُ	قُلْتُمَا	قُلْتُنَّ
قُلْتُ	قُلْنَا			

(۲) گردان ماضی مجہول اجوف واوی

خِيفَ	خِيفُوا	خِيفْتُ	خِيفْتَا	خِفْنَ
خِيفْتُ	خِيفْتُمْ	خِيفْتُ	خِيفْتُمَا	خِفْتُنَّ
خِيفْتُ	خِيفْنَا			

۳ گردان ماضی مجہول اجوف یائی

بِيعَ	بِيعُوا	بِيعْتُ	بِيعْتَا	بِعْنَ
بِيعْتُ	بِيعْتُمْ	بِيعْتُ	بِيعْتُمَا	بِعْتُنَّ
بِيعْتُ	بِيعْنَا			

قاعدہ نمبر ۱۱ :- جو واؤ اور ی کو ماضی مجہول کے عین کلمہ میں واقع ہو اور

اس کی ماضی معرف میں تعلیل ہوئی ہو۔ تو اس کا کسرہ بجائے ضمہ ماقبل کے نقل ہو کر آئیگا یعنی اس کا کسرہ (بعد از الہ حرکت) ماقبل کو دیا جائیگا۔ مثلاً :-

(۱) قیل اصل میں قول بروز ن نَصِرَ تھا۔ کسرہ واؤ قاعدہ نمبر ۱۱ کے

مطابق ماقبل کو دیا۔ تو بنا قول (۲) قول میں چونکہ واؤ ساکن ہے

اور ماقبل کسور اس لئے واؤ کو یاء سے بدلا (قاعدہ نمبر ۱۳) تو بنا قیل :-

ایسا ہی خیف اصل میں خوف تھا۔ واؤ کا کسرہ اس کے ماقبل پر آیا۔

اور واؤ یاء سے بدل کر خیف بنا۔ اسی طرح بیع اصل میں بیع تھا یاء کا کسرہ

ف کلمہ پر بجائے ضمہ کے آیا تو بنا بیع :-

نوٹ ۱:- یہ تَعْلِيلِ قِيلَتَا۔ خِيفَتَا اور بَيْعَتَا تک ہوتی چلی جائے گی :-
 قُلْنَ اصل میں قَوْلُن تھا۔ واؤ پر کسرہ ثقیل ہے اس لئے یہ قاف کو دیا جائیگا
 اور اس کا ضمہ حذف کر دیا جائیگا۔ جیسے قَوْلُن اب دوسا کن حرف اکٹھے
 ہو گئے۔ اس لئے واؤ کو گرایا تو بنا قِلْنَ۔ اب قاعدہ ثمرہ کے مطابق قَاتِف
 کو ضمہ دیا تو بنا قُلْنَ :-

نوٹ ۲:- تم نے دیکھا ہے کہ ماضی معروف اور مجہول دونوں میں قُلْنَ
 ہی ہے۔ اگر کسی مقام پر قُلْنَ معروف اور مجہول میں التباس ہونے کا شائبہ
 ہو تو مجہول میں قِلْنَ اور معروف میں قُلْنَ پڑھیں گے :-

نوٹ ۳:- بِابِ سَمِعَ يَسْمَعُ (خَافُ - يَخَافُ) اور بِابِ ضَرَبَ
 يَضْرِبُ (بَاعَ يَبِيعُ) سے جمع مؤنث غائب کا صیغہ بالکسر آتا ہے تاکہ اس
 بات پر دلالت کرے۔ کہ یہ کلمہ باب نَصَرَ يَنْصُرُ سے نہیں ہے۔ اس لئے
 خِيفَتُنْ اور بَعْنُ آئیں گے (رذ کہ خِفْنَ اور بَعْنُ) :-

(۱) گروان مضارع معروف اجوف واوی

يَقُولُ	يَقُولَانِ	يَقُولُونَ	تَقُولُ	تَقُولَانِ	تَقُولُونَ
تَقُولُ	تَقُولَانِ	تَقُولُونَ	تَقُولِينَ	تَقُولَانِ	تَقُولُونَ
أَقُولُ	نَقُولُ				

۲ گروان مضارع معروف اجوف واوی

يَخَافُ	يَخَافَانِ	يَخَافُونَ	تَخَافُ	تَخَافَانِ	تَخَافُونَ
تَخَافُ	تَخَافَانِ	تَخَافُونَ	تَخَافِينَ	تَخَافَانِ	تَخَافُونَ
أَخَافُ	نَخَافُ				

۳ گردان مضارع معروف ابجوف پائی

يَبِيعُ يَبِيعَانِ يَبِيعُونَ يَبِيعُ يَبِيعَانِ يَبِيعُونَ
 يَبِيعُ يَبِيعَانِ يَبِيعُونَ يَبِيعُ يَبِيعَانِ يَبِيعُونَ
 أَبِيعُ نَبِيعُ

قاعدہ نمبر ۱۲:- جو وی پائی متحرک ہو اور اس کا ماقبل صحیح اور ساکن ہو تو اس کی حرکت ماقبل کو دے دی جاتی ہے۔ کیونکہ حروف علت ضعیف ہوتے ہیں اور حرکات ثقیل۔ وہ اس ثقل کی برداشت نہیں کر سکتے۔ نیز (۱) اگر وہ حرکت فتح ہو تو وِ وِ اور یِ کو الف سے بدل دو۔

(۲) اگر وہ حرکت ضمہ یا کسرہ ہو اور ضمہ وَاو سے نقل کیا گیا ہو اور کسرہ ی سے تو ان کو اپنی حالت پر رہنے دو۔ لیکن اگر ضمہ ی سے نقل کیا گیا ہو اور کسرہ وَاو سے تو اس حرکت کے موافق بدل دو۔ **تعلیلات حسب ذیل** ہیں (۱) یَقُولُ اصل میں یَقُولُ تھا۔ قاعدہ نمبر ۱۱ کے مطابق یَقُولُ بنا۔ یہی تعلیل آخر تک ہوگی۔ اسی طرح یَبِيعُ اصل میں یَبِيعُ تھا اور قاعدہ نمبر ۱۲ سے یَبِيعُ بنا۔ ایسا ہی یَخَافُ اصل میں یَخَوفُ تھا۔ قاعدہ نمبر ۱۲ سے یَخَوفُ بنا۔ پھر قاعدہ نمبر ۱۲ کے مطابق یَخَوفُ سے یَخَافُ بنا۔

(۲) یَقْلُنَ اصل میں یَقُولُنَ تھا۔ وَاو کا ضمہ ماقبل کو ملا۔ اور وَاو گر گیا ایسا ہی تَقْلُنَ ہے۔ اسی طرح یَخْفَنَ اصل میں یَخَوْفُنَ تھا۔ وَاو کی حرکت ماقبل کو دینے کے بعد وَاو الف ہو کر گر گیا۔ نیز یاد رکھو تَخْفَنَ مثل تَخْفَنَ ہے یَبِيعُنَ اصل میں یَبِيعُنَ تھا۔ کسرہ یا نقل ہو کر ماقبل پر آیا اور یا حذف ہوئی۔ **ہدایت ۱۱:-** قاعدہ نمبر ۱۲ بھی مشروط بشرائط ہے (۱) وَاو رہی فاء کلمہ

میں نہ ہوں مثلاً مَنْ وَعَدَ (۲) وہ کلمہ ناقص نہ ہو۔ مثلاً یَجِبُ :

(۳) مدہ زائدہ کے پہلے نہ ہوں مثلاً مقولاً - تَبَيَّنَ
(۴) کلمہ افعال التفضیل یا فعل تعجب نہ ہو مثلاً اَقُولُ وَمَا قَوْلُهُ اَقُولُ بِهِ ۞

(۱) گروان مضارع مجہول ابجوف واوی

يُقَالُ	يُقَالَانِ	يُقَالُونَ	تُقَالُ	تُقَالَانِ	تُقَالْنَ
تُقَالُ	تُقَالَانِ	تُقَالُونَ	تُقَالِينَ	تُقَالَانِ	تُقَالْنَ
أُقَالُ	تُقَالُ	۞			

(۲) گروان مضارع مجہول ابجوف واوی

يُخَافُ	يُخَافَانِ	يُخَافُونَ	يُخَافُ	يُخَافَانِ	يُخَافْنَ
يُخَافُ	يُخَافَانِ	يُخَافُونَ	يُخَافِينَ	يُخَافَانِ	يُخَافْنَ
أُخَافُ	يُخَافُ	۞			

(۳) گروان مضارع مجہول ابجوف یائی

يُبَاعُ	يُبَاعَانِ	يُبَاعُونَ	يُبَاعُ	يُبَاعَانِ	يُبَعْنَ
يُبَاعُ	يُبَاعَانِ	يُبَاعُونَ	يُبَاعِينَ	يُبَاعَانِ	يُبَعْنَ
أُبَاعُ	يُبَاعُ	۞			

يُقَالُ اصل میں يُقَوْلُ تھا۔ واؤ مفتوح۔ ما قبل حرف صحیح اور ساکن اس لئے
اس کی حرکت اتار کر ما قبل کو دے دی تو يُقَوْلُ ہوا (قاعدہ نمبر ۱۲) پھر واؤ کا ما قبل
مفتوح ہے اس لئے ابے الف سے بدلا تو بنا يُقَالُ (قاعدہ نمبر ۱۲) ۞
يُقَالْنَ دراصل يُقَوِّلْنَ تھا۔ قاعدہ نمبر ۱۲ سے يُقَوِّلْنَ ہوا۔ پھر دو کن
حرف اکٹھے ہو گئے اس لئے حرف واؤ حذف ہو گیا تو بنا يُقَالْنَ ۞
اسی طرح يُبَاعُ اصل میں يُبَيِّعُ تھا۔ سی کا فتح ما قبل پر آیا۔ اور سی بوجہ فتح

کے بعد واقع ہونے کے الف سے بدل گئی اور یباع ہوا۔ ایسا ہی یبعن کہ اصل میں یبعن تھا۔ فتحی سے نقل ہو کر ماقبل پر آیا اور سی گر گئی ہے۔
نوٹ:- یخاف وغیرہ کی تھیل مضارع معروف کی طرح ہے۔

گردان فعل۔ حمد معروف و مجهول

اس گردان کا لکھنا ضروری معلوم نہیں، مگر تاہم صرف یہ یاد رکھو کہ لَمَّ داخل ہونے سے واؤ بوجہ اجتماع ساکنین گر جاتا ہے مثلاً يَقُولُ پر لَمَّ داخل کیا تو بنا لَمَّ يَقُولُ اب دو ساکن حرف اکٹھے ہو گئے اس لئے بنیگا لَمَّ يَقُلْ۔ اسی طرح لَمَّ أَقُلْ۔ لَمَّ نَقُلْ (۲) ایسا ہی لَمَّ يَسْبَعُ لَمَّ يَسْبَعُ وغیرہ۔
قاعدہ نمبر ۱۳: اگر کوئی حرف علت حالت جزم میں اجتماع ساکنین سے حذف ہو گیا ہو تو وہ کبھی اپنی جگہ پر آجاتا ہے مثلاً اس وقت جبکہ لام کلمہ بسبب اتصال ضمیر یا نون تاکید کے متحرک ہو۔ مثلاً لَمَّ يَقُولَا (بسبب اتصال ضمیر یعنی الف)۔
نوٹ:- فعل مضارع مستقبل منفی مؤکد بَلَنْ کی گردان بھی تم خود کر سکتے ہو مثلاً لَنْ يَقُولَ۔ لَنْ يَقُولَا۔ لَنْ يَقُولُوا وغیرہ۔

(۱) گردان فعل امر حاضر جوف واوی

جمع	ثنیہ	واحد	جنس
يَقُولُوا	يَقُولَا	يَقُولُ	مذکر
يَقُولْنَ	يَقُولَا	يَقُولِي	مؤنث
يَخَافُوا	يَخَافَا	يَخَافُ	مذکر
يَخَافْنَ	يَخَافَا	يَخَافِي	مؤنث

(۲) گردان فعل امر حاضر اجوف یائی

جنس	واحد	تشبیہ	جمع
مذکر	بِع	بِيعَا	بِيعُوا
مؤنث	بِيعِي	بِيعَا	بِيعْنَ

پیشتر اس کے کہ تم مندرجہ ذیل تغلیلوں کو پڑھو بہتر ہو گا اگر تم امر حاضر کے بنانے کے طریقے کو دہراؤ +

تغلیلات: بِعَلُ اصل میں اُقُولُ تھا (بروزن اُنْصُرُ) ضمّہ واؤ سے نقل ہو کر ماقبل پر آیا (قاعدہ ۱۲) اور واؤ بوجہ اجتماع ساکنین کے گر گیا (قاعدہ نمبر ۹) اب چونکہ فَت کلمہ متحرک ہو گیا ہے اس لئے ہمزہ وصل گر گیا اور بنا قُلُ +

(۲) خَفُ اصل میں اِخْوَفُ تھا۔ فتح واؤ سے نقل ہو کر ماقبل پر آیا تو بنا اِخْوَفُ (قاعدہ نمبر ۱۱) پھر اسی قاعدے سے واؤ کو اَلِف سے بدلا تو بنا اِخَاَفُ اب بوجہ اجتماع ساکنین اَلِف کو گرایا تو بنا اِخَفُ۔ چونکہ فَت کلمہ متحرک ہے اس لئے ہمزہ وصل کی حاجت نہ رہی اور بنا خَفُ +

(۳) بِعُ اصل میں اَبِيعُ تھا (بروزن اِضْرِبُ) کسرہ ی سے نقل ہو کر ماقبل پر آیا اور ی بوجہ اجتماع ساکنین گر گئی اور چونکہ فَت کلمہ متحرک ہو گیا۔ اس لئے ہمزہ وصل کی ضرورت نہ رہی اور اَخْرِبِعُ ہوا +

بدائش :- قُولَا اور قُولُوا وغیرہ میں اور خَاَفَا اور خَاَفُوا وغیرہ میں اسی طرح بِيعَا۔ بِيعُوا وغیرہ میں بیب نہ ہونے اجتماع ساکنین کے حرف علت قائم رہا ہے۔ نیز بَعْنَ اصل میں اَبِيعْنَ تھا۔ کسرہ ی سے ماقبل پر نقل ہو کر ی بوجہ اجتماع ساکنین گر گئی +

گردان اسم فاعل اجوف واوی

جنس	واحد	تثنیہ	جمع
مذکر	قَائِلٌ	قَائِلَانِ	قَائِلُونَ
مؤنث	قَائِلَةٌ	قَائِلَتَانِ	قَائِلَاتٌ

نوٹ:- مندرجہ بالا گردان کے مطابق خائِفٌ اور بَائِعٌ کی گردانیں

گردان

قاعدہ نمبر ۱۴:- جو واوری کسور اسم فاعل تلافی مجرور کے عین کلمہ

میں آلف زائد کے بعد یعنی آلف اسم فاعل کے بعد واقع ہو۔ اور اس کے فعل کے عین کلمہ میں تعلیل ہوئی ہو یا اس کا فعل مستعمل نہ ہو تو اس واو اور ی کو ہمزہ سے بدل دو مثلاً:-

(۱) قَائِلٌ اصل میں قَائِلٌ تھا۔ چونکہ واو کسور آلف اسم فاعل کے بعد واقع ہے اور اس کے فعل میں تعلیل بھی ہوئی ہے اسلئے واو کو ہمزہ سے بدلا تو بنا قَائِلٌ (قاعدہ نمبر ۱۴) ہے

(۲) بَائِعٌ اصل میں بَائِعٌ تھا۔ قاعدہ نمبر ۱۴ کے مطابق ہی ہمزہ سے بدلتی ہے

ہدائت:- اگر فعل کے عین کلمہ میں تعلیل نہ ہوئی ہو تو واو اور ی ثابت

رہنے مثلاً عَادٌ اور رَسَاں شے جو آنکھ میں گر پڑی ہو (۲) عَائِنٌ (معاہدہ کرنیوالا)

گردان اسم مفعول اجوف واوی

جنس	واحد	تثنیہ	جمع
مذکر	مَقُولٌ	مَقُولَانِ	مَقُولُونَ
مؤنث	مَقُولَةٌ	مَقُولَتَانِ	مَقُولَاتٌ

اَبْجُوفِ يَائِي

جمع	تثنيه	واحد	جنس
مَبِيْعُوْنَ	مَبِيْعَانِ	مَبِيْعٌ	مذكر
مَبِيْعَاتُ	مَبِيْعَتَانِ	مَبِيْعَةٌ	مؤنث

نوٹ:- مَخْوُوفٌ کی گردان مَقْوُولٌ کی طرح کرو۔

مَقْوُولٌ اصل میں مَقْوُولٌ (بروزن منصور) تھا۔ ضمہ واؤ نقل ہو کر حرف ماقبل پر آیار قاعدہ نمبر ۱۱۱ تو بنا مَقْوُولٌ۔ پھر ایک واؤ بوجہ اجتماع ساکنین گر گئی اور بنا مَقْوُولٌ۔ اسی طرح مَخْوُوفٌ کو سمجھ لو۔

ایسا ہی مَبِيْعٌ کہ اصل میں مَبِيْعٌ تھا (بروزن مَفْعُولٌ) ہی متحرک اور اس کا حرف ماقبل صحیح اور ساکن لہذا ہی کی حرکت ماقبل کو دی تو بنا مَبِيْعٌ اور ہی بوجہ اجتماع ساکنین گر گئی تو بنا مَبِيْعٌ (قاعدہ نمبر ۱۱۲ اور ۱۱۳) پھر ب کے ضمہ کو کسرہ سے بدلاتا کہ ابجوف واوی اور ابجوف یائی میں فرق ہو جائے تو بنا مَبِيْعٌ۔ اب چونکہ واؤ ساکن ہے اور ماقبل کسوراً سلئے واؤ کوئی سے بدلاتا تو بنا مَبِيْعٌ (قاعدہ نمبر ۱۱۳)۔

ابواب ثلثی مزید فیہ

ابجوف واوی اور یائی کے ثلثی مزید فیہ کے ابواب میں سے صرف باب اِنْفِعَالٍ - اِسْتِفْعَالٍ - اِنْفِعَالٍ اور اِنْفِعَالٍ میں تغیر و تبدل ہوتا ہے اور وہ حسب ذیل ہے:-

باب اِنْفِعَالٍ

اِحْتَارٌ - اِحْتَارٌ - اِحْتَارٌ - اِحْتَارٌ - اِحْتَارٌ

مُخْتَارٌ - الْأَمْرُ - إِخْتَارٌ - وَالنَّهْيُ - لَا تَخْتَرُ ۞

تعلیل :- إِخْتَارٌ اصل میں اِخْتَيْرَ تھا۔ چونکہ یہی متحرک ہے اور اس کا قبل

مفتوح ہے اس لئے ی کو الف سے بدل دیا (قاعدہ نمبر ۸) نیز یخْتَارُ

اصل میں یخْتِيرُ تھا بروزن اِیْتَعَلَ ی کو الف سے بدل دیا اور یخْتَارُ بنا

بَابُ اسْتِغْعَالِ

اسْتَقَامَ - يَسْتَقِيمُ - اسْتِقَامَةٌ - مُسْتَقِيمٌ - اسْتَقِيمُ - يَسْتَقِيمُ

مُسْتَقَامٌ - الْأَمْرُ - اسْتَقِمُوا وَالنَّهْيُ لَا تَسْتَقِمُوا ۞

تعلیل :- (۱) اسْتَقَامَ اصل میں اسْتَقَوْمَ تھا بروزن اسْتَفْعَلَ

وَاوُ كَا فَتَمَّ نَقْلَ هُوَ كَمَا قَبْلَ بِرَأْيَا - اور وَاوُ اَلِفِ سے بدل گیا ۞

(۲) يَسْتَقِيمُ اصل میں يَسْتَقِوْمُ تھا۔ وَاوُ سے کسرہ نقل ہو کر ما قبل پر

آیا اور وَاوُ بوجہ کسرہ کے بعد واقع ہونے کے ی سے بدل گیا ۞

نوٹ :- طالب علم کو چاہئے کہ باقی تعلیلات پر خود غور کرے۔ خصوصاً

اسْتِقَامَةٌ کو سمجھے اور معلوم کرے کہ اس کے آخر میں لا کیسی ہے ۞

بَابُ اِنْفَعَالِ

اِنْقَادٌ - يَنْقَادُ - اِنْقِيَادٌ - مُنْقَادٌ - اِنْقِيَادٌ - يَنْقَادُ - مُنْقَادٌ

اَلْأَمْرُ - اِنْقَدُوا وَالنَّهْيُ - لَا تَنْقَدُوا ۞

تعلیل :- اِنْقَادٌ اصل میں اِنْقَوَدَ تھا۔ چونکہ وَاوُ متحرک ہے اور ما قبل مفتوح

ہے اس لئے وَاوُ کو اَلِفِ سے بدل دیا ۞

(۲) يَنْقَادُ اصل میں يَنْقَوْدُ تھا۔ اس لئے اِنْقَوْدَ کی طرح اے بھی قاعدہ

نمبر ۱۲ سے يَنْقَادُ بنایا ۞



بَابِ اِفْعَالٍ

اَقَامَ - يُقِيمُ - اِقَامَةً - مُقِيمٌ - اُقِيمَ - يُقَامُ - مَقَامٌ - اَلْاِمْرُ
اَقِمُوا وَالنَّهْيُ لَا يُقَامُ

پہر است :- مندرجہ بالا صیغوں کی تعلیل طالب علم خود سمجھ سکتا ہے۔ صرف
ایک بات بتانے کے قابل ہے کہ اِقَامَةُ اَصْلٌ مِیْنِ اِقْوَامٍ تھان۔ واو اَلِف
سے بدل کر گر گیا اور اس کے عوض آخر میں ت زائد کر دی گئی اور بنا اِقَامَةُ
نکتہ :- سیبویہ کے نزدیک یہاں ترک تَعْوِیْضِ (۴۰۰) آخر میں نہ لانا
جائز ہے لیکن فرسّاء کے نزدیک صرف اس صورت میں جائز ہے۔ جبکہ
مربک اضافی ہو مثلاً... وَاِقَامَةُ الصَّلَاةِ (قرآن پاک) *

نَاقِصٌ كِی بَحْثٌ

نَاقِصٌ وادی بیشتر باب نَصَرَ يَنْصُرُ اور باب سَمِعَ يَسْمَعُ سے آتا
ہے اس سے کم باب كَرُمَ يَكْرُمُ اور باب فَتَحَ يَفْتَحُ سے اور سب سے
کم باب ضَرَبَ يَضْرِبُ سے پہلے دو بابوں کی مثالیں حسب ذیل ہیں :-

(۱) دَعَا يَدْعُو (الدُّعَاءُ بِلَانَا) نَصَرَ يَنْصُرُ سے :-

(۲) رَضِيَ يَرْضَى (الرِّضْوَانُ خَوْشَنُودٌ هُونًا) سَمِعَ يَسْمَعُ سے :-

ناقص یا بی عمومًا مندرجہ ذیل ابواب سے آتا ہے :-

(۱) ضَرَبَ يَضْرِبُ مَثَلًا رَحِي يَرْحِي (الرَّحْمَى تِيرَانْدَازِي كَرْنَا) :-

(۲) سَمِعَ يَسْمَعُ مَثَلًا خَشِيَ يَخْشَى (الرَّخْشِيَّةُ دُرْنَا) :-

(۳) فَتَحَ يَفْتَحُ مَثَلًا سَعَى يَسْعَى (الرَّسْعَى كُوشَشُ كَرْنَا) لیکن كَرُمٌ

يَكْرُمُ اور باب نَصَرَ يَنْصُرُ سے بھی آتا ہے :-

(۱) گردان ماضی معروف ناقص واوی (نَصَرَ يَنْصُرُ)

دَعَا	دَعَوَا	دَعَوَا	دَعَوَا	دَعَوَا
دَعَوْتُ	دَعَوْتُمَا	دَعَوْتُمْ	دَعَوْتِ	دَعَوْتُنَا
دَعَوْتُ	دَعَوْتُمَا	دَعَوْتُمْ	دَعَوْتِ	دَعَوْتُنَا

(۲) (سَمِعَ يَسْمَعُ)

رَضِيَ	رَضِيَا	رَضُوا	رَضِيْتُ	رَضِيْتُمَا
رَضِيْتُ	رَضِيْتُمَا	رَضِيْتُمْ	رَضِيْتِ	رَضِيْتُنَا
رَضِيْتُ	رَضِيْتُمَا	رَضِيْتُمْ	رَضِيْتِ	رَضِيْتُنَا

(۳) گردان ماضی معروف ناقص یالی (ضَرَبَ يَضْرِبُ)

رَحَى	رَمَيَا	رَمَوْا	رَمَيْتُ	رَمَيْتُمَا
رَمَيْتُ	رَمَيْتُمَا	رَمَيْتُمْ	رَمَيْتِ	رَمَيْتُنَا
رَمَيْتُ	رَمَيْتُمَا	رَمَيْتُمْ	رَمَيْتِ	رَمَيْتُنَا

قواعد تعلیلات ناقص

تعلیلات :- دَعَا اصل میں دَعَوْتُ تھا (روزن نَصَرَ) چونکہ او متحرک

ہے اور ما قبل مفتوح اس لئے الف سے بدل دیا اور بنا دَعَا

(۲) دَعَوَا اصل میں دَعَوُوا تھا (روزن نَصَرُوا) واو مضموم کو الف سے

بدلا اور الف بوجہ اجتماع ساکنین گر گیا اور دَعَوَا بنا

(۳) دَعَتُ اصل میں دَعَوْتُ تھا واو الف سے بدل کر بوجہ اجتماع ساکنین

گر کیا اور بنا دَعَتْ ۛ

(۴) دَعْتًا اصل میں دَعْوَتًا تھا وَاوُفُّ الف سے بدل کر بوجہ اجتماع ساکنین
تقدیری کے گر گیا۔ یاد رکھو تائے تائیت ساکن کے حکم میں ہے ۛ
نوٹ :- گردان نمبر ۳ کی تعلیلات بھی اسی طرح ہیں تم خود سمجھو۔ ایک
مثال کافی ہوگی کہ رَحَى اصل میں رَحَى تھا چونکہ یَاء متحرک اور ما قبل مفتوح
اس لئے تِی کو الف سے بدلا تو بنا رَحَى۔ میرا خیال ہے تم یَاء رِی، اور
الف مقصورہ (ی) میں فرق سمجھتے ہو۔ نیز یاد رکھو جو الف اصل میں
وہو۔ اسے بصورت اَلِف لکھتے ہیں مثلاً دَعَا کہ اصل میں دَعَوُ تھا۔ اور جو
الف اصل میں تِی ہو اسے بصورت اَلِف مقصورہ لکھتے ہیں مثلاً رَحَى کہ اصل
میں رَحَى تھا ۛ

قاعدہ نمبر ۵ :- جو متحرک ہو اور لام کلے میں ہو اور اس کا ما قبل
مکسور ہو تو اس وَاوُ کو تِی سے بدل دو مثلاً رَضِيَ اصل رَضِيَو تھا وَاوُ متحرک
ہے اور لام کلے میں ہے نیز اس کا ما قبل مکسور ہے۔ اسلئے اسے تِی سے بدل دیا
(۲) رَضِيَو اصل میں رَضِيَووا تھا۔ قاعدہ نمبر ۵ سے رَضِيَووا ہوا۔ تِی
پر ضمہ ثقیل تھا۔ اس لئے نقل کر کے ما قبل کو دیا۔ تو رَضِيَووا ہوا۔ تِی بوجہ
اجتماع ساکنین گر گئی اور رَضِيَووا بنا ۛ

(۳) رَضِيَتْ اصل میں رَضِيَتْ تھا۔ چونکہ وَاوُ ساکن ہے۔ اور
ما قبل مکسور اس لئے قاعدہ نمبر ۳ سے وَاوُ تِی کیا اور بنا رَضِيَتْ ۛ

(۱) گردان ماضی مجہول ناقص واوی

دُعِي	دُعِيَا	دُعِيَتْ	دُعِيْتَا	دُعِيْنَ
دُعِيَتْ	دُعِيْتَا	دُعِيْتُمْ	دُعِيْتُمَا	دُعِيْتُنَّ
دُعِيَتْ	دُعِيْنَا			

(۲) بَابُ سَبْعَ لِسْبَعِ كَيْ

رُضِيَ رُضِيََا رُضُوا رُضِيَتْ رُضِيْتَا رُضِيْنَ
 رُضِيَتْ رُضِيْتَمَا رُضِيْتُمْ رُضِيْتِ رُضِيْتُمَا رُضِيْتُنَّ
 رُضِيْتُ رُضِيْنَا

(۳) گروان ماضی مجہول ناقص یائی

رُمِيَ رُمِيَا رُمُوا رُمِيَتْ رُمِيْتَا رُمِيْنَ
 رُمِيَتْ رُمِيْتَمَا رُمِيْتُمْ رُمِيْتِ رُمِيْتُمَا رُمِيْتُنَّ
 رُمِيْتُ رُمِيْنَا

تعلیلات :- مندرجہ ذیل تعلیلات کو غور سے پڑھو۔

(۱) دُعِيَ اصل میں دُعِيَو تھا۔ قاعدہ نمبر ۵ سے دُعِيَ ہوا۔ اس طرح رُضِيَ کو سمجھو

(۲) دُعُوا اصل میں دُعِيُو تھا۔ قاعدہ نمبر ۵ سے دُعِيُو ہوا۔ پھر چونکہ یہ

پرفصمہ ثقیل تھا۔ اس لئے اسے نقل کر کے ما قبل کو دیا۔ اور اس طرح

اجتماع ساکنین ہوا لہذا ی گری اور بنا دُعُوا

نوٹ :- اسی طرح باقی تمام صیغوں میں جو تعلیل ہوتی ہے اُسے سمجھو۔

ایک بات سمجھ لو کہ رُمِيَ وغیرہ میں کوئی تعلیل نہیں ہوتی صرف دُعُوا اصل میں

رُمِيُو تھا۔ یہی خاصہ ما قبل پر آیا اور یہی کو بوجہ اجتماع ساکنین گرا دیا

(۱) گروان مضارع معروف ناقص واوی

يَدْعُو يَدْعُوَانِ يَدْعُوْنَ تَدْعُو تَدْعُوَانِ يَدْعُوْنَ
 تَدْعُو تَدْعُوَانِ تَدْعُوْنَ تَدْعِيْنَ تَدْعُوَانِ تَدْعُوْنَ
 اَدْعُو نَدْعُو

(۲) باب سَمِعَ يَسْمَعُ سے

يَرْضَى يَرْضِيَانِ يَرْضَوْنَ تَرْضَى تَرْضِيَانِ يَرْضِيْنَ
تَرْضَى تَرْضِيَانِ تَرْضَوْنَ تَرْضِيْنَ تَرْضِيَانِ تَرْضِيْنَ
أَرْضَى نَرْضَى ۛ

(۳) گروان مضارع معروف ناقص یائی

يَرْحَى يَرْحِيَانِ يَرْحُونَ تَرْحَى تَرْحِيَانِ يَرْحِيْنَ
تَرْحَى تَرْحِيَانِ تَرْحُونَ تَرْحِيْنَ تَرْحِيَانِ تَرْحِيْنَ
أَرْحَى نَرْحَى ۛ

قاعدہ ۱۶:- جو حرف علت مضموم ہو اور لام کلمے میں واقع ہو اور اس کا
ما قبل بھی مضموم ہو تو اس کی حرکت کو حذف کر دیا جاتا ہے پھر اگر اجتماع ساکنین
ہو تو اس حرف کو گرا دیا جاتا ہے ۛ

قاعدہ ۱۷:- جو حرف علت مکسور لام کلمے میں ہو اور اس کا ما قبل مکسور
نہ ہو تو اس کی حرکت ما قبل کو ڈے دی جاتی ہے بشرطیکہ اس کے بعد ی ہو
اور اگر تھی نہ ہو تو اس حرکت کو حذف کر دیا جاتا ہے پھر چونکہ اجتماع ساکنین
ہو جاتا ہے اس لئے اس حرف علت کو گرا دیا جاتا ہے ۛ

قاعدہ ۱۸:- جو حرف علت مکسور لام کلمے میں واقع ہو اور اس کا ما قبل
بھی مکسور ہو تو اس کی حرکت کو حذف کر دیا جاتا ہے۔ پھر اگر اجتماع ساکنین تو
تو اس حرف کو گرا دیا جاتا ہے ۛ

قاعدہ ۱۹:- جو واؤ متحرک ہو اور بوجہ زیادتی چوتھی یا پانچویں جگہ ہو گئی
ہو اور اس کے ما قبل کی حرکت اس کے مخالف ہو تو اس کو تیس سے بدل دو ۛ

تَعْلِيْلَات:۔ (۱) يَدٌ عُوْا اصل میں يَدٌ عُوْ تھائی۔ واؤ پر ضمہ ثقیل تھا

لہذا حرکت کو حذف کر دیا گیا (قاعدہ نمبر ۱۶) یَرِّحِي کو خود سمجھو۔

(۲) يَدٌ عُوْنَ اصل میں يَدٌ عُوْون تھائی۔ واؤ کی حرکت کو حذف کیا تو

يَدٌ عُوْون بنا اب اجتماع ساکنین سے واؤ حذف ہو گئی اور يَدٌ عُوْنَ

بنا (قاعدہ ۱۶)۔

(۳) يَرْمُوْنَ اصل میں يَرْمِيُوْنَ تھائی۔ ی پر ضمہ ثقیل تھا۔ اس لئے وہ ما قبل

کو دیا۔ اس کے بعد اجتماع ساکنین ہو گیا یعنی يَرْمِيُوْنَ تھائی۔ ی کو

حذف کیا اور يَرْمُوْنَ بنا۔

(۴) يَرْضِي اصل میں يَرْضُوْ تھائی۔ واؤ متحرک تیسری جگہ سے چوتھی جگہ ہو گیا

کیونکہ علامت مضارع پہلی جگہ آگئی۔ اب چونکہ واؤ کے ما قبل کی حرکت

اس کے مخالف ہے اس لئے واؤ کو تی سے بدلا دیکھو (قاعدہ ۱۹) پھر ی متحرک کو

(۵) تَدْعِيْنَ اصل میں تَدْعُوْن تھائی۔ واؤ مکسور ہے اور لام کلکے میں ہے

اور اس کا ما قبل مکسور نہیں اور اس کے بعد ی بھی ہے۔ اس لئے اس

کی حرکت ما قبل کو دیدی اور بوجہ اجتماع ساکنین واؤ کو گرا دیا (قاعدہ ۱۷)

(۶) تَرْمِيْنَ اصل میں تَرْمِيْن تھائی۔ قاعدہ نمبر ۱۸ سے تَرْمِيْنَ ہوا۔

نوٹ:۔ طالب علم کو چاہئے کہ باقی صیغوں پر خود غور کرے اور مندرجہ بالا

قواعد کے مطابق تَعْلِيْلَات کو سمجھے۔

(۱) گردان مضارع مجہول ناقص واوی

يُدْعِي	يُدْعِيَانِ	يُدْعُوْنَ	تُدْعِي	تُدْعِيَانِ	يُدْعِيَانِ
تُدْعِي	تُدْعِيَانِ	تُدْعُوْنَ	تُدْعِيَانِ	تُدْعِيَانِ	تُدْعِيَانِ
أُدْعِي	أُدْعِيَانِ	أُدْعُوْنَ	أُدْعِيَانِ	أُدْعِيَانِ	أُدْعِيَانِ

(۲) باب سَبْعَ كَيْسَبَعُ سَ

يُرْضِي يُرْضِيَانِ يُرْضَوْنَ تُرْضِي تُرْضِيَانِ يُرْضَيْنِ
 تُرْضِي تُرْضِيَانِ تُرْضَوْنَ تُرْضَيْنِ تُرْضِيَانِ تُرْضَيْنِ
 اُرْضِي اُرْضِيَانِ

(۳) گروان مضارع مجہول ناقص پائی

يُرْمِي يُرْمِيَانِ يُرْمَوْنَ تُرْمِي تُرْمِيَانِ يُرْمَيْنِ
 تُرْمِي تُرْمِيَانِ تُرْمَوْنَ تُرْمَيْنِ تُرْمِيَانِ تُرْمَيْنِ
 اُرْمِي اُرْمِيَانِ

تعلیلات :- یُدْعٰی اصل میں یُدْعُوْ تھارہ روزن ینصر (واو متحرک چوتھی جگہ ہے۔ اس لئے واو کوئی کیا ر قاعدہ نمبر ۱۹) تو بنا یُدْعٰی۔ اب چونکہ یہ متحرک ہے اور ما قبل مفتوح اس لئے قاعدہ نمبر ۸ سے ی کو الف سے بدل کر یُدْعٰی بنایا۔ نیز چونکہ الف اصل میں ہی تھا۔ اس لئے ائم نے الف مقصورہ لکھا :

نوٹ :- باقی تعلیلات تم خود کرو۔ ہاں یہ بتا دیا جاتا ہے کہ (۱) یُرْمٰی اصل میں یُرْمٰی تھارہ (۲) یُرْضٰی اصل میں یُرْضُو تھارہ (۳) یُدْعَوْنَ اصل میں یُدْعَوْنَ تھارہ (۴) یُرْمَوْنَ اصل میں یُرْمِیَوْنَ تھارہ (۵) یُرْضَوْنَ اصل میں یُرْضَوْنَ تھارہ :

۱) اگر وان فعل امر ناقص واوی

جنس	واحد	ثثنیہ	جمع
مذکر	ادْعُ	ادْعُوا	ادْعُوا
مؤنث	ادْعِي	ادْعُوا	ادْعُونَّ

جنس	واحد	ثثنیہ	جمع
مذکر	ارْضُ	ارْضِيَا	ارْضُوا
مؤنث	ارْضِي	ارْضِيَا	ارْضِينَ

۲) اگر وان فعل امر ناقص یائی

جنس	واحد	ثثنیہ	جمع
مذکر	ارْحُ	ارْمِيَا	ارْمُوا
مؤنث	ارْحِي	ارْمِيَا	ارْمِينَ

تعلیل :- ادْعُ اصل میں ادْعُو تھا، ہر وزن انصر، چونکہ واو حرف علت کلمہ کے آخر میں محل جزم میں واقع ہے اسلئے ساقط ہو گیا اور بنا ادْعُ :-
نوٹ :- طالب علم تقوڑی سی کوشش سے باقی تعلیلات کو خود سمجھ سکتا ہے

۱) اگر وان اسم فاعل ناقص واوی

جنس	واحد	ثثنیہ	جمع
مذکر	دَاعٍ	دَاعِيَانِ	دَاعُونَ
مؤنث	دَاعِيَةٌ	دَاعِيَتَانِ	دَاعِيَاتُ
مذکر	رَاضٍ	رَاضِيَانِ	رَاضُونَ
مؤنث	رَاضِيَةٌ	رَاضِيَتَانِ	رَاضِيَاتُ

(۲) گردان اسم فاعل ناقص یائی

جمع	تثنیہ	واحد	جنس
رَامُونَ	رَامِيَانِ	رَامٍ	مذکر
رَامِيَاتُ	رَامِيَتَانِ	رَامِيَةٌ	مؤنث

تعلیل :- دَاعٍ - رَاضٍ - رَامٍ در اصل دَاعُوٌ - رَاضُوٌ - رَاعِيٌ تھے۔
 اب چونکہ دَاعُوٌ اور رَاضُوٌ میں و متحرک ہے اور طرف کلمہ میں کسرہ کے بعد واقع ہے
 اس لئے یہ دَاعِيٌ اور رَاضِيٌ بن گئے۔ اب دَاعِيٌ - رَاضِيٌ
 اور رَاعِيٌ تینوں میں می پر ضمہ ہے اور می بوجہ حرف علت ہونے
 کے اس کو برداشت نہیں کر سکتا۔ اس لئے تینوں جگہ اے ساکن کیا
 اور اب اجتماع ساکنین ہوا یعنی تنوین اور می ساکن اکٹھے ہو گئے۔
 اس لئے می کو گراویا اور بنا دَاعٍ - رَاضٍ - رَامٍ :-

پراشت :- جب دَاعٍ و رَامٍ پُرَال ہو یا جب قف ہو تو ی باقی ہے گی مثلاً الدَّاعِي - دَاعِيٌ
 الدَّاعِي - دَاعِيٌ را گردان اسم مفعول ناقص واوی

جمع	تثنیہ	واحد	جنس
مَدْعُوُونَ	مَدْعُوَانِ	مَدْعُوٍ	مذکر
مَدْعُوَاتُ	مَدْعُوَتَانِ	مَدْعُوَةٌ	مؤنث

جمع	تثنیہ	واحد	جنس
مَرْضِيُونَ	مَرْضِيَانِ	مَرْضِيٍ	مذکر
مَرْضِيَاتُ	مَرْضِيَتَانِ	مَرْضِيَةٌ	مؤنث

(۲) گردان اسم مفعول ناقص یائی

جنس	واحد	ثنیہ	جمع
مذکر	مَرْحِيٌّ	مَرْمِيَانِ	مَرْمِيُونِ
مؤنث	مَرْمِيَّةٌ	مَرْمِيَّتَانِ	مَرْمِيَّاتٌ

قاعدہ نمبر ۲: جب دو واؤ ایک کلمہ میں جمع ہوں۔ اور پہلی واؤ ساکن ہو تو اسے دوسری میں ادغام کر دیا جاتا ہے۔ لیکن اگر واؤ اور تہی ایک کلمہ میں جمع ہوں اور اول ان میں سے ساکن ہو تو واؤ کو تہی سے بدل کر ادغام کیا جاتا ہے اور اگر ماقبل مضموم ہو تو ضمہ کو کسرہ سے بدل دیا جاتا ہے:

اس کے ساتھ ہی یہ یاد رکھو کہ اگر کسی اسم میں واؤ اور تہی اسکے آخر میں واقع ہوں اور ماقبل اس کا الف نائذ ہو تو اس واؤ اور تہی کو ہمزہ سے بدل دیا جاتا ہے۔ بشرطیکہ آخر میں تائینت لازم نہ ہو مثلاً دَعَاؤُکَ سے دَعَاءُ اور بِنَاؤُکَ سے بِنَاءُ۔

تعلیقات: مَدُّ عُوْدٍ رَاصِلٌ مَدُّ عُوْدٍ تَحَابٌ چونکہ دو واؤ جمع ہو گئے۔ اس لئے ایک کو دوسرے میں ادغام کیا (قاعدہ نمبر ۲) اور مَدُّ عُوْدٍ بنا (۲) مَرْمِيٌّ اَصْلٌ مَرْمِيٌّ تَحَابٌ چونکہ اس کے ماضی مضارع اور اسم فاعل میں واؤ کو تہی کیا گیا ہے۔ لہذا اس کی موافقت سے واؤ کو تہی کیا اور بنا مَرْمِيٌّ۔

اب اس میں واؤ اور تہی ایک جگہ جمع ہو گئے اور چونکہ واؤ ساکن تھا اس لئے واؤ کو تہی سے بدلنا اور تہی کو تہی میں ادغام کیا۔ (قاعدہ نمبر ۲) اور ضَاد کے ضمہ کو تہی کی مناسبت کے واسطے کسرہ سے بدل کر مَرْمِيٌّ بنایا (مَرْمِيٌّ اَصْلٌ مَرْمِيٌّ تَحَابٌ کیا تعلیل ہوئی؟)

سَوَالَات

۱:- مندرجہ ذیل کی تعلیل بیان کرو:- **يَدْعُو**۔ **قَالَ**۔ **الْمَيْعَادُ**۔ **الْفَيْئَاتُ**۔ **نَجَابٌ**۔ **۱۹۳۷**
 ۲:- **إِعَانَتٌ**۔ **قِيْلَ** اور **إِطْلَاعٌ** اصل میں کیا تھے اور ان میں کیا کیا تعلیل ہوئی
 (رائٹرز پنجاب ۱۹۳۷ء) :-

۳:- مندرجہ ذیل کی تعلیل بیان کرو:-

يَعِدُ۔ **يَجِبُ**۔ **عِدَّةٌ**۔ **إِيْتَابٌ**۔ **إِتْقَدَ**۔ **مُوقِنٌ** :-

۴:- کیا وجہ ہے کہ **وَجَلَّ** کے مضارع سے حرف **وَاوُ** نہیں گرتا :-

۵:- کیا وجہ ہے کہ **يَهْبُ**۔ **يَقْعُ**۔ **يَضَعُ** کے **ف** کلمہ سے **وَاوُ** کو حذف

کیا گیا ہے۔ حالانکہ یہ مکسور العین مضارع نہیں معلوم ہوتے :-

۶:- مندرجہ ذیل میں کیا کیا تعلیل ہوئی ہے اور کس قاعدے سے :-

قَالَ۔ **بَاعَ**۔ **خَافَ**۔ **خَفِنَ**۔ **بَلَسَنَ**۔ **قِيْلَ** :-

۷:- **قُلْنَ** کیا فعل ہے اور کیا صیغہ ہے کیا یہ معروف ہے یا مجہول ہے اس میں

جو تعلیل ہوئی ہے۔ وہ بیان کرو :-

۸:- **يَقُولُ**۔ **يَبِيعُ**۔ **خَفِنَ**۔ **خَفِنَ**۔ **بَاعَ**۔ **مَقُولٌ** میں کیا کیا تعلیل

ہوئی :-

۹:- **إِقَامَةٌ**۔ **إِسْتِعَانَةٌ**۔ **إِعَانَةٌ**۔ **إِسْتِقَامَةٌ**۔ **تَضَطَّرِبُ**۔

إِطْلَعَ۔ **إِصْطَحَبَ** اور **أَذْخَرَتْ** اصل میں کیا تھے :-

۱۰:- مندرجہ ذیل میں کیا کیا تعلیل ہوئی اور کس قاعدے سے :-

دَعَاءٌ۔ **رَضِيٌّ**۔ **دُرِيٌّ**۔ **يَرْضَى**۔ **تَدْعِيْنُ**۔ **يُدْعِي**۔ **دَاعٌ**۔ **مَرْضِيٌّ**

۱۱:- **تَعْيِيلٌ** کسے کہتے ہیں :- **تَعْيِيلٌ** **أَجْوَفُ** کے کم از کم پانچ قاعدے بتاؤ :-

—————

الدَّرْسُ الثَّامِنُ وَالْعِشْرُونَ

حرف کا بیان

کلمہ کی تیسری قسم ہے **حرف**۔ حرف وہ کلمہ ہے جس کے معنی دوسرے کلمہ کے ملائے بغیر نہ سمجھے جائیں مثلاً **فِي** (میں) **مِنْ** (سے) **إِلَى** (تک) **عَلَى** (پر) وغیرہ :-

عربی زبان میں دو قسم کے حروف ہیں (۱) حروف عاملہ (۲) حروف غیر عاملہ۔ حروف عاملہ وہ حروف ہیں جو کلمہ پر داخل ہو کر اس میں عمل کرتے ہیں یعنی اس میں کچھ تغیر پیدا کرتے ہیں مثلاً **يَفْعَلُ** پر جب **لَنْ** داخل کریں تو **لَنْ يَفْعَلُ** ہو گا۔ **يَفْعَلُ** پہلے مرفوع تھا۔ لیکن **لَنْ** کے آنے سے منصوب ہو گیا۔ لیکن حروف غیر عاملہ کچھ عمل نہیں کرتے مثلاً **هَلْ** (کیا) حروف غیر عاملہ میں سے ہے اسے مضارع پر داخل کریں۔ تو کوئی تغیر نہیں ہوتا جیسا کہ :- **هَلْ تَذْهَبُ إِلَى الْوَطَنِ؟** کیا تو وطن جائیگا؟ **تَذْهَبُ** میں کوئی تغیر نہیں ہوا) :-

حروف عاملہ کا مفصل بیان **جَوَاهِرُ الْعَرَبِيَّةِ** حصہ دوم میں کیا گیا ہے کیونکہ اعراب کی بحث **حِطِّ خُرُومِ** کی جاتی ہے ان کا مختصر بیان حسب ذیل ہے :-

حروف عاملہ کے اقسام

۱۔ **حُرُوفُ الْجَرَ** (یا **حُرُوفُ الْجَارِ**) یہ اسم پر داخل ہو کر اسے جر دیتے ہیں۔ اور تعداد میں سترہ ہیں جیسا کہ :-

بَاءُ تَاءُ كَافٌ وَاوٌ وَاوٌ وَمُنْدٌ وَمُنْدٌ خَلَا
رَبِّ حَاشَا مِنْ عَدَا فِي عَنِ عَلِي حَتَّى إِلَى

مثالیس :- (ب) کتبت بالقلم میں نے قلم سے لکھا (ت) تالله
لا فعلن هذا خدا کی قسم میں یہ ضرور کروں گا (ک) زيد کا (ا) اسد
زيد شير کی مانند ہے (ل) الكتاب لزيد وہ کتاب زيد کی ہے۔
(و) والله اقاتلن زيد خدا کی قسم میں زيد کو ضرور قتل کروں گا
(م) ما را يته مند يومين میں نے اس کو دو دن سے نہیں
دیکھا (م) ما را يته مند يوم الجمعة میں نے اس کو جمعہ کے
دن سے نہیں دیکھا (خ) جاءني القوم خلا زيد کے سوا
سب لوگ میرے پاس آئے (ع) جاءني القوم حاشا زيد
زيد کے سوا سب لوگ میرے پاس آئے (ع) جاءني القوم عدا
زيد زيد کے سوا سب لوگ میرے پاس آئے (ر) رب رجل
رايته میں نے کئی آدمیوں کو دیکھا (م) خرج من البيت
وہ گھر سے نکلا (ف) وقع في البئر وہ کنوئیں میں گر پڑا (ع) من
سئل عن زيد زيد سے پوچھا (ع) زيد على السطح
زيد چھت پر ہے (ح) تبت البارحة حتى الصباح میں کل رات
صبح تک سویا (ا) اذهب الى المدينة وہ شہر کی طرف گیا۔

نوٹ :- یاد رکھو (ل) حصول منفعت اور علی ضرر کے لئے آتا ہے
مثلاً لھا اس (نوٹ) کے فائدے کے لئے علیھا اس (نوٹ) کے
نقصان کے لئے۔ قرآن پاک میں آتا ہے لھا ما کسبت وعلیھا
ما کسبت ہرجی کے لئے ہر وہ اونے سے اونے نیکی جو اس نے

کی فائدہ مند ہوگی۔ لیکن صرف وہ بدی اور نافرمانی اس کے لئے نقصان
 دہ ہوگی۔ جس کے واسطے اس نے کوشش کی اور اس ذات باری کا
 کرم ملاحظہ فرمائیے! تم سمجھ گئے ہو گے کہ "کسب" اطلاق تحصیل شے
 کا نام ہے اور اکتساب کے معنی ہیں کسی شے کے حاصل کرنے کے لئے کوشش کرنا
 ۲۔ حُرُوفٌ مُشَبَّهَةٌ بِالْفِعْلِ :- یہ اسم کو نصب اور خبر کو
 رفع دیتے ہیں۔ یہ تعداد میں چھ ہیں جیسا کہ :- اِنَّ - اَنْ - كَانَّ -
 لَيْتَ - لَكِنَّ - لَعَلَّ ۛ

مثالیں :- (اِنَّ) اِنَّ اللّٰهَ عَلِيمٌ حَكِيمٌ بے شک اللہ جاننے
 والا اور حکمت والا ہے ۛ (اَنْ) سَمِعْتُ اَنْ زَيْدًا اَعْلَمَ فِي نِي
 سَاكَ زَيْدًا عَالِمًا ۛ (كَانَّ) كَانَّ زَيْدًا اَسَدًا كَوِيَا زَيْدٌ شَيْرًا ۛ
 (لَيْتَ) لَيْتَ السَّبَابَ عَائِدٌ كَاشِ جَوَانِي وَاِيسَ اَتِي (لَعَلَّ) لَعَلَّ
 السَّاعَةَ قَرِيْبٌ شَاؤُ قِيَامَتِ قَرِيْبٌ هُوَ (لَكِنَّ) قَدْ قَامَ
 زَيْدٌ لَكِنَّ بَكَرًا جَالِسٌ زَيْدٌ كَهْرًا هُوَ كَمَا هُوَ لَكِنَّ بَكَرٌ بِيْطَا ۛ
 ۳۔ حُرُوفٌ لَوَاصِبٌ الْمُضَارِعِ :- یہ مضارع پر داخل
 ہو کر اسے نصب دیتے ہیں یہ تعداد میں چار ہیں جیسا کہ :- اَنْ -
 لَنْ - كَيَّ - اِذَنْ ۛ

مثالیں :- (اَنْ) سَمِعْتُ اَنْ تَذْهَبَ فِي نِي سَاكَ تَوَجَّيْكَا ۛ
 (لَنْ) لَنْ يَذْهَبَ زَيْدٌ زَيْدٌ هِرْكَزٌ نِيْسَ جَائِيْكَا رَكِيَّ (اَسْمَكْتُ
 كَيَّ) اَدْخُلُ الْجَنَّةَ فِي رَسْلَامٍ لَا يَا تَا كَرَجَنَتِ فِي دَاخِلٍ هُوَ جَاوُوں -
 (اِذَنْ) جَوَابُ كَيْ مَوْجِعٍ پَرَا تَا هُوَ مَثَلًا زَيْدٌ كَمَا هُوَ اَسْمَكْتُ فِي رَسْلَامٍ
 قَبُوْلُ كَيَّا بَرُوَابِ فِي كَمَا هُوَ اِذَنْ تَدْخُلُ الْجَنَّةَ تَبَّ جَنَّتِ فِي دَاخِلٍ هُوَ

۴:- حُرُوفُ جَوَازِمُ الْمُضَارِعِ :- یہ مضارع پر داخل ہو کر اس کو جزم دیتے ہیں یہ تعداد میں پانچ ہیں جیسا کہ :- اِنْ - لَمْ - لَمَّا - لَمْ اَمْ - لَاءِ غُفَى
مثالیں :- (اِنْ) اِنْ تَذْهَبْ اَذْهَبْ اگر تو جائیگا تو میں جاؤنگا
(لَمْ) لَمْ يَذْهَبْ زَيْدٌ زَيْدٌ كَيْفَ رَلَمَّا لَمَّا يَذْهَبْ زَيْدٌ
زید ابھی تک نہیں گیا ہے (رَل) لَيْذْ هَبْ زَيْدٌ زَيْدٌ كَوْجَانَا چائے
(لَا) لَا تَذْهَبْ تَوْتِ جَا ۛ

۵:- حُرُوفُ النَّفْيِ :- یہ اسم کو رافع اور خبر کو نصب دیتے

ہیں یہ تعداد میں دو ہیں (اِ) مَا اور (لَا) لَا ۛ

مثالیں :- (مَا) مَا زَيْدٌ قَائِمًا زَيْدٌ كَهْرًا نہیں ہے (لَا) لَا
زَيْدٌ نَائِمًا زید سویا ہوا نہیں ہے ۛ

۶:- حُرُوفُ التَّنَادِ :- حروف ندا مندرجہ ذیل ہیں :- يَا - اَيْتُّهَا

اَيْتُّهَا - اَ - اَ يَا - هَيَا - اور اَللّٰهُمَّ اِنْ مِّنْ سَعَةٍ اَوْ رَحْمَةٍ

ست کم استعمال ہوتے ہیں۔ اسم معزوفان کے بعد مرفوع (بلا تینوں) ہوتا

ہے جیسے يَا زَيْدُ (زید) لیکن مضاف ان کے بعد منصوب ہوتا ہے

جیسا کہ يَا رَسُولَ اللّٰهِ (اصل میں تَحَارُّوْا سُوْلَ اللّٰهِ) مفصل بحث

جَوَاهِرُ الْعَرَبِيَّةِ جِصَدٌ دَوْمٌ هِيَ وَ كَيْفُو ۛ

مثالیں :- (يَا) يَا زَيْدُ (زید) اَيْتُّهَا (توٹ)

یہ اس وقت آتے ہیں جبکہ منادی پر "ال" داخل کیا گیا ہو۔ کیونکہ اگر

(يَا) لائیں۔ تو تَلْفِظُ اسانی سے نہیں ہوتا۔ نیز یا اور کھو کبھی یا اور اَيْتُّهَا

یا اَيْتُّهَا ووا کئے آتے ہیں مثالیں حسب ذیل ہیں۔

۱- اَيْتُّهَا الرَّسُوْلُ اے رسول (يَا الرَّسُوْلُ) پر مضافاً (مشکل ہے)

۲۔ یَا اَيَّتْهَا الْمَرْأَةُ (اے عورت) ہے
 نوٹ: لفظ اللہ پر "یا" ہی آئیگا۔ اگرچہ منادی پر "ال" داخل کیا گیا ہے
 ۳۔ (ا) اَ اَخْوَانِنَا! اے ہمارے بھائیو! اَخْلَاءِ اے میرے دوستو!
 ۴۔ (اللھُمَّ) اَللھُمَّ رَبَّنَا آمین اے ہمارے رب ایسا ہی ہو!
 ۵۔ حُرُوفُ الشَّرْطِ: حروف شرط حسب ذیل ہیں: اِنَّ - اِنْ - لَوْ۔
 لَوْ لَا - اَمَّا:

مثالیں:۔ (اِنَّ) اِنْ قَدْ هَبْتُ اَذْهَبُ اِذَا هَبْتُ اِذَا هَبْتُ اِذَا هَبْتُ اِذَا هَبْتُ اِذَا هَبْتُ
 (لَوْ لَا) لَوْ لَا عَلِيٌّ لَهَلَكَ عُمَرُ اِذَا هَبْتُ اِذَا هَبْتُ اِذَا هَبْتُ اِذَا هَبْتُ اِذَا هَبْتُ
 (لَوْ) لَوْ نَشَاءُ اَصْبْنَا هُمْ بِذُنُوبِهِمْ اِذَا هَبْتُ اِذَا هَبْتُ اِذَا هَبْتُ اِذَا هَبْتُ اِذَا هَبْتُ
 گناہوں کی وجہ سے سزا دیتے ہیں: وَاَمَّا الَّذِينَ سَجَدُوا فَفِي الْجَنَّةِ - اور
 جو لوگ کہ نیکیت کئے گئے پس بیچ بہشت کے ہیں۔

حروف غیر عاملہ کے اقسام

۱۔ حُرُوفُ اِلِسْتِفْهَامِ:۔ یہ دو ہیں اِھلُ اور ہمزہ (ا) لیکن
 ان کے علاوہ اور کلمات بھی استفہام کے لئے استعمال کئے جاتے ہیں
 مثلاً مَنْ رُكُونٌ، مَاذَا رُكُونٌ، مَا رُكُونٌ، آيَةُ رُكُونٌ، اَيَّةُ رُكُونِي
 كَيْفَ رُكُونٌ، كَمَ رُكُونٌ، اَيَّانَ رُكُونٌ، اَيْنَ رُكُونٌ، اِنِّي رُكُونِي
 مَتَى رُكُونِي، لِمَ رُكُونِي (ان کا استعمال صفحہ ۲۴۲ پر دیکھو)

۲۔ حُرُوفُ اِلِجَابِ:۔ یہ پانچ ہیں۔ نَعَمٌ - اَجَلٌ - جَيِّدٌ -
 بَلِيٌّ - اَيٌّ - نَعَمٌ - اَجَلٌ اور جَیْرِ کسی خبر کی تصدیق کے واسطے
 آتے ہیں مثلاً مُحَمَّدٌ حَسْبُنَا كُنَّا هُوَ قَامَ زَيْدٌ زَيْدٌ كَهْرًا هُوَ رَشِيدٌ
 كُنَّا هُوَ نَعَمٌ يَاجِيْرُ يَاجِلٌ (یعنی رُو اَقْمِي زَيْدٌ كَهْرًا هُوَ)

اور اگریوں ہوتا ماقام زیداً زید نہیں کھڑا ہوا) اور اس کے
جواب میں کہا جاتا نَعَمٌ يَا جَلُّ يَا جَلُّ تو اس کا مطلب ہوتا
(واقعی زید نہیں کھڑا ہوا) پس یاد رکھو۔ یہ حروف نفی اور اثبات
میں اپنے مابقی کے مفہوم کے تابع ہوتے ہیں :

بد است:۔ مندرجہ بالا مثالوں میں اَجَلٌ اور نَعَمٌ ایک ہی معنی میں استعمال
ہوئے ہیں لیکن یاد رکھو نَعَمٌ کو استفہام کے بعد استعمال کرنا احسن ہے مثلاً
محمد حسینؑ:۔ اَحَبُّ هَذَا الْكِتَابِ؟ کیا تجھے یہ کتاب پسند ہے؟
رشید:۔ نَعَمْ جی ہاں :

محمد حسینؑ:۔ هَلْ تَذْهَبُ إِلَى الْوَطَنِ؟ کیا تو وطن جا رہے گا؟
رشید:۔ نَعَمْ۔ اِنْ شَاءَ اللهُ تَعَالَى :

نوٹ:۔ (هَلْ) اور (أَمْ) عموماً ایک ہی معنی میں آتے ہیں لیکن یاد رکھو
اگر کوئی خوش کن۔ و بحسب بات بتائی ہو تو هَلْ استعمال کریں گے۔ مثلاً:۔
۱۔ هَلْ اَدُّوْكُمْ عَلَى تِجَارَةِ تَنْجِيْكُمْ مِنْ عَذَابِ الْيَوْمِ؟
خبروں میں تم کو اوپر اس سو واگری کے نجات دے تم کو عذابِ مردودینے والے سے؟
۲۔ هَلْ اَتَاكَ حَدِيْثُ مُوسَى؟ کیا آئی ہے تیرے پاس بات
موسیٰ کی؟ :

راہی) یہ حرف ایسی قسم کے پہلے استعمال کیا جاتا ہے جس کا فعل محذوف
ہو مثلاً:۔

محمد حسینؑ:۔ اَصَلَيْتَ الْيَوْمَ؟ کیا تو نے آج نماز پڑھی؟
رشید:۔ رَاى وَاللهِ مَا خَدَاكى قَسَمَ رِيَسٌ نَمَازٌ پڑھی؟
(بلی) یہ حرف نفی کے بعد آتا ہے لیکن معنوں کو مثبت کر دیتا ہے مثلاً

اللہ تعالیٰ نے روجوں سے پوچھا: - اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ (کیا میں تمہارا رب نہیں ہے؟) تو انہوں نے کہا بلی کیوں نہیں یعنی اَنْتَ رَبُّنَا تو ہمارا رب ہے (۲) اَمَا قَامَ زَيْدٌ (کیا زید نہیں کھڑا ہوا؟) جواب میں کہا گیا بلی یعنی زید کھڑا ہوا۔ (۳) اَيْحَسِبُ الْاِنْسَانُ اَلَنْ يَجْمَعَ عِظَامَهُ (بلی قادرین علی اَنْ تُسَوِّيَ بَنَانَهُ) کیا گمان کرتا ہے انسان کہ ہرگز نہ جمع کرینگے ہم ہڈیاں اس کی؟ کیوں نہیں۔ بلکہ ہم تو قدرت رکھتے ہیں کہ درست کریں پوری اسکی (مَنْ) مَنْ فِي الدَّارِ؟ گھر میں کون ہے؟ (مَا) مَا تَفْعَلُ تو کیا کرتا ہے؟ (مَاذَا) مَاذَا تَقُولُ؟ تو کیا کہتا ہے؟ (اَيُّ) اَيُّ وَاٰلِهٍ هُوَ؟ وہ کونسا لہا کہے؟ (اَيَّةُ) اَيَّةُ امْرَاةٍ هِيَ؟ وہ کون سی عورت ہے؟ (كَيْفَ) كَيْفَ حَالُكَ تیرا کیا حال ہے؟ (كَمْ) اس کے بعد جو اسم آتا ہے وہ واحد اور منصوب ہوتا ہے مثلاً كَمْ قَلَمًا لَكَ تیرے پاس کتنے قلم ہیں؟ (اَيَّانَ) اَيَّانَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قِيَامَتُكَ کا دن کب ہے؟ اَيَّانَ تَسْكُنُ؟ تو کہاں رہتا ہے؟ (مَتَى) مَتَى تَجِيئِي تو کب آئیگا؟ (لِمَ) لِمَ تَقُولُونَ مَا لَا تَفْعَلُونَ تم کیوں کہتے ہو جو نہیں کرتے (اِنِّي) قَالَتْ اِنِّي يَكُونُ لِي غُلَامٌ وَّلَمْ يَمْسَسْنِي بَشْرٌ وَّلَمْ اَكُ بَغِيًّا؟ کہا مریم نے، کیونکر ہو گا واسطے میرے لہا کا جبکہ نہیں ہاتھ لگایا مجھ کو کسی آدمی نے اور نہیں میں بدکار۔

۳:- حَرْفُ السَّرْدِ ع:- صرف کَلَّا ایک حرف ہے۔ اگر تم سے کہا جائے اِضْرِبْ زَيْدًا (زید کو مارو) اور اگر تم اس کو مارنا پسند نہ کرو گے تو کہو گے کَلَّا (ہرگز نہیں) یعنی میں تو ہرگز نہیں ماروں گا۔ (۲) تم سے پوچھا جاتا ہے هَلْ ضَرَبْتَ زَيْدًا (کیا تو نے زید کو مارا؟)

اور اگر تم نے نہ مارا ہو تو تم کہو گے :- کَلَّا يَعْنِي (مَضْرُوبَةٌ قَطُّ) :-
 لیکن یاد رکھو کَلَّا کبھی یقیناً کے معنی میں بھی آتا ہے مثلاً کَلَّا
 سَوْفَ تَعْلَمُونَ یقیناً جان لو گے تم :-

قرآن پاک کی ایک مثال یاد رکھو :- یَحْسَبُ أَنَّ مَالَهُ أَخْلَدَةٌ
 (وہ گمان کرتا ہے کہ مال اس کا، ہمیشہ رکھیں گا اس کو)۔ کَلَّا لَيُنْبَذَنَّ فِي
 الْأُخْطُمَةِ ہرگز نہیں یوں۔ البتہ ڈالاجائے گا بیچ آگ سلگائی ہوئی کے :-
 ۴۔ حَرْفُ التَّقْسِيرِ :- (۱) آئی یعنی (۲) اَنَّ (کہ) یہ تشریح کے
 واسطے آتے ہیں مثلاً :- (۱) هُوَ مَلِكٌ آيٌ مِّنْ سُوْبِ اِلٰی مَلَكَةٍ
 (۲) نَادَيْتَهُ اَنَّ يَا اِبْرَاهِيْمُ رِسْمٌ لِّمَنْ يُّرَاكَ اے ابراہیم :-
 ۵۔ حُرُوفُ التَّأْكِيْدِ :- (۱) تَنْ (۲) نَنْ (۳) لَنْ :-

نون ثقیلہ اور نون خفیفہ کا بیان تم پڑھ چکے ہو یہ صرف مضارع کے
 ساتھ خاص ہیں۔ لیکن لام مفتوح فعل اور اسم دونوں پر آتا ہے
 مثلاً (۱) لَوْ كَانَ فِيْهِمَا اِلٰهَةٌ اِلَّا اللّٰهُ لَفَسَدَتَا اے آسمان
 اور زمین میں کئی خدا ہوتے تو یہ دونوں ضرور تباہ ہوتے (۲) اِنَّ
 زَيْدًا لَّقَائِمٌ تَحْقِيقٌ زَيْدٌ كَهْرًا (۳) لَوْ اَدْعٰى لِهٰذَا عَمْرٌ
 ۶۔ حُرُوفُ التَّنْبِيْهِ :- یہ تین حروف ہیں (۱) اَلَا (۲) اَمَّا (۳) هَا

یہ حروف مخاطب کو متوجہ اور آگاہ کرنے کے لئے استعمال کئے جاتے ہیں مثلاً
 (۱) اَلَا اِنَّهُمْ هُمُ السَّفَهَاءُ خردوار! تحقیق وہ خود بیوقوف
 ہیں (۲) اَمَّا لَا تَضْرِبْ خردوار مت مارو (۳) هَا زَيْدُ قَائِمٌ
 دیکھو زید کھڑا ہے!

۷۔ حَرْفُ تَوْقِعٍ :- یہ صرف (قَدْ) ہے اس کا بیان تم پڑھ چکے ہو :-

۸: حُرُوفُ التَّخْفِيفِ وَالتَّوْبِيحِ :- یہ تین ہیں (۱) لُوَا

(۲) لُوَمَا (۳) هَلَا یہ حروف ماضی اور مضارع دونوں پر داخل
کئے جاتے ہیں لیکن جب یہ مضارع پر داخل ہوں تو درشتی کے ساتھ
مطالبہ کا مفہوم پیدا ہوتا ہے مثلاً: هَلَا تَقْرَأُ لِيَتَكُونَ عَالِمًا
تو کیوں نہیں پڑھتا تاکہ عالم ہو جائے۔ (تَخْفِيفِ) کا مطلب
ہے ابھارنا۔ ترغیب دلانا مندرجہ بالا مثال میں علم حاصل کرنے
کی ترغیب دلائی گئی ہے ۛ

جب یہ حروف ماضی پر داخل ہوں تو تَوْبِيحِ کا فائدہ دیتے ہیں
تَوْبِيحِ کا مطلب ہے رجھنا کنا، مثلاً: هَلَا أَكْرَمْتَ زَيْدًا وَقَدْ
كَانَ ضَيْفَكَ تُوْنِي زَيْدٌ كِيُوْنِي زَيْدٌ كِيُوْنِي زَيْدٌ كِيُوْنِي
۹: حُرُوفُ الْمَصْدَرِ :- (۱) اَنْ (۲) مَا ان كِيُوْنِي زَيْدٌ كِيُوْنِي
(۱) اَنْ تَصُوْمُوا خَيْرٌ لَّكُمْ - اس مثال میں اَنْ تَصُوْمُوا =
صَوْمُكُمْ رہتا روزہ رکھنا ۛ

(۲) طَالَ مَا عَادَيْتَ اِلَّا سَلَامًا - اس مثال میں مَا عَادَيْتَ
= مُعَادَا اِتَّكَ رہتا اور دشمنی کرتا ۛ

۱۰: حُرُوفُ الْعَطْفِ :- یہ تعداد میں دس ہیں اور حسب ذیل ہیں :-

و - فَ - ثُمَّ - حَتَّى - اَوْ - اِمَّا - لَّا - بَلَّ - لَكِنْ - اَهْمُ ۛ
مثالیں :- (۱) ذَهَبَ زَيْدٌ وَبَكَرٌ زَيْدٌ اَوْ بَكَرٌ (ف) اَكَلَتْ
الطَّعَامَ فَاآلَفُوا لِهٖ فِي نَهْجِهَا كَمَا يَهْدِي السُّبْحَانَ
زَيْدٌ وَثُمَّ بَكَرٌ زَيْدٌ اَوْ بَكَرٌ (ثُمَّ) اَكَلَتْ
رَبِيْعٌ لَوْ كُنَّ يَهْدِي سُبْحَانَ كَمَا يَهْدِي السُّبْحَانَ
رَبِيْعٌ لَوْ كُنَّ يَهْدِي سُبْحَانَ كَمَا يَهْدِي السُّبْحَانَ

ہدائت (رو) مطلق جمع کے لئے آتا ہے (ف) ترتیب اور تعقیب
 کے لئے (ثم) ترتیب کے ساتھ مہلت کو ظاہر کرتا ہے (حتی) تدریج
 کے لئے آتا ہے (جیسا کہ مندرجہ بالا مثالوں سے ظاہر ہے) *

(لا) ہُو زَيْدٌ اِذْ بَكَرُوهُ زَيْدٌ نَزَكَ بَكَرٌ (بَل) شَرِبْتُ مَاءً
 بَلٌ لَبِنًا يَسِيْرٌ يَأْتِي بِهَا بَلَكٌ دُوُوهُ (لَكِنْ) مَا قَامَ زَيْدٌ لَكِنْ بَكَرُ
 زَيْدٌ نَسِيْرٌ كَهْرًا اِذَا بَكَرُوهُ *

(اَوْ) (اِمَّا) هَذَا اِمَّا شَجْرًا اَوْ حَجْرًا يَدْرُخْتُ يَاطْمُرُ
 (اَمْ) هَذَا اِنْسَانٌ اَمْ حَيَوَانٌ يَهْدِي اِنْسَانٌ يَهْدِي حَيَوَانٌ *
 ہدائت :- یاد رکھو لا - لَكِنْ - بَلٌ یہ تین حروف متعاطفین
 میں سے ایک کو بالتحقیق کسی حکم کے ساتھ مخصوص کر دیتے ہیں۔
 اور (اَمْ) اور (اَوْ) متعاطفین میں سے ایک کو ابہام کے طور پر
 کسی حکم سے متعلق کر دیتے ہیں (جیسا کہ مثالوں سے ظاہر ہے) *

اِمْتِحَانِي سَوَالَات

۱:- خود ساختہ عربی جملوں میں استعمال کرو:-

۱:- نَعَمٌ - هَلْ - مُذٌ - بَلٌ - نَعِمٌ - عَسَى - كَعَلٌ (میرٹک پنجاب ۱۹۳۷ء)

۲:- اَيْنَ مِنْ اَيْنَ - مَتَى - اِلَى مَتَى - لِمَ اِنْ - اِنْ (میرٹک پنجاب ۱۹۳۶ء)

۳:- لَمَّا - قَطُّ - اِذْ - ثَمَّ - كَوْرًا - اِذْ يَدُّ - مَاذَا - قَبْلَ اَنْ

میرٹک پنجاب ۱۹۳۵ء

۴:- هَلْ - اَيْنَ - مَتَى - كَيْفَ - لِمَ - ثَمَّ - اَيْ - كَمْ

اِذَا - نَعَمٌ - بَلَى - (میرٹک پنجاب ۱۹۳۰ء) *

امتحان سوالات پنجاب یونیورسٹی

۱۔ میٹرکولیشن ۱۹۳۷ء

- ۱۔ مفصلہ ذیل کیا کیا صیغے ہیں؟ ہر ایک کے معنی بھی لکھو۔
 اسلموا۔ یستخذم۔ سيعطش۔ لکرید هبن۔ کن تفعلوا۔ اخذ
 ۲۔ خود ساختہ عربی فقروں میں استعمال کرو۔
 نعم۔ هل۔ مدن۔ بل۔ نعم۔ عسی۔ لعل۔
 ۳۔ اعانت۔ قیل اور اطلاق اصل میں کیا تھے اور ان میں کیا کیا
 تغلیل ہوئی؟

۱۹۳۶ء

- ۴۔ ضربوا۔ ضربین۔ ضربین۔ ضربیم میں احد پر کیا تبدیلی ہوئی؟
 ۵۔ شربنا۔ فتحنا۔ یا کلن۔ یجلسون کیا کیا صیغے ہیں؟
 ۶۔ تفعل کیا کیا صیغے ہو سکتے ہیں اور اس کے کیا کیا معنی ہو سکتے ہیں؟
 ۷۔ خود ساختہ عربی فقروں میں استعمال کرو۔

آین۔ من آین۔ متی۔ الی متی۔ لمد۔ کم۔ ان۔ ان۔

۱۹۳۵ء

- ۸۔ جلست۔ دخلتما۔ تا کلین۔ یشرین کیا کیا صیغے ہیں؟
 ۹۔ سمعت۔ سمعت۔ سمعت۔ سمعت میں تغیر حرکات سے

کیا فرق واقع ہوا ہے؟

۱۰۔ تفتحان کیا کیا صیغے ہو سکتے ہیں؟

۱۱۔ ما اور لا ماضی پر داخل ہو کر کیا معنی پیدا کرتے ہیں؟ دونوں کے استعمال

میں کیا فرق ہے؟ مثالوں سے واضح کرو:-

۱۲:- خود ساختہ عربی جملوں میں استعمال کرو:-

لَمَّا - قَطُّ - إِذْ - ثُمَّ - لَوْ لَآ - لَا بُدَّ - مَاذَا - قَبْلَ أَنْ :-
۱۹۳۲ء

۱۳:- بابِ اِفْتِعَالِ - اور اِنْفِعَالِ کے چیدہ چیدہ اہم خواص لکھو اور ان کی مثالیں دے کر مطلب واضح کرو:-

۱۴:- مندرجہ ذیل اسماء سے بعد شناخت بتلاؤ کہ ہر ایک اسم اسمائے مشتقہ کی کون سی قسم میں سے ہے اور پھر اپنی طرف سے ہر قسم کی دو دو مثالیں بھی زیادہ کرو:-

(۱) مَسْجِدٌ (۲) مِفْتَاحٌ (۳) مَدَنٌ (۴) كُوْرٌ (۵) اَسْحَى :-

۱۵:- مندرجہ ذیل الفاظ میں سے مفرد سے جمع اور جمع سے مفرد کے صیغے بمحو حرکات لکھو:-

بَابٌ - سَفَهَاءٌ - اِبْنٌ - قِصَصٌ - رِجَالٌ - اٰخِرَابٌ :-

۱۶:- ذیل کے الفاظ میں سے نوکر سے مؤنث اور مؤنث سے مذکر کے صیغے قلمبند کرو:-

سَوْدَاءٌ - اَكْبَرٌ - دُنْيَا - نَحَالٌ - اٰخِرِيٌّ - وَاْرِدٌ :-

۱۹۳۰ء تا ۱۹۳۳ء

۱۷:- مفصلہ ذیل کا اردو ترجمہ لکھو:- (۱۹۳۰ء)

(۱) كُنْتُمْ - سَمِعْتُمْ - لَمْ نَضْرِبْ - سَوْفَ تَنْصُرُونِ

لَنْ يَقْتُلُوْا - اَلْتَّبِيْ :-

(ب) جز (ا) کے پانچوں افعال کے متعلق لکھو کہ ان میں سے ہر ایک کون کون سا فعل ہے؟

۱۸:- مندرجہ ذیل میں سے کوئی چھ الفاظ فقرہ میں استعمال کرو:-

هَلْ - اِنَّ - مَتَى - كَيْفَ - لِمَ - ثُمَّ - اَيُّ - كَمْ - اِذَا
نِعَمَ - بَلَى - نَعَمْ : (۱۹۳۱ء)

۱۹:- ذیل کے صیغے بناؤ اور ان کا ترجمہ لکھو:-

لَنْ يَذَّهَبَنَّ هَبْنَنَ - لَنْ تَشْرَبَنَّ - لَنْ اَسْمَعَ - لَيَحْسِبَنَّ
لَتَأْكُلَنَّ : (۱۹۳۱ء)

۲۰:- مندرجہ ذیل کو درست کرو:- (۱۹۳۱ء)

كُنَّ كَرُمَاتٌ - كَانُوا سَمِيعًا - كُنْتُمْ اَكْلًا :

۲۱:- مندرجہ ذیل کون کون سے فعل ہیں ہر ایک کا اردو ترجمہ بھی لکھو:- (۱۹۳۱ء)

تَمَالَ - حِكِي - لَمْ تَشْتَمِ - اَلْقِطُ - تَنْفَرُ :

۲۲:- (ا) مفصلہ ذیل کلمات کو عربی جملوں میں استعمال کرو (۱۹۳۲ء)

لِمَ - مَنْ - اِلَّا - هَلْ - اَلَّذِي :

(ب) ادب - یتیم - شدیدہ - مَرُو - فتی - بطن کی جمع لکھو

۲۳:- باب تَفْعِيل - مُفَاعَلَةٌ - تَفَاعُلٌ اور اِسْتِفْعَال کے خواص

لکھئے اور ان میں سے ہر ایک کا استعمال مثالیں دے کر واضح کیجئے (۱۹۳۳ء)

۲۴:- علم - املاک - دول - نفس - راغیہ کی واحد یا جمع جیسا

کہ صورت ہو لکھو:

۲۵
۱۹۲۹ء

۲۵:- (ا) مفصلہ ذیل کیا کیا صیغے ہیں:-
تَفْعَلِينَ - اِدْخُرِيَنَّ - قَتَلْتُ :-

(ب) ان جملوں کے کیا کیا معنی ہیں:-

كُنْتُ شَرِبْتُ - كَانَا يَضْرِبَانِ - لِنُصْرَةٍ :-

۲۶:- امر حاضر معروف کیسے بتا ہے مفصلہ ذیل سے امر حاضر معروف واحد

ر مع اعراب لکھو:-

فَتَحَ - جَلَسَ - اَكْرَمَ - صَدَّقَ - تَفَضَّلَ - بَاعَ - دَعَى :-

۲۷:- ان الفاظ کو با معنی فقروں میں استعمال کرو:-

أَمَّا - تَأَلَّاهُ - مَا خَلَا - قَطَّ - بَلَى -

۱۹۲۸ء

۲۸:- كَمَتَّ - تَقُولُ - كُنْ - يَبْكُونَ - اِدْخُرِيَنَّ - ذَاهِبَةٌ

کیا کیا صیغے ہیں؟

۲۹:- مندرجہ ذیل کو اپنے فقروں میں استعمال کرو اور ان فقروں کا ترجمہ لکھو

قَطَّ - لِمَ - اَنَّ - قَبْلَ - رَبَّهَا - عَسَى - بَزِيدٍ :-

(۲) وزنیگر فائنل امتحان ۱۹۳۱ء تا ۱۹۳۷ء

۳۰:- مندرجہ ذیل افعال کس کس باب سے لئے گئے ہیں؟ ہر ایک کے معنی

بھی لکھو:-

۱:- تَفْتَحِينَ - اُنْزِلْ - رَجَبُوا - حَافِظُوا - اَسْتَفِزُّو (۱۹۳۷ء)

۲:- اَخْبَرْتُ - كَلِمًا - اِدْخُرِيَنَّ - اَسْتَعْمَلُ - اَعْتَمَّ (۱۹۳۶ء)

۳:- بَارَكَ - تَفَضَّلَ - اُنْزِلْ - اِدْخُرِيَنَّ - اَتَلَفْتُوا (۱۹۳۵ء)

۴۔ یَهْدِيكُمْ لَا تَرْسَلُوا۔ لَمْ اسْتَعْمَلْ تَفَضَّلْ (۱۹۳۲ء)

۵۔ لَنْ أَكَلِدَ۔ قَاتِلُوا اسْتَغْفِرْ۔ لَا تَسْرِفُوا۔ يَقْرَءُونَ (۱۹۳۲ء)

۶۔ اِرْتَحَلَ۔ انْصَرَفَ۔ اسْتَغْفِرَ۔ لَمْ يَخْتَارَ (۱۹۳۱ء)

(۳) الف۔ اے امتحان ۱۹۲۸ء تا ۱۹۳۶ء

۱۳۔ مندرجہ ذیل ابواب کے خواص مثالوں سے واضح کرو۔

۱۔ باب افعال۔ باب تَفْعِيلِ (۱۹۲۹ء) :

۲۔ باب استفعال۔ باب مفاعله (۱۹۳۰ء) :

۳۔ باب استفعال۔ (۱۹۳۳ء) :

۴۔ ثلاثی مزید فیہ کے ابواب بتاؤ اور ہر ایک کی مثالیں دو (۱۹۳۷ء)

۳۲۔ مندرجہ ذیل الفاظ کا مادہ بتاؤ۔

۱۔ مُصْطَفًى۔ اِصْرَارٌ۔ انْكِشَافٌ۔ مَتَمَدَّنٌ۔ مقابل (۱۹۲۸ء)

۲۔ مشتق۔ اتحاد۔ انتهاء۔ استعانة۔ ف۔ متمسک۔

میزان۔ دیار۔ کفایۃ (۱۹۲۹ء) :

۳۔ شہید۔ جُتِّهْدَ۔ جَبَّارٌ۔ مُنْجَمَدٌ۔ تَمَادًى۔ مناد

مُرْمَلٌ۔ مَدَاهِنَةٌ (۱۹۳۰ء) :

۳۳۔ مندرجہ ذیل کی تعلیل بیان کرو۔

يَدْعُو۔ قَالَ۔ الميعاد۔ (۱۹۳۷ء) :

۳۴۔ حروف شرط کون کون سے ہیں مثالوں سے ان کا استعمال واضح کرو۔ (۱۹۲۸ء)

۳۵۔ مندرجہ ذیل سے اسم فاعل بناؤ۔ (۱۹۲۸ء)

تَجَدُّدٌ۔ اجْتِنَابٌ۔ انْجَذَابٌ۔ كَرَمٌ۔ اَمْرٌ :

تَبِيْعِيَّةٌ

(۳) بی۔ اے۔ امتحان ۱۹۳۵ء تا ۱۹۳۶ء

۳۶:- (ا) جموع القلقة کے اوزان بتاؤ۔ اور ہر ایک کی دو دو

مثالیں دو:- (۱۹۳۶ء)

(ب) باب استفعال اور باب تفاعل کے چیدہ چیدہ خواص

بتاؤ۔ (۱۹۳۶ء) پ

۳۷:- مندرجہ ذیل سے الجمع المکسر بتاؤ:-

قاصی۔ قیر۔ خیر۔ ذنب۔ ذنب۔ نعمة۔ سلاح۔ قلعة

(۱۹۳۶ء) پ

۳۸:- اسم مؤنث کے اقسام اور علامتیں بتاؤ اور ہر ایک کی کم از کم

ایک مثال دو (۱۹۳۶ء) پ

۳۹:- خواص الأَبواب سے تم کیا سمجھتے ہو؟ زبان عربی میں ابواب

کس مطلب کے لئے ہیں؟ (۱۹۳۶ء) پ

۴۰:- مندرجہ ذیل سے الجمع المکسر بتاؤ (۱۹۳۵ء):-

نفس۔ نفس۔ راوی۔ ملک۔ ملک۔ ملک۔ ملک۔ ملک۔

غلام۔

۴۱:- وزن فَعَلَ (یعنی باب تفعیل) کے خواص مثالوں سے واضح

کرو (۱۹۳۵ء) پ

۴۲:- مندرجہ ذیل میں کیا فرق ہے:-

۱) عباد اور عبید (۲) شہور اور اشہر (۳) رجال اور رجل

(۱۹۳۱ء) پ

—————

پنجاب میں مختلف امتحانات کے لئے قواعد عربی کا نصاب

انٹرنس

علم حروف الہجاء (۱) حروف و حرکات (۲) صورت الهمزة و اقسامها -
 علم الصرف بہ (۱) افعال (مجرد - مزیدنیہ - ثلاثی - رباعی) خواص الأوباب بہفت اقسام -
 (۲) اسم کے اقسام و اوزان - اسماء مشتقہ - اسماء الاعداد - مؤنثات - جموع -
 (۳) ضمائر - اسماء الاشارة - الموصولات (۴) حروف عاملہ و غیر عاملہ +
 علم النحو بہ الجملة الاسمیہ و الفعلیہ (۲) معرب یعنی منصرف - غیر منصرف -
 الذاع الاعراب : (۳) فعل اور فاعل میں مطابقت (۴) مفاعیل حال - تینز (۵) تواج -

ایف - اے

(۱) ابواب (۲) عوامل (۳) تعلیلات (۴) المنصرف و غیر منصرف (۵) المرفوعات - المنصوبات - المجرورات

بی - اے

(۱) خواص الابواب (۲) الذکر و مؤنث (۳) الجمع المکسر (۴) التواج (۵) المبنیات -

ورنیکر فائیل

علم حروف الہجاء بہ حروف تہجی - متشابہ حروف شمیسی قمری حروف - حروف علت و صحیح حرکات
 سکون - تنوین - تشدید - حروف مدولین - ہمزہ - ادغام +

علم صرف بہ (۱) اسم - فعل اور حرف کا تصور - اسم کی تذکیر و تانیث - تعریف - تنگیب - افزائش
 صحیح - بناوٹ کے لحاظ سے اقسام اسم - اعلام ضمائر - اسمائے اشارہ - اسماء موصولة - اسم فاعل - اسم بالغة
 صفت مشبہ - اسم مفعول - اسم تفضیل - اسم آلہ - اسم ظرف (رب) فعل لازم و متحدی معروف و مجہول
 ماضی مع اقسام - درقرب - بعید - مجہول منفی - استمراری (مضارع معروف و مجہول مضارع منفی بہ لا -
 المنفی بہ کہ - لکن - مضارع معنی حال استقبال مستقبل مؤکد - مستقبل منفی مؤکد - امر و نہی (حاضر
 و غائب - معروف و مجہول - مؤکد و غیر مؤکد) (ح) ثلاثی مجرد کے ابواب - ثلاثی مزیدنیہ کے مشہور
 آٹھ ابواب رباعی مجرد اور رباعی مزیدنیہ کا تصور (د) ضمیر - مضارع - مثال - اجوف و ناقص کا تصور
 اور ان کے مشہور ترین ابواب (کا) حروف جر - کلمات استفہام - حروف عاطفہ +

علم نحو - مرکب ضمایا و غیر مفید کا تصور - مرکب اضافی - مرکب توصیفی - جملہ فعلیہ و اسمیہ و ثانیہ مبتدأ خبر
 فعل و فاعل مفعول بہ مفعول لہ - مفعول فیہ - حال افعال ناقصہ - ما و لا کا عمل - حروف شبہ بافعل - منادے

عالیجناب ڈاکٹر محمد صدر الدین صاحب ایم اے۔ ڈی

اپر و فیسر گورنمنٹ کالج - لاہور

اسکولوں اور کالجوں کے عربی خوان طلبہ کی توجہ اس زبان کی طرف ہی کم ہے۔ اسکولوں کے طلبہ کا تو کیا ذکر کالجوں کے طلبہ کا یہ حال کہ عربی گرامر کے مشہور قواعد سے بھی بالکل بے بہرہ ہوتے ہیں اس کی وجہ غالباً یہ ہے۔ کہ آج تک کوئی ایسی کتاب معرض وجود میں نہ آئی تھی۔ جس میں ان کی ضرورت کو مد نظر رکھتے ہوئے عربی گرامر عام فہم زبان اور دلچسپ پیرائے میں بیان کیا گیا ہو۔

مشر محمد عبدالخالق متعلم ایم۔ اے (عربی) نے اس کمی کو محسوس کرتے ہوئے پنجاب یونیورسٹی کے منظور کردہ نصاب کے مطابق "جواہر العربیہ" بڑی محنت و جانفشانی سے تصنیف کی ہے۔ میں نے اس کتاب کو پڑھا ہے اور مجھے لکھنے میں بالکل تامل نہیں کہ یہ کتاب اسکولوں اور کالجوں کے طلبہ کے لئے نہایت مفید ہے۔ اس میں امتحانی سوالات بھی دیئے گئے ہیں جو ان کیلئے نہایت مفید ثابت ہو سکتے ہیں۔

محمد صدر الدین عفی عنہ

عالیجناب مولوی نجف علی صاحب اتالیق امیر امان اللہ خان سابق شاہنشاہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ میں نے "جواہر العربیہ" کا مسودہ بنظر غائر مطالعہ کیا اس کے مضامین نہایت خوش اہلوی سے مختصر اور عام فہم الفاظ میں لکھے گئے ہیں۔ مدارس مردہ کے طلباء سے عربی کے لئے بہت مفید ہے اس کا طرز بیان جدید۔ نرالا اور بہت دلکش طالب العلم اس کے پڑھنے سے ہرگز ملول نہیں ہوتا۔ اکثر مشابہ آیات قرآنی ہیں جن سے زیادہ مستند مثالیں ناممکن ہیں۔ اگر اسی طرز پر مصنف نے مسائل نحو قلمبند کئے تو عربی طلبہ اور کتابوں کے مستغنی ہو جائیں گے انشاء اللہ تعالیٰ۔

احقر۔ نجف علی عاصی جلالپوری کان اللہ لہ

(محمد عبدالجبار صاحب نے عالمگیری الیکٹرانک پبلسٹی لہور میں ہتمام حافظ محمد عالم پرنٹر جمیواکے عقب مسجد

عالیجناب ڈاکٹر محمد صدر الدین صاحب ایم اے۔ ڈی

اپر و فیسر گورنمنٹ کالج - لاہور

اسکولوں اور کالجوں کے عربی خوان طلبہ کی توجہ اس زبان کی طرف ہی کم ہے۔ اسکولوں کے طلبہ کا تو کیا ذکر کالجوں کے طلبہ کا یہ حال کہ عربی گرامر کے مشہور قواعد سے بھی بالکل بے بہرہ ہوتے ہیں اس کی وجہ غالباً یہ ہے۔ کہ آج تک کوئی ایسی کتاب معرض وجود میں نہ آئی تھی۔ جس میں ان کی ضرورت کو مد نظر رکھتے ہوئے عربی گرامر عام فہم زبان اور دلچسپ پیرائے میں بیان کیا گیا ہو۔

مشر محمد عبدالخالق متعلم ایم۔ اے (عربی) نے اس کمی کو محسوس کرتے ہوئے پنجاب یونیورسٹی کے منظور کردہ نصاب کے مطابق "جواہر العربیہ" بڑی محنت و جانفشانی سے تصنیف کی ہے۔ میں نے اس کتاب کو پڑھا ہے اور مجھے لکھنے میں بالکل تامل نہیں کہ یہ کتاب اسکولوں اور کالجوں کے طلبہ کے لئے نہایت مفید ہے۔ اس میں امتحانی سوالات بھی دیئے گئے ہیں جو ان کیلئے نہایت مفید ثابت ہو سکتے ہیں۔

محمد صدر الدین عفی عنہ

عالیجناب مولوی نجف علی صاحب اتالیق امیر امان اللہ خان سابق شاہنشاہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ میں نے "جواہر العربیہ" کا مسودہ بنظر غائر مطالعہ کیا اس کے مضامین نہایت خوش اہلوی سے مختصر اور عام فہم الفاظ میں لکھے گئے ہیں۔ مدارس مردہ کے طلبہ سے عربی کے لئے بہت مفید ہے اس کا طرز بیان جدید۔ نرالا اور بہت دلکش طالب العلم اس کے پڑھنے سے ہرگز ملول نہیں ہوتا۔ اکثر اشد آیات قرآنی ہیں جن سے زیادہ مستند مثالیں ناممکن ہیں۔ اگر اسی طرز پر مصنف نے مسائل نحو قلمبند کئے تو عربی طلبہ اور کتابوں کے مستغنی ہو جائیں گے انشاء اللہ تعالیٰ۔

احقر۔ نجف علی عاصی جلالپوری کان اللہ لہ

(محمد عبدالجبار صاحب نے عالمگیری الیکٹرانک پبلسٹیٹھ میں تمام حافظ محمد عالم پرنٹر جمپواکے عقب مسجد

نجات نیورسٹی کے منظور کردہ سلیسن اور محکمہ تعلیم کی نئی اسکیم کے مطابق
زبان عربی کی صرف و نحو کا نیا۔ آسان اور دلچسپ سلسلہ

(موسسوں)

جملہ عربیہ

حصہ اول

مشمول عربی حروف بحساب و علم صرف

مع کثیر التعداد و مشقیہ سوالات و امتحانی پرچہ جات از ۱۹۲۸ تا ۱۹۳۶ء
برائے افادہ امیدواران امتحانات و زیگلر فائنل انٹرنس۔ ایف۔ اے۔ اور جی۔ اے

مصنف

محمّد عبدالحق - بٹالوی - بی۔ اے

بتصحیح و ترمیم

ڈاکٹر سرگیت علی صاحب قریشی ایم اے پی ایچ ڈی پروفیسر اسلامیہ کالج لاسیو
پیر محمد حسن صاحب ایم اے ادبی و فارسی مولوی فاضل و منشی فاضل پروفیسر کالج فاروق
بیتید محمد طلحہ صاحب ایم اے۔ و مولوی فاضل پروفیسر اور پینٹل کالج لاسیو

۱۳۵۶ھ * ۱۹۳۷ء

بیت کا ایام خالق - بٹالوی - قریشی سٹریٹ فلیمینک روڈ لاسیو